گوہر حکیمانہ

استفادہ از

حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (نور اللہ مرقدہ)

مؤلف

مہدی عاصمی

مترجم

مولانا ذوالفقار علی سعیدی سولنگی

(جیکب آباد)

ناشر

جامعہ فاطمیہ۔ اسلام آباد۔ پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب .... گوہر حکیمانہ

استفادہ از .... حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (نور اللہ مرقدہ)

مؤلف ....مہدی عاصمی

مترجم..................................... مولانا ذوالفقار علی سعیدی

نظر ثانی ....حجۃ الاسلام سید احمد نقوی

سن اشاعت 2017ء

طبع .... دوم

کمپوزنگ ....قائم گرافکس، جامعہ علمیہ، ڈیفنس فیز ۴، کراچی

ناشر ....جامعہ فاطمیہ۔ اسلام۔ پاکستان

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

اسلام آباد۔ پاکستان

فون نمبر: 0333-5234311

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

ان طلاب اور محققین

کے نام

جو عوام الناس کو

جہالت کی تاریکیوں

سے نکال کر نورِ علم سے

منور کرنے میں مصروف ہیں۔

(ذوالفقار علی سعیدی سولنگی)

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

فہرست کتاب

مقدمہ مترجم 19
(الف) نمونۂ علم وعمل: 21
(ب) حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ارتباط 21
(ج) کرامات: 22
مقدمہ 25

پہلا حصہ: اعمال واذکار 29

وہ اعمال جن کے ذریعے جادو کو ختم کیا جا سکتا ہے 32
دعا برائے حفاظت 33
گمشدہ چیز پانے کی دعا 33
رزق میں اضافہ کی دعا 34
صاحبِ اولاد ہونے کی دعا 34

Presented by Ziaraat.Com

شادی کے لئے عمل 36
قوتِ حافظہ کی دعا 37
تین طبّی نکات 37
نماز میں سستی کا علاج 38

دوسرا حصہ: اخلاقی نصیحتیں 39

مراقبہ 41
بہترین ذکر 41
سیر وسلوک کا پہلا مرحلہ 41
علم دین حاصل کرنا 41
احکامِ دین سیکھنا واجب ہے 42
علم اور عمل کی اہمیت 43
ان دونوں کی حاکمیت کافی ہے 44
تجھے ذی المقدمہ کی نصیحت کرتا ہوں 45
عواقب امور 46
بعض اوقات کرامت کے ذریعے صاحبِ کرامت کو آزمایا جاتا ہے 47
خدا کی پناہ 47
ہمیں کیا معلوم کہ ہم میں کوئی صدام نہیں ہے! 48
حقیقی مومن 48

Presented by Ziaraat.Com

عادتوں کا سرچشمہ 49

شعائرِ الٰہی کی تعظیم اور خدا سے دشمنی 49

گزشتہ علماء کے صاحبِ کرامت ہونے کا راز 50

وہ کیا تھے اور ہم کیا ہیں! 51

اولیاء کے آثار کے ذریعے اولیاء کی ہم نشینی 51

گمان کو یقین کہہ کر بیان کرنا جھوٹ ہے 52

جھوٹ 53

جھوٹ اور غیبت کا نتیجہ 53

کیا غیبت سے نجات ممکن ہے؟ 54

برا بھلا کہنے سے پرہیز کرنا 55

بے جا شرم ممنوع ہے! 55

رش سے گزرنا 56

تیسرا حصہ: اجتماعی اور سیاسی ہدایات 57

کفار کے مقابلے میں وحدت 59

وحدتِ اسلامی ظواہر سے مربوط ہے باطن سے مربوط نہیں 60

تقیہ کا فائدہ 61

اسلام میں تقیہ کی وسعت 62

کچھ لوگوں کے پاس تقیہ کرنے کی طاقت نہیں ہوتی 63

Presented by Ziaraat.Com

بھیڑیے ہماری طرف متوجہ ہیں 63

اسلامی ممالک کی حالتِ زار 64

اختلافات کا نتیجہ 64

جنگ کا سبب کیا ہے؟ 65

غیر اسلامی ممالک کی مداخلت 66

دو چیزیں جن کے ذریعے لڑایا جاتا ہے 66

حکومت تبدیل کرنے کے مقدمات 67

مجھے میری گمشدہ چیز مل گئی 68

مسلمانوں سے جزیہ وصول کرنا 69

حوزہ علمیہ نجف میں جاسوس 69

جاسوس کی توبہ 70

حاکم اور ہے اور فتویٰ دینے والا اور ہے 71

حاکم کا بابصیرت ہونا 71

مسلمانوں کے رہبروں کا وظیفہ 72

ہم سب مبتلا ہیں! 73

ہمارے پاس جو کچھ اس سے مکمل استفادہ کریں 73

چوتھا حصہ: اہل بیت اطہار علیہم السلام 75

عید ولایت 77

Presented by Ziaraat.Com

ساری چیزیں ولایت میں ہیں 77
اساس دین 77
ہم الٰہی بندوں کونہیں پہچان سکے تو انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کو کیسے پہچانیں گے؟...... 78
آل اللہ کو کوئی فریب نہیں دے سکتا 79
خطا اور خطیئہ سے پاک ہونا 79
عصمت کے مراتب 80
غیر معصوم کی عصمت 80
ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقام و منزلت کو درک نہیں کیا جا سکتا 82
نہج البلاغہ کی عظمت 82
سید الشہد اعلیہ السلام کی زیارت کا ثواب 83
افضل مستحبات 84
آل اللہ سے محبت؛ بت پرستوں کے لئے بھی مفید ہے 84
عشق امام زمانہؑ 86
حقیقی مصیبتیں جھوٹ سے زیادہ ہیں 86
حرم امام حسین علیہ السلام پر متوکل کے مظالم 87

پانچواں حصہ: احتجاج 89

منصف شخص ولایت پر یقین رکھتا ہے 91
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کی فکر تھی 91

Presented by Ziaraat.Com

اے دشمن خدا! تم جھوٹ بول رہے ہو! 92
معاویہ کا ولایت غصب کرنے کا اعتراف 93
معاویہ کا مکر وفریب 94
ابن زیاد اور اسکی (مسلمانوں کے درمیان) فساد کرانے کی کوشش 95
ولید کی پھوپھی کا حکومتی امور انجام دینا 96
عمر بن عبدالعزیز 97
عمرو عاص کے بیٹے کا اپنے باپ کی مخالفت کرنا 98
ہم نے نبیؐ کے دین کو عیب دار بنا دیا ہے 99
عقیدۂ جبر 100
تقیہ یا جھوٹ 101
شیعوں کے پاس نقلی دلائل تو ہیں لیکن عقلی دلائل نہیں! 102
دوسرا جواب 103
فقہ مالک 103
ابو حنیفہ 104
غزالی کا صاحبِ بصیرت ہونا 105
ایک کتاب جس کی نشر و اشاعت بہت مفید ہے 106
کیا کوئی ایسا مذہب ہے جس کا کوئی دشمن نہ ہو 106
تلوار کے ذریعے امام کا انتخاب 106
قرآن اور اہل بیتؑ کی وابستگی 107
اہل بیتؑ سے دوری 108

Presented by Ziaraat.Com

اختلافات کی جڑ 109
آیہ خمس کی غلط تفسیر..109
شیعہ ہی اہلسنت ہیں 110
مذاہب اربعہ (اہلسنت کے چار ائمہ) کے درمیان اختلافات 111
ہاتھ باندھنے کے بارے میں اختلاف 112
امام میں عدالت کی شرط 112
گویا میں نے اس سے پہلے یہ آیت نہیں سنی تھی 113
باطل جماعت میں فرادیٰ نماز 114
شیخ طوسیؒ کا کتاب خانہ جلایا گیا 115
مسیحیوں کا دین مسیحیت نہیں ہے 115
افضل عبادات 116
انصاف بہت سے لوگوں کو مسلمان بنا سکتا ہے..117
انجیل برنابا..118

چھٹا حصہ: معارفِ اسلام..121

پہلی فصل: قرآن مجید..123
اعجازِ قرآن: 123
قرآن میں غور وفکر کرنا..123
اس سورہ میں اسم اعظم ہے 125

Presented by Ziaraat.Com

سارا قرآن ایک سورہ میں ہے 126
نور قرآن 127
کم سن حافظ کو وعظ و نصیحت 127
دوسری فصل: نماز 128
اوّل وقت نماز کی تاثیر 128
نماز میں دنیاوی سوچ 129
بے نماز بے دین ہے 129
ہمیں بہت شکر گزار ہونا چاہئے 130
اوقات نماز میں وسعت 130
اول وقت با جماعت نماز پڑھنے کے فوائد 132
فلسفۂ جماعت 132
نماز میں سیاست 132
دورانِ نماز گناہ کرنا 133
تقلید میں احتیاط 133
نماز کا جسمانی فائدہ 134
مسجد کی تسبیح 134
کسی کام کی اہمیت جاننے کا طریقہ 134
مسجد کوفہ 135

Presented by Ziaraat.Com

مسجد میں تدریس 136
تیسری فصل: مختلف مسائل 136
فرج کے لئے دعا کرنا 136
امام زمانہؑ کی حضرت عیسیٰؑ پر امامت 137
ظہور کی ایک نشانی 137
ہر ریاضت میں اثر ہوتا ہے 138
ابلیس بھی خدا کی وسیع رحمت کا امیدوار ہے 138
گناہوں کی بخشش 139
کفر کے درجات اور ان کے لئے مناسب عذاب 140
ہمیں سب کا خیر خواہ ہونا چاہئے 140
لوگوں کی برزخ ایک دوسرے سے مختلف ہے 141
صدقہ کا فائدہ 142
شکر کرو گے تو غنی ہو جاؤ گے 142
حقوق ادا کئے جائیں تو کوئی بھی محروم نہیں ہوگا 143
زیارتِ عاشورہ 144
مسجد جمکران کے تعارف کی ضرورت نہیں 145
جزیرہ خضراء 146
امام زمانہ علیہ السلام کا دیدار نا قابل انکار ہے۔ 146
مفاتیح الجنان معتبر ہے 148
پہاڑوں کے عجائب 148

Presented by Ziaraat.Com

ساتواں حصہ: فقہی نظریات 149

اگر ہم اس طرح کر سکیں تو ایسا کرنا واجب ہے 151
بہت سی روایات ہم تک نہیں پہنچیں 151
مستحب مؤکد 152
بدعت کا تعلق کس چیز سے ہے 153
ضروریاتِ فقہ میں تقلید کی ضرورت نہیں 153
ایک دوسرے کی نیابت کی جا سکتی ہے 154
امام میں ایمان کی شرط 155
جماعت کی پہلی صف اور اہل فضل کی رعایت 155
نماز دوبارہ پڑھنے کے بجائے نوافل پڑھیں 156
بعض اوقات مکروہ بھی کسی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے 156
مصنوعی عمل 157
تمباکو کا استعمال 158
سکہ پر نقاشی سے احتیاط کریں 158
مسکین و فقیر 159

آٹھواں حصہ: شخصیات 161

ایمان ابو طالبؑ 163
حضرت سلمانؑ اور مقام یقین 163

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ 164
سید ابن طاووسؒ کا مقام 164
ملا فتح علیؒ، مستجاب الدعوہ تھے 165
آسمانی دسترخوان 165
خلیل بن احمد کی عظمت 166
مرزا دوم کا حسن ظن 167
عقل 167
شیعوں میں اجتہاد کا آغاز 168
تاجر کی اقتدا 168
شیخ انصاریؒ کا علمی مقام 169
سید مرتضیٰؒ کی عظمت 169
سید مرتضیٰ کشمیری 170
صاحب کشف اللثام کا بلوغ سے پہلے کتابیں لکھنا 171
آپ نے اپنی طرف سے کیوں نہیں لکھا 171
بھبھانی کا راز 172
شیر خوار بچے کا فیصلہ 172
میرا وظیفہ طلب کرنا ہے 172
کتاب حدائق کا امتیاز 173

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے اور گزشتہ علماء کے درمیان فرق 174

الحاج آغا رضا ہمدانی 175

قاضی کی یاد 175

شیخ مرتضیٰ طالقانی رحمۃ اللہ علیہ 175

نیند میں تدریس 176

آذربایجان کا مہذّب ترین شخص 176

آیت اللہ بہاء الدینیؒ کی عظمت 176

آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیریؒ 177

تین اہل مراقبہ 178

استاد محمد حسنؒ رفیعا (معزّی) 179

سب زندہ ہیں 179

نواں حصہ: آیت اللہ بہجتؒ سے منقول داستانیں 181

بادشاہ اور امیر المومنینؑ کا احترام 183

علی علیہ السلام نے پل کو توڑا ہے 183

کیا حضرت علی علیہ السلام کے ہوتے ہوئے اس طرح ہونا چاہئے 184

علی اللّٰہی (نصیری) کی نادانی 185

مرحوم شیرازیؒ کے ختم قرآن 185

دعا اور توسّل کی عظمت اور قدرت 186

Presented by Ziaraat.Com

شفاعت ابلیس 186
خدا کو دو ہزار سالہ نماز کی ضرورت نہیں ہے 188
مرزا قمیؒ اور فتح علی شاہ 188
علماء کے احتیاط کا سبب 189
ترکِ مکروہ 190
ساٹھ سال غفلت میں گزار دیئے 190
ضعیف ماموم 191
کربلا اور نجف پر وہابیوں کا حملہ 191
مقدس مقامات پر لوگوں کو دفن کرنا 192
مجھے رو بقبلہ قتل کرو 192
اس نے اپنی ہیبت ختم کر دی 193
آخر تک متوجہ رہنا چاہئے! 193
مرحوم زنجانیؒ کی ہوشیاری 194
مرحوم طالقانیؒ کی ایک کرامت 195
میں اس بات پر راضی ہوں کہ وہاں صرف ایک رات رہوں 195
آیت اللہ بروجریؒ کی ہوشیاری 195
انہوں نے اپنی کرامت ظاہر نہ کی 196
مینار شہر، قبر ذوالکفل اور یہودیوں کی رشوت 196

Presented by Ziaraat.Com

بے دینی عام ہوگئی ہے! 197
وقف کی رعایت نہ کرنے کا نتیجہ 198
مجھے صرف لوگوں کی تربیت پسند ہے 199
دیگر کتب سے ایک اصلاحی نکتہ 199

کتابنامہ 201

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

اَمَّا بعد

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیائے کرام (رضوان اللہ علیہم) کو مبعوثِ رسالت فرمایا اورانہوں نے تکلیفوں، مصیبتوں اور پریشانیوں کے باوجود بندوں تک خدا کا پیغام پہنچایا۔

(کم وبیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے اور خدا کا پیغام دنیا والوں تک پہنچایا۔ انبیائے کرام کے بعد ائمہ طاہرین علیہم السلام انسان کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت پر گامزن کرنے میں مصروف رہے، انہیں بھی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ اپنے ہدف سے ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹے یہاں تک کہ یکے بعد دیگرے گیارہ درجہ شہادت پر فائز ہوگئے۔

انبیاء وائمہ طاہرین علیہم السلام کے بعد بھی انسان محتاج ہدایت رہا اب اس کی ہدایت کون کرے؟

Presented by Ziaraat.Com

کیا اسے ہدایت کی ضرورت نہیں رہی؟

کیا قرآن وسنت میں آئندہ پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے لئے کسی رہنما کے بارے میں نہیں بتایا گیا؟

یہ وہ سوالات ہیں جو عموماً انسان کے ذہن میں آتے ہیں۔

اسلام قیامت تک باقی رہے گا لہٰذا اس میں ان تمام مسائل کا حل ہونا چاہئے جو قیامت تک انسان کو پیش آئیں گے۔ان مسائل کا حل کون بتائے گا؟

کون ہے جو علم فقہ، علم اصول، علم منطق، علم صرف ونحو، علم فلسفہ، علم کلام اور دیگر بے شمار علوم کی مہارت حاصل کرنے کے بعد قرآن وسنت کی رو سے آئندہ پیش آنے والے مسائل کا حل بتائے گا؟

اس عظیم انسان کو "مجتہد" کہا جاتا ہے، "مجتہد" اپنی پوری زندگی علم وتقویٰ اور خدمت دین کے لئے وقف کردیتا ہے مجتہد، انبیاء کے وارث ہیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ.

"علما انبیاء کے وارث ہیں۔"

انبیائے کرام نے اپنے بعد مال و دولت نہیں چھوڑا بلکہ علم وتقویٰ چھوڑا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو مجتہدین کرام میں بھی پائی جاتی ہیں۔

عالم ربانی، شیخ الفقاء، جمال العارفین، الحاج آیت اللہ محمد تقی بہجت (قدس سرہ نفسہ الزکیہ) بھی ان مجتہدین عظام میں سے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی علم وتقویٰ میں گزاری۔

کتاب "بہجت عارفان" میں آیت اللہ مصباح یزدی (دام ظلہ العالی) سے جمال العارفین حضرت آیت اللہ محمد تقی بہجت رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات زندگی نقل ہوئے ہیں، مذکورہ کتاب سے چند باتیں ملاحظہ فرمائیں:

Presented by Ziaraat.Com

(الف) نمونۂ علم وعمل:

ایسے علما بھی ہیں جن کی زیادہ توجہ علمی مسائل پر رہتی ہےاور وہ عبادی مسائل کو کم اہمیت دیتے ہیں۔اس کے برعکس ایسے (علماء) بھی ہیں جو عبادی مسائل کی طرف زیادہ متوجہ رہتے ہیں اور علمی مسائل مخصوصاً فقاہت کو اہمیت نہیں دیتے.........آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ علمی مسائل میں فوق العادہ دقت کرتے تھے، اس کا اہتمام کرتے تھے،۔تعلیم وتعلم کو واجب عینی فریضہ سمجھتے تھے، فقہی مسائل میں تحقیق کو بہت اہمیت دیتے تھے،اس کے ساتھ ساتھ عبادی اور معنوی مسائل کو بھی اہمیت دیتے تھے،آپ اسے انسان کی پرواز کا دوسرا پر سمجھتے تھے۔اگر ایک پر ہو اور دوسرا نہ ہو تو اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

(ب) حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ارتباط

مرحوم مصطفیٰ خمینیؒ اپنے والد گرامی (اعلی اللہ مقامہ) سے نقل کرتے تھے کہ آپ معتقد تھے کہ ”حضرت (آیت اللہ) بہجتؒ بہت ممتاز معنوی مقامات پر فائز ہیں۔“

جناب مسعودی خمینی (دام ظلہ العالی) ان لوگوں میں سے ہیں جن کی حضرت امام کی خدمت میں بہت رفت وآمد تھی آج کل وہ حضرت معصومہ قم کے حرم مطہر کی دیکھ بھال کے شعبہ کے نگران ہیں۔وہ نقل کرتے ہیں کہ بعض اوقات جب حضرت امام سخت پریشان ہوتے یا آپ کے پاس کوئی سخت مریض ہوتا تو آپ مجھے آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیتے۔چند مرتبہ ایسا ہوا جب میں ان (آغا بہجتؒ) کے پاس جاتا تو وہ مجھے (صدقے کا) جانور قربان کرنے کا حکم دیتے اور میں حضرت امام کی طرف سے ایک، دو دنبہ خرید کر کے قربان کرتا۔

Presented by Ziaraat.Com

(ج) کرامات:

مجھے یاد ہے کہ ہم ان دنوں مدرسہ منتظریہ میں تھے (یہ مدرسہ شہید قدوسیؒ) کی نظارت میں چلتا تھا اور جناب آغا جنتی (حفظہ اللہ تعالیٰ) مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے، اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ آغا جنتی کو گرفتار کرلیا گیا، قرائن کچھ ایسے تھے کہ ہم اس بات پر پریشان تھے کہ اگر انہیں بعض چیزوں کے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ آغا جنتی کو بہت تکلیفیں دیں گے۔ میں فوراً آیت اللہ بہجتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا: ہم بہت پریشان ہیں۔

آپ نے (واقعہ سننے کے بعد) کچھ سوچا اور فرمایا:

"انشاءاللہ آپ میرے پاس ان کی رہائی کی خبر لائیں گے۔"

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آغا جنتی بہت جلد آزاد ہو جائیں گے اور کوئی مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔

ایسا کوئی بھی کہہ سکتا ہے لیکن اس وقت آغا بہجتؒ کی بات میرے لئے خوشخبری سے کم نہیں تھی۔ ہم مطمئن ہو گئے کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ قصہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا اور کوئی مشکل بھی پیش نہیں آئے گی۔ [1]

بزرگوں کی صحبت اور مجالس میں شرکت سے سبق آموز نصیحتیں ملتی ہیں اور زندگی کے نشیب و فراز میں تلخ و شیریں حقائق سے آشنائی ہوتی ہے نیز زندگی بسر کرنے میں معقول رہنمائی بھی ملتی ہے۔

زیر نظر کتاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجتؒ کے مختلف موضوعات پر پند و نصائح

---

[1] اقتباس از بہجت عارفان: ص ۶۰

Presented by Ziaraat.Com

کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف مقامات پر اور علمائے کرام کے درس خارج کے دوران بیان فرمائے۔

ترجمہ آسان، عام فہم اور سلیس اردو میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے البتہ اس بات کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کریں گے کہ بندہ مفاہیم ومطالب کو منتقل کرنے میں کس حد تک کامیاب رہا۔

آخر میں اپنے والدین اور اساتذہ کا بے حد مشکور ہوں جن کی شفقت اور تربیت نے مجھے اہل بیت اطہار علیہم السلام کا خدمت گزار بنایا۔ حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج قبلہ سید احمد نقوی صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نشر و اشاعت میں بھرپور تعاون کیا نیز مولانا مجاہد حسین حرؔ صاحب بھی میرے پر خلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کمپوزنگ اور متعلقہ امور کے سلسلے میں میرا ساتھ دیا۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

العبد

ذوالفقار علی سعیدی

مدیر

جامعۃ المہدیؑ سادات محلہ ڈھاڈر ضلع بولان بلوچستان

E-mail: saeedipk@hotmail.com

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

مقدمہ

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اٰلِ اللهِ وَ لِلَّعۡنُ عَلٰى اَعۡدَآئِهِمۡ اَعۡدَاءِ اللهِ.

زاہد، عابد اور صاحب کرامت فقیہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ محمد تقی بہجت (قدس سرہ) کے بارے میں کچھ بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ جب ہماری نظر آپ کی عبادات پر پڑتی ہے تو گزشتہ اولیائے کرام کی عبادتیں یاد آجاتیں ہیں۔ آپ کی طولانی نمازِ شب، آپ کا روزانہ زیارت جامعہ کبیرہ اور (سو لعن وسلام پر مشتمل) زیارت عاشورہ پڑھنا، بانوئے دو جہاں حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے لئے بلا ناغہ جانا، پابندی سے نماز جعفر طیارؑ پڑھنا، ہزار سورۂ اخلاص پر مشتمل نمازیں پڑھنا، آپ کے طولانی سجدے اور تسلسل (اور بغیر وقفے کے) ایسے ذکر اور عبادات انجام دینا جن کا ہم نے نام تک نہیں سنا۔

(یہ ساری چیزیں دیکھ کر) ہم بس اتنا کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ انسان ہیں یا فرشتے!

وَمَا شَهِدۡنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا. [1]

”اور ہم کچھ نہیں جانتے مگر جس کا تو علم عطا کرے۔“

اور جب ہماری نظر آپ کی تحقیقی اور علمی سرگرمیوں پر پڑتی ہے............ آپ تقریباً

---

[1] سورۂ یوسف: ۸۱

Presented by Ziaraat.Com

نوّے سال کی عمر تک (تحقیق و تعلیم) میں اتنے مصروف رہے کہ گویا "کتاب، کاپی اور تحقیق" آپ کی ذات کا حصہ تھیں۔ اخلاق اور عرفان کی طرح یہ خصوصیت بھی نوجوانی سے آپ میں پائی جاتی تھی۔

آپ ان دونوں چیزوں (عبادات اور تعلیم و تحقیق) پر سختی سے عمل کرتے تھے، اس بارے میں آپ کی عجیب وغریب داستانیں بھی بیان کی جاتی ہیں۔

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے تھے:

"حضرت آیت اللہ بہجتؒ ممتاز معنوی مقامات پر فائز ہیں، ان میں سے ایک اختیاری موت ہے"

حضرت امام نہ صرف جامعہ مدرسین کو نصیحت کرتے تھے کہ وہ آیت اللہ بہجتؒ سے درس اخلاق کا تقاضا کریں بلکہ آپ خبرگانِ رہبری (ممبران سینٹ) سے بھی فرماتے تھے کہ وہ بھی سیر وسلوک کے لئے آیت اللہ بہجتؒ کی طرف رجوع کریں۔

(مرجعیت سے پہلے) حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ "آغا بہجتؒ اجتماعی اور سیاسی مسائل پر زیادہ توجہ نہیں دیتے" تو امام راحل نے فرمایا:

"ہمارے لئے آغا بہجتؒ کی دعا ہی کافی ہے۔"

عظیم عارف آیت اللہ قاضیؒ بعض اوقات اپنے شاگرد ارجمند آیت اللہ بہجتؒ کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ آغا قاضی اپنے تمام شاگردوں سے زیادہ آپ پر مہربان تھے اور (سب سے زیادہ) آپ کا احترام کرتے تھے۔ ان کی امیدیں آپ ہی سے وابستہ تھیں۔

آیت اللہ کشمیریؒ آغا بہجتؒ کو "استاد کامل" سمجھتے تھے اور آیت اللہ بہاء الدینی آپ کے بارے میں فرماتے تھے:

"اس وقت (معنویات کے لحاظ سے) دنیا کے سب سے مالدار (انسان) آغا

Presented by Ziaraat.Com

بہجت ہیں۔"[۱]

آپ پر ملائکہ بھی رشک کرتے ہیں، آپ اہل علم کی عزت اور اہل عمل کے لئے باعث فخر ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ ہم آپ کے بارے میں کچھ بیان کرسکیں۔

اہل معرفت جب سالہا سال آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر غور وفکر کریں گے اور آپ کے بارے میں لکھیں گے تب شاید انہیں آپ کی معرفت حاصل ہوگی۔ البتہ مکتب اہل بیتؑ کے دامن میں پرورش پانے والے اس گوہر سے استفادہ کب ممکن ہوگا؟ ہم نہیں جانتے۔

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اب تک آپ کے "حالات، کرامات، اخلاقی، عرفانی، اور سیاسی نکات" کے موضوع پر چند کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔[۲]

علاوہ ازیں کچھ اور مہم نکات بھی بعض دیگر کتب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے باوجود مزید دقت اور عالمانہ تحریروں کی ضرورت ہے۔

اب ہم اس مبارک صحیفہ کی طرف آتے ہیں (اس کتاب کی تیاری کے لئے) آغا مہدی عاصمی (خدا ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے) نے آیت اللہ بہجتؒ کے درس فقہ و اصول کی ساڑھے آٹھ سو سے زائد کیسٹیں سن کر مختلف مناسبتوں سے آیت اللہ بہجتؒ کی زبان سے نکلنے والے خاص نکات جمع کیے ہیں جو عوام الناس کے لئے مفید ہیں۔

بندہ نے ان ضروری نکات میں سے وہ چیزیں حذف کردی ہیں جو آغا سے مربوط دیگر

---

[۱] زمہر افروختہ ص ۵۰، ۵۱

[۲] کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) بہ سوی محبوب
(۲) در محضر حضرت آیت اللہ بہجت (دو جلد)
(۳) فیضی از ورای سکوت
(۴) فریادگر توحید
(۵) برگی از دفتر آفتاب
(۶) بہجت عارفان (جلد اول)
(۷) نکتہ ہای ناب
(۸) ستارہ ای درخشان فومن

Presented by Ziaraat.Com

کتب میں شائع ہو چکی تھیں۔ نیز اس میں بعض ایسے مطالب کا اضافہ بھی کیا ہے جو میں نے یا تو آغا میں دیکھے ہیں یا ان کی زبان سے سنے ہیں۔

میں اسے اہل معرفت کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر رہا ہوں۔

سید علی تہرانی

۲۹ / ۳ / ۱۳۸۳ھ ق

Presented by Ziaraat.Com

پہلا حصہ

اعمال واذکار

(وہ دستور جن پر عمل کر کے بیماریوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے)

Presented by Ziaraat.Com

وہ اعمال جن کے ذریعے جادو کو ختم کیا جا سکتا ہے ---------32

دعا برائے حفاظت --------------------------33

گمشدہ چیز پانے کی دعا--------------------------33

رزق میں اضافہ کی دعا --------------------------34

صاحبِ اولاد ہونے کی دعا -----------------------34

شادی کے لئے عمل --------------------------36

قوتِ حافظہ کی دعا ---------------------------37

تین طبّی نکات ---------------------------37

نماز میں سستی کا علاج --------------------------38

Presented by Ziaraat.Com

مندرجہ ذیل اعمال کو اس نیت سے انجام دیا جائے کہ اگر مریض کی موت یقینی نہیں ہے تو اسے ان کے ذریعے شفا مل جائے [1]:

۱۔امام حسینؑ کی قبر مطہر کی خاک آبِ زمزم میں ڈالیں اور اس پر ستر مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر مریض کو اس وقت تک کھلاتے رہیں جب تک وہ صحت یاب نہیں ہو جاتا۔

۲۔متعدد فقیروں کو صدقہ دیں؛ اگر چہ صدقہ دی جانے والی چیز کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔روزانہ مریض کی شفایابی کے لئے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھیں۔

۴۔مریض کی عیادت کے لئے جانے والا ہر شخص اس کی شفایابی کے لئے سورہ فاتحہ پڑھے۔

۵۔مریض کو مقدس مقامات (معصومینؑ کے مزار وغیرہ) کی زیارت کرائیں۔

---

[1] عام طور پر استادِ معظم (رحمۃ اللہ علیہ) مریضوں کی شفایابی کے لئے پہلا دستور بیان فرماتے تھے (یہاں تک کہ ستر مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے کا بھی نہیں کہتے تھے) اگر مریض سخت بیمار ہوتا تو کچھ اور دستور بھی بیان فرماتے۔آپ نے ایک مریض کو دستور نمبر نو (۹) بتایا۔

Presented by Ziaraat.Com

اگر اس میں چلنے کی طاقت نہ ہو تو وہاں جانے کی نیت کرے اور ان کی طرف متوجہ ہو (کر ان کی زیارت کرے)۔ اس کے لئے شفایابی کی نیت سے ان مقدس مقامات پر جانا کافی ہے۔

۶۔ مریض کے پاس اس طرح مرثیہ پڑھیں کہ (مرثیہ سن کر) وہ منقلب اور متاثر ہو جائے۔

۷۔ اس کی شفاء کے لئے (بار بار) حدیث کساء پڑھیں (اور جس مجلس میں حدیث کساء پڑھی جائے وہاں عود روشن کریں)

۸۔ فقراء کو بطورِ نذرانہ بھیڑ دیں۔

۹۔ مریض کو چاہئے کہ نمازِ صبح کے بعد دو رکعت نمازِ حاجت پڑھے اور نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي بِعَافِيَتِكَ مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ.

"اے اللہ! مجھے اپنی شفا کے ذریعے شفا عطا فرما، اپنی دوا کے ذریعے میرا علاج فرما اور مجھے اپنی مصیبتوں سے نجات اور آزادی عطا فرما! کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند ہوں۔"

اس کے بعد ایک مرتبہ کہے:

بِحُرْمَةِ الْإِمَامِ الْكَاظِمِ علیہ السلام.

"امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی حرمت اور مقام و منزلت کے واسطے۔"

وہ اعمال جن کے ذریعے جادو کو ختم کیا جا سکتا ہے

جس شخص پر جادو کیا گیا ہو (نظر لگی ہو یا اس کا احتمال ہو) اسے ان سات دستوروں پر

Presented by Ziaraat.Com

عمل کرنا چاہیئے:

۱۔اذان کے وقت، اپنی رہائشگاہ پر بلند آواز سے اذان کہے۔

۲۔نمازِ صبح کے بعد قرآن مجید کی پچاس آیتیں پڑھے۔

۳۔کثرت سے معوّذتین (سورہ فلق اور ناس) پڑھے۔

۴۔سونے سے پہلے "چار قل" (کافرون، توحید، فلق، ناس) پڑھے۔

۵۔اپنے پاس (مثلاً جیب میں) قرآن مجید رکھے۔

۶۔کثرت سے آیۃ الکرسی پڑھے اور اسے لکھ کر اپنے گھر میں نصب کر دے۔

۷۔اپنے پاس (مثلاً انگوٹھی میں) حرزِ امام جواد رکھے۔ضروری ہے کہ اس کو چھ ماہ کے ہرن کی جلد پر لکھا جائے۔

دعا برائے حفاظت

اپنی حفاظت کے لئے روزانہ صبح اور غروب کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِكَ الْحَصِیْنَةِ الَّتِیْ فِیْھَا مَنْ تُرِیْدُ.

"اے اللہ! مجھے اپنی حفاظت کرنے والی اور قوی ڈھال میں قرار دے (جس میں تو جسے چاہتا ہے جگہ دیتا ہے)۔"

گمشدہ چیز پانے کی دعا

وہ چیز جو گم ہوگئی ہو یا چوری ہوگئی ہو (اگرچہ انسان ہی کیوں نہ ہو) اسے پانے کے لئے اس وقت تک یہ ذکر پڑھیں جب تک وہ چیز مل نہیں جاتی:

اَصْبَحْتُ فِیْ اَمَانِ اللهِ، اَمْسَیْتُ فِیْ جَوَارِ اللهِ.

"میں نے خدا کی پناہ میں صبح کی، اور جوارِ الٰہی میں رات میں داخل ہوا۔"

Presented by Ziaraat.Com

ایک شخص کو کسی سے کوئی کام تھا وہ نہ تو اسے اچھی طرح جانتا تھا اور نہ ہی اسے معلوم تھا کہ وہ کہاں ہوگا۔ اس نے اپنے گھر میں بیٹھ کر کثرت سے مذکورہ ذکر کیا جس کے نتیجے میں وہ شخص خود ہی اس کے پاس چل کر آیا۔

رزق میں اضافہ کی دعا

جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اسے چاہئے کہ اول اور آخر درود کے بعد کثرت سے یہ ذکر پڑھے۔ (مثلاً اگر وہ ۱۱۰ مرتبہ ذکر پڑھنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے ایک مرتبہ درود پڑھے اور پھر ۱۱۰ مرتبہ ذکر پڑھے اور آخر میں بھی درود پڑھے):

اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

"اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے بے نیاز فرما اور مجھے اپنے فضل و بخشش کے ذریعے اپنے غیر سے بے نیاز کردے۔"

صاحبِ اولاد ہونے کی دعا

(ا)۔ ایک ساٹھ سالہ شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی اور کہا کہ میں صاحبِ اولاد ہونا چاہتا ہوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے، امامؑ نے فرمایا:

"تین دن تک نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے بعد ستر مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور ستر مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پڑھو اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ختم کرو:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

"میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ یقیناً بڑا

Presented by Ziaraat.Com

بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال واولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں قرار دے گا۔"[1]

تیسری رات اپنی بیوی سے مجامعت کرو بہ اذن خدا صحیح وسالم فرزند کے باپ بنو گے۔

راوی کہتا ہے:

اس شخص نے ایسا ہی کیا ابھی سال پورا نہیں ہوا تھا کہ وہ صاحبِ اولاد ہو گیا۔

(۲) ہشام کا ایک دربان تھا جو بہت مالدار تھا اسے اولاد نہیں تھی؛ امام محمد باقرؑ نے اس سے فرمایا: "کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی دعا بتاؤں جس کے ذریعے تم صاحبِ اولاد ہو جاؤ؟"

دربان نے کہا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا:

روزانہ صبح اور عصر کے وقت ستر مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ"، دس (۱۰) مرتبہ استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللهَ) اور نو (۹) مرتبہ خدا کی تسبیح (سُبْحَانَ اللهِ) کہو اور دسویں تسبیح کو استغفار پر ختم کرو (اور) کہو:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲

"میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال واولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے

---

[1] سورہ نوح ۱۰-۱۲

Presented by Ziaraat.Com

لئے نہریں قرار دے گا۔"[۱]

دربان نے ایسا ہی کیا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اسے کثیر اولاد عطا کی۔

راوی کہتا ہے: "میں اور میری بیوی نے بھی اس روایت پر عمل کیا اور صاحبِ اولاد ہو گئے۔ میں نے اور بھی بہت سے بے اولاد افراد کو اس کے بارے میں بتایا وہ بھی اس پر عمل کر کے صاحبِ اولاد ہو گئے۔"

(۳) دو انگوٹھیاں جن میں فیروزہ کا نگینہ ہو اور اس پر آیت کریمہ: رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ.[۲] درج ہو۔ (زن و شوہر) انہیں اپنے ہاتھ میں پہنیں اور انہیں نجس ہونے سے بچائیں۔ نتیجہ ملنے اور صاحبِ اولاد ہونے تک مذکورہ دونوں روایات (خاص طور پر دوسری روایت) پر عمل کرتے رہیں۔[۳]

شادی کے لئے عمل

سوال: میری بیٹی کی شادی نہیں ہو رہی ہے جناب عالی سے گزارش ہے کہ رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اسے (لڑکی کو) چاہئے کہ نماز جعفر طیارؑ پڑھے اور پھر وہ دعا پڑھے جو مجلسیؒ کی زادالمعاد میں بیان ہوئی ہے اور اس وقت پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد سجدہ میں جائے اور حتماً گریہ کرے (اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو) جب اس کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔

---

[۱] سورہ نوح ۱۰۔۱۲

[۲] الانبیاء: ۸۹

[۳] قابلِ ذکر ہے کہ امام ہادیؑ نے فیروزہ والی انگوٹھی کا حکم دیا ہے ہمیں جو روایت ملی ہے اس میں صرف شوہر کے ہاتھ میں انگوٹھی کا ذکر ہے۔ (ر۔ک۔ سفینۃ البحار: ج:۸ ص ۵۷۸)

Presented by Ziaraat.Com

یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک اس کی حاجت پوری نہیں ہوجاتی۔ اگر (فائدہ) نہ ہوتو سمجھ لے کہ یا اس نے کم پڑھا ہے یا کامل عقیدہ سے نہیں پڑھا۔

استاد بزرگوار نے اسی سوال کے جواب میں ایک اور جگہ پر فرمایا: کثرت سے یہ (آیت کریمہ) پڑھیں۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.[1]

قوتِ حافظہ کی دعا

حافظہ اور عقل کی نورانیت اور سمجھنے میں تقویت کے لئے نماز کے بعد یہ تسبیح پڑھنی چاہئے:

سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَعْتَدِيْ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ، سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَأْخُذُ اَهْلِ الْاَرْضِ بِأَلْوَانِ الْعَذَابِ، سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَهْمًا وَّعِلْمًا ،اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

تین طبّی نکات

ا۔ایک جوان نے آیت اللہ بہجتؒ سے پوچھا مجھے بہت نیند آتی ہے جس کی وجہ سے صبح کی نماز آخری وقت میں پڑھتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

استاد معظم نے اس سے فرمایا: ”آپ پانی کم پیا کریں۔“

---

[1] فرقان: ۷۴

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ایک شخص نے آپ سے شوگر کے مرض کا علاج پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”آپ کو چاہئے کہ آپ تما (حنظل) کھائیں البتہ بہت کم کھائیں، کیونکہ (تما) زہر ہے۔“

ایک اور شخص نے جب اسی بیماری کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”شاید آپ کو زیادہ سفر اور ورزش کرنی چاہئے۔“

۳۔ایک شخص نے آپ سے گھٹنوں کے درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: دنبہ کی چربی کو زنبیل کے ساتھ اپنے گھٹنوں پر ملیں

نماز میں سستی کا علاج

سوال: نماز مجھے جرمانہ ادا کرنے کی طرح لگتی ہے، مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: آپ کثرت سے مندرجہ ذیل آیت کا ورد کیا کریں:

”وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ“ [۱]

”آپ کا پروردگار بے نیاز ہے، رحمت والا ہے۔“

---

[۱] سورۂ انعام: ۱۳۳

Presented by Ziaraat.Com

دوسرا حصہ

اخلاقی نصیحتیں

Presented by Ziaraat.Com

بہترین ذکر...41

سیر وسلوک کا پہلا مرحلہ 41

علم دین حاصل کرنا 41

علم اور عمل کی اہمیت 43

ان دونوں کی حاکمیت کافی ہے 44

عواقب امور 46

خدا کی پناہ...47

ہمیں کیا معلوم کہ ہم میں کوئی صدام نہیں ہے!...................48

حقیقی مومن...48

عادتوں کا سرچشمہ 49

شعائرِ الٰہی کی تعظیم اور خدا سے دشمنی.................................49

گزشتہ علماء کے صاحبِ کرامت ہونے کا راز...........................50

اولیاء کے آثار کے ذریعے اولیاء کی ہم نشینی...........................51

گمان کو یقین کہہ کر بیان کرنا جھوٹ ہے 52

جھوٹ 53

کیا غیبت سے نجات ممکن ہے؟...54

برا بھلا کہنے سے پرہیز کرنا 55

بے جا شرم ممنوع ہے!...55

رش سے گزرنا 56

Presented by Ziaraat.Com

مراقبہ

کسب معارف اور راہ انسانیت پر چلنے کے لئے انسان کو اہل مراقبہ ہونا چاہئے جب تک وہ مراقبہ تک نہیں پہنچے گا اس وقت تک اسے فائدہ نہیں ہوگا۔

بہترین ذکر

سوال: بہترین ذکر کیا ہے؟

جواب: بہترین ذکر وہ ذکر ہے جو میں کہہ رہا ہوں: ذکرِ خدا۔

سیر وسلوک کا پہلا مرحلہ

سوال: خدا کی طرف سیر وسلوک کا پہلا مرحلہ کیا ہے؟

جواب: خدا کے حرام کو حرام اور حلال کو حلال سمجھنا۔ [1]

علم دین حاصل کرنا

ہر شخص پر اتنی مقدار میں دینی علوم حاصل کرنا واجب ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر فتاویٰ

---

[1] دین ما، علماء ما ص ۱۹۴، منقول از محسن تاج

Presented by Ziaraat.Com

کی کتابوں کی طرف رجوع کر کے اپنا مسئلہ حل کر سکے۔ لہٰذا ہر شخص کو اس مقدار میں علم دین حاصل کرنا چاہیئے اگر چہ بالفرض اسے دن، رات میں (فقط) ایک گھنٹہ اس مطلب پر صرف کرنا پڑے۔

جی ہاں، جو شخص مقامِ اجتہاد اور فقاہت تک پہنچنا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ دن، رات کا بیشتر حصہ اسی مقصد پر صرف کرے، حتیٰ کہ یہ (مجتہد ہونا وغیرہ) جو واجب کفائی ہے، کچھ لوگوں پر واجبِ عینی ہے۔ وہ لوگ جو دینی علوم کو جاری رکھ کر مقام فقاہت تک پہنچ سکتے ہوں اور ایک شہر یا اس سے زیادہ (علاقوں) تک اپنے نظریات پہنچا کر ان کا خیال رکھ سکتے ہوں انہیں فقیہ بننا چاہیے۔ [۱]

احکامِ دین سیکھنا واجب ہے

شہرِ کربلا کے آخری حصے میں ایک مسجد تھی جہاں ایک صاحب باجماعت نماز پڑھاتے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ (مسجد کے) اطراف میں رہنے والے عرب نماز کے لئے آتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: "زیادہ نہیں آتے کیونکہ وہ کہتے ہیں اگر ہم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے جائیں گے تو نماز کے بعد امام جماعت (کوئی شرعی) مسئلہ بیان کریں گے جس سے ہمارا وظیفہ اور بڑھ جائے گا، اور اگر نہیں جائیں گے تو آرام وسکون سے رہیں گے۔ [۲]

وہ نہیں جانتے کہ وظیفہ ترک کرنے کے لئے علم وجہل کی قید نہیں کیونکہ اگر آپ نے نہ جاننے کی وجہ سے (اپنے اوپر عائد وظیفہ کو) ترک کر دیا تو آپ مسئول بھی ہیں اور گنہگار بھی اور

---

[۱] زکوٰۃ، جلسہ ۲۳

[۲] آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور مقام پر اسی داستان کو اس طرح بیان فرمایا ہے: میرا ایک ہم مباحثی تھا جو ایک مسجد میں باجماعت نماز پڑھاتا تھا۔

میں نے اس سے پوچھا: کیا آپ نماز کے بعد لوگوں کے لئے احکام بیان کرتے ہیں؟

اس نے کہا: نہیں، کیونکہ نماز کے فوراً بعد لوگ مسجد سے نکل جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اگر ہم (مسجد میں) ٹھہر کر احکام سنیں گے تو ہمارا وظیفہ اور بڑھ جائے گا لہٰذا انہیں نہ سننا ہی بہتر ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آپ کا مواخذہ بھی ہوگا۔

لہٰذا ہم کہیں گے انشائی احکام مشترک ہیں اور انہیں سیکھنا واجب ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر انہیں نہیں سیکھتا وہ گنہگار اور مواخذ ہے۔ [۱]

علم اور عمل کی اہمیت

ظاہراً ہمارے پاس علم و عمل کے علاوہ کسی چیز کی کمی نہیں ہمارے پاس علم و عمل ہوگا تو کوئی کمی باقی نہیں رہے گی، کیوں؟ اس کا سبب اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط

"اور جو لوگ ہماری خاطر جدوجہد کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیتے ہیں۔" [۲]

جو شخص ہر اس بات پر عمل کرے جو اسے معلوم ہو اور جو باتیں نہ جانتا ہو ان کے بارے میں جاننے تک ان سے احتیاط کرتا رہے وہ انسان کامیاب ہے۔ لیکن اگر اس نے اپنے علم کو نظر انداز کر دیا اور ان باتوں سے احتیاط نہ کیا جن کے بارے میں وہ نہیں جانتا تھا اور جہاں چاہا چلا گیا تو وہ کبھی بھی اپنے مقصد تک نہیں پہنچ سکے گا۔ لہٰذا انسان نے جب اپنے علم پر عمل کیا تو اسے کسی اور چیز کا منتظر نہیں ہونا چاہئے۔ دیگر تمام امور خدا کے ذمہ چھوڑ دے جس طرح اس نے یہ علم حاصل کیا ہے اسی طرح مزید معلومات بھی حاصل کر لے گا۔ اگر وہ غافل نہ ہوا، ہدایت کا خریدار رہا اور اس کی قیمت کا قائل رہا تو ہمیں جان لینا چاہئے کہ یقیناً "لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" اس شخص کے پیچھے ہوگا۔

---

[۱] خارج اصول: جلسہ ۸۷

[۲] عنکبوت: ۶۹

Presented by Ziaraat.Com

"مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ"

"جو شخص ہر اس بات پر عمل کرتا ہے جو اسے معلوم ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر اس چیز کا علم عطا کرتا ہے جو اسے معلوم نہیں ہوتی۔"[۱]

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) "اس سے تیرا کوئی کام نہیں ہم اسے ٹھیک کر دیں گے اور اس کا وقت آنے پر تجھے اس کے بارے میں بتا دیں گے"

یہی "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا" کا دوسرا مطلب ہے۔"جَاهَدُوْا" علم کے بغیر نہیں ہوتا "لَنَهْدِيَنَّهُمْ" معلومات میں نہیں ہوتا بلکہ ان چیزوں میں ہوتا ہے جو مجہول ہوتی ہیں۔

پس! تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ علم کے بغیر عمل انجام دیں یا جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں جان کر عمل انجام دیں؟

عمل کے سلسلے میں توقف نہیں کرنا چاہئے، مطلب یہ ہے کہ (ہدایت اور خودسازی) علم کے بغیر نہیں ہوسکتی اور عمل کے بغیر علم کا بھی فائدہ نہیں ہوتا، جب علم اور عمل ساتھ ہوتے ہیں تو اس سے بہت مفید آثار رونما ہوتے ہیں۔

علم کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ آپ جو بات نہیں جانتے آغاز ہی سے اس سے احتیاط کریں، احتیاط کرنا حرام نہیں بلکہ بہت سے مقامات پر واجب ہوتا ہے، اس میں کوئی مشکل اور حرج بھی نہیں ہے۔[۲]

ان دونوں کی حاکمیت کافی ہے

جو شخص اس بات پر ثابت قدم رہے کہ صرف علم و عقل اس کا امام ہے تو اس کے لئے

---

[۱] بحار الانوار: ج ۶۵ ص ۳۶۲

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۹

Presented by Ziaraat.Com

یہی کافی ہوگا، ایک بے تربیت باپ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

"بیٹا! اگر تم ان لوگوں سے نجات چاہتے ہو جو کہتے ہیں کہ خدا بھی ہے اور دین بھی ہے، تو تمہیں شروع سے ہی خدا اور کائنات کے خالق کا انکار کرنا ہوگا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو یہ لوگ روزانہ تیرے پاس آئیں گے اور تم انہیں جواب نہیں دے سکو گے۔ لیکن اگر تم نے ابتداء سے خدا کا انکار کر دیا تو ان کے شر سے محفوظ رہو گے۔"

اگر ہم اس بات پر متفق ہو گئے کہ ہمارے اوپر علم، قاضی اور حاکم ہے تو یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

ہمارا علم ہمارے لئے کافی ہے اس کے ذریعے ہم ان چیزوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ البتہ اس شرط سے کہ انصاف سے کام لیں اور اپنی باتوں سے پیچھے نہ ہٹ جائیں اور کہیں کہ یقیناً علم نتیجہ بخش ہے اور اس کے ذریعے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمیں یقین ہو تو ہمارے لئے یہی کافی ہوگا۔ [1]

تجھے ذی المقدمہ کی نصیحت کرتا ہوں

ایک دن آیت اللہ بہجت نے ایک عرب طالبعلم سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہیں؟

اس نے جواب دیا: "المقدمات"

حضرت آیۃ اللہ نے نہایت لطیف انداز سے فرمایا:

"علیك بالمؤخّرات!" یعنی میں تجھے مقدّمات کی غرض اور مقصد جو کہ ذی المقدمہ ہے یعنی خدا اور معنویات کی طرف متوجہ ہونے کی نصیحت کرتا ہوں۔ [2]

---

[1] خارج اصول، جلسہ ۴۲۴

[2] ر۔ک، صحبت جانان ص ۵۴

Presented by Ziaraat.Com

عواقب امور

قیامت کے دن جب لوگوں کو اعمال نامہ دیا جائے گا تو کچھ لوگوں کے اعمال نامے میں لکھا ہوگا: "فلاں شخص کو تو نے قتل کیا ہے۔"

وہ کہے گا: "خدایا! میں نے اسے کیسے قتل کیا ہے؟ میں کسی کا قاتل کیسے ہوسکتا ہوں؟ مجھے تو اس کے قاتل کے بارے میں بھی معلوم نہیں ہے۔"

اسے جواب دیا جائے گا: "تم نے فلاں مجلس میں فلاں بات کہی تھی (تمہاری) اس بات کو ایک اور مجلس میں بیان کیا گیا اس کے بعد ایک اور مجلس میں اسی بات کا ذکر ہوا اسی مجلس میں اس کا قاتل بھی موجود تھا اس نے بات سنی اور اسے قتل کر دیا۔ اس طرح تم اس قتل کا سبب بنے۔"

سببیت اسی طرح ہوتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ احتیاط کرے اور اپنے اعضاء و جوارح پر کنٹرول رکھے۔

کسی کو کیا معلوم کہ اس کی ایک بات دس وسیلوں کے بعد کوئی خرابی پیدا کرے؟

انسان کو چاہئے کہ جس کام کو اپنے لئے جائز سمجھتا ہو خدا سے توفیق اور نجات طلب کر کے اسے انجام دے تا کہ وہ کام آخرت میں اس کے لئے مسئولیت کا باعث نہ بنے۔ [۱] [۲]

---

[۱] آیت اللہ کشمیریؒ فرماتے تھے:

میں نے مکاشفہ میں ایک شخص کو دیکھا جو عالم برزخ میں ایک چھوٹے کمرے میں قید تھا۔ اس کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے ایک بات کہی تھی جو ایک شخص کے قتل کا باعث بنی۔

(روح و ریحان، ص ۱۱۹)

[۲] صلاۃ، جلسہ: ۲۲۶

Presented by Ziaraat.Com

بعض اوقات کرامت کے ذریعے صاحبِ کرامت کو آزمایا جاتا ہے

عرفانی مراتب اور کرامات کے عاشق مت بنو، بعض اوقات اس طرح کے کام جہنم کا باعث بنتے ہیں [۱] کیونکہ مکروہات اور محرمات کا آپس میں ایک رشتہ ہے جسے بھی یہ طریقے اور مراتب مل جائیں، اسے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اس کے لئے خدا کی طرف سے کرامت ہے۔ نہیں بلکہ شاید یہ ان امتحانوں میں سے ہو، جن امتحانوں سے نکلنا بہت مشکل ہو مگر یہ کہ اس پر خدا کا خاص لطف ہو جائے۔ [۲]

خدا کی پناہ

وہ چیزیں جو اس وقت ضلالت اور گمراہی کے سرداروں کے پاس ہیں اگر خدا ہماری حفاظت نہ کرے اور ہمیں ان چیزوں سے نہ بچائے تو وہی چیزیں بالقوّہ ہمارے اندر بھی ہیں ورنہ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ "وہ جہنم سے آئے ہیں اور ہم بہشت سے آئے ہیں؟"

سب کچھ ممکن ہے؛ مگر یہ کہ (انسان) پہلے مرحلہ میں اپنے شر سے خود کو خدا کی پناہ میں دے، اور دوسرے مرحلہ میں دیگر اشرار کے شر سے۔ (خود کو خدا کی پناہ میں دے)۔ [۳]

---

[۱] البتہ یہ بات ان مراتب کے لئے ہے جن کے لئے زیادہ دقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت امام خمینیؒ نے اپنے فرزند سید احمد خمینیؒ کے نام خط میں لکھا تھا:
"مقام و منزلت کے حصول کے لئے کوشش مت کرو (خواہ) معنوی مقام ہو یا مادی مقام!" صاحب نظر کی نصیحت اور درس اشارہ ہوتا ہے۔ (وعدۂ دیدار ص ۱۰۶)

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۸

[۳] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۲۶

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں کیا معلوم کہ ہم میں کوئی صدام نہیں ہے!

عملیات فتح المبین کے بعد، کچھ جنگی کمانڈر حضرت آیۃ اللہ بہجتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو (جنگی صورتحال بتاتے ہوئے) کہنے لگے ہم نے اتنی زمین فتح کی ہے اور دشمن کو اتنا نقصان پہنچایا ہے۔ان میں سے ایک کمانڈر کہتا ہے کہ (اتنے میں) ایک کمانڈر بولنے لگا؛اسی دوران مجھے محسوس ہوا کہ ہم بہت مغرور ہو رہے ہیں۔عین اسی وقت وہ کمانڈر کہنے لگا:

"صرف صدام باقی ہے جو......"

اچانک آیت اللہ بہجتؒ فرمانے لگے: "ہمیں کیا معلوم کہ ہم میں کوئی صدام نہیں ہے؟!" [۱]

حقیقی مومن

ملاّ کا کوئی جانور بھاگ جاتا تو وہ نہ بھاگنے والے جانور کو مارتا لوگوں نے اس سے پوچھا: "تم اس جانور کو کیوں مارتے ہو جو (تمہارے پاس ہوتا ہے اور) بھاگتا نہیں ہے؟!"

ملاّ بولا: "اگر اس میں بھی طاقت ہوتی تو یہ بھی بھاگ جاتا"

خدا نہ کرے معاویہ اور عمرو عاص جیسی طاقت کسی کے پاس ہو۔(بہت خطرناک ہے) اگر کوئی اتنی بڑی طاقت کے باوجود ثابت قدم رہے تو معلوم ہوگا کہ وہی وہ مومن ہے:

"اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قلبَہٗ لِلاِیْمانِ"

"جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمایا ہے" [۲]

---

[۱] منقول از سید علی تہرانی

[۲] صلاۃ،جلسہ:۲۱۰

Presented by Ziaraat.Com

عادتوں کا سرچشمہ

(فقہاء اور علماءِ اخلاق) جس ملکہ کے بارے میں کہتے ہیں اس سے عادت مراد ہے یعنی: مطلقاً نافرمانی کو ترک کرنے اور واجبات بجا لانے کا عادی ہونا۔ نشہ کے عادی افراد کی طرح؛ اگر ان کو ایک دن نشہ نہیں ملتا تو انہیں سکون نہیں آتا۔ ہمیں بھی اگر چائے کی عادت ہو اور ایک دو دن چائے نہ ملے تو ہمارے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

عادتوں کا سرچشمہ اور بنیاد کیا ہے؟

عادتوں کا سرچشمہ نفسانی میل ہے یا خوفِ خدا؟ اگر کسی کو واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے دوری کی عادت ہے تو اس کا سرچشمہ صرف خدا کا خوف ہے۔ بس یہی کافی ہے اور یہی ملکہ ہے۔

کیا اب وہ سلمان کی طرح ہو جائے گا؟ نہیں بلکہ ممکن ہے کہ اس کی آزمائش ہو لیکن جب وہ متوجہ ہوتا ہے کہ یہ کیسا برا اور قبیح عمل تھا (جو اس نے انجام دیا ہے) تو وہ (فوراً) توبہ کر کے واپس آجاتا ہے۔

اِنَّ اللهَ يُحِبُّ كُلَّ مُفَتَّنٍ تَوَّابٌ.

"بے شک! خدا ہر توبہ کرنے والے گرفتار کو پسند کرتا ہے۔"

شعائرِ الٰہی کی تعظیم اور خدا سے دشمنی

جو شخص شعائر (اللہ) کا احترام نہیں کرتا، انہیں نظر انداز کرتا ہے اور ان کی توہین کرتا ہے، اس کا دل تقویٰ سے خالی ہوتا ہے جو لوگ شعائر الٰہی کی توہین کرتے ہیں ان کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا وہ یہ کام اپنی شہوت اور غضب کی وجہ سے نہیں کرتے۔

شعائر کو نظر انداز کرنا اور مقدسات کی توہین کرنا، دین کے ساتھ دشمنی ہے جبکہ شہوتیں،

Presented by Ziaraat.Com

لذتیں اور غضب اس شہویہ اور غضبیہ نفس میں ہوتے ہیں جو پست ہوتا ہے۔دین کے ساتھ مربوط امور کی عظمت بہت زیادہ ہے۔انہوں نے کہا کہ"نماز ترک کرنے والا کافر ہے"[۱]

کیونکہ زنا یا نشہ آور چیز استعمال کرنے والا شخص یہ امور اپنی شہوت کی وجہ سے انجام دیتا ہے جبکہ نماز کو ترک کرنا شہوت سے مربوط نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کچھ فاسق ایک جگہ جمع ہوئے۔

ایک کہنے لگا:"میں نے سارے گناہ کئے ہیں یہاں تک کہ (نعوذ باللہ) محارم کے ساتھ زنا کا بھی مرتکب ہوا ہوں۔"

دوسرا بولا: میں کعبہ میں زنا کا بھی مرتکب ہوا ہوں (نعوذ باللہ)

سب نے اپنا اپنا بڑا گناہ بیان کیا اتنے میں ایک شخص بولا"میں نے عید کے دن روزہ بھی رکھا ہے"[۲]

سب نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور کہنے لگے: ہم اہل شہوت اور اہل غضب ہیں۔ہم نے یہ کام شہوت اور لذت کی وجہ سے کیے ہیں جبکہ تو نے حرام روزہ رکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خدا اور دین کے دشمن ہو۔[۳]

گزشتہ علماء کے صاحبِ کرامت ہونے کا راز

کسی نے پوچھا"گزشتہ علماء صاحبِ کرامت تھے ہم کیوں نہیں ہیں؟"۔اسے جواب دیا گیا"کیونکہ وہ مستحب اور واجب میں اور مکروہ اور حرام میں فرق کے قائل نہیں تھے۔تم نے انہیں پانچ اقسام میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر ایک کے لئے مخصوص حکم والا عمل کرتے ہو۔اسی وجہ سے

[۱] روایات میں ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان سرحد نماز ترک کرنا ہے (جامع الاخبار ص ۱۸۶)
[۲] یعنی میں نے عید فطر اور عید قربان کا حرام روزہ رکھا ہے۔
[۳] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۲

Presented by Ziaraat.Com

تم صاحبِ کرامت نہیں ہو۔" [۱]

وہ کیا تھے اور ہم کیا ہیں!

کہتے ہیں سید رضیؒ کے پاس کچھ مال تھا انہوں نے کہا: جسے ضرورت ہے اٹھا لے اسے صرف ایک شخص نے اٹھایا اور اس کے دو حصے کئے ایک حصہ اپنے پاس رکھا اور دوسرا حصہ وہیں رکھ دیا اور کہنے لگا: "مجھے صرف نصف کی ضرورت ہے"۔ وہ کیسا زمانہ تھا جب لوگ سالم الایمان ہوتے تھے؟!۔ شیخ ابراہیم سلمانی ہمارے زمانہ کے زاہد تھے۔ آپ اپنے گھر میں درس دیتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کو بہت سے کپڑے ملے۔ آپ نے فرمایا: "جسے ضرورت ہے وہ اپنی ضرورت کے مطابق اٹھا لے کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ کسے ضرورت ہے اور کسے ضرورت نہیں ہے۔" ان کے اہل خانہ نے کہا: "ہم میں سے ہر ایک کو چادر کی ضرورت ہے"۔ آپ نے کہا "ایک کو اس مرتبہ چادر دوں گا اور دوسروں کو بعد میں چادریں آئیں تو دوں گا"۔ موجودہ دور، ماضی کے برخلاف ہے۔ ہم کیا جانیں خدا ہی جانتا ہے کہ یہ کیسا زمانہ ہے۔ [۲]

اولیاء کے آثار کے ذریعے اولیاء کی ہم نشینی

ہم یہ عذر ہرگز پیش نہیں کر سکتے کہ چونکہ (ہمارے درمیان) انبیاء اور اولیاء علیہم السلام نہیں ہیں لہٰذا ہم ان کے ہم نشین نہیں ہو سکتے؟! کیونکہ ان کے یقینی آثار خود ان کے ساتھ ملاقات کی

---

[۱] آیت اللہ بہجتؒ نے ایک اور مقام پر اس داستان کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: اس شخص نے خواب میں امام زمانہ علیہ السلام کو دیکھا تھا اور جب اس نے امام زمانہ علیہ السلام سے پوچھا تو آپؑ نے انہیں یہ جواب دیا۔ مقصد یہ ہے کہ پچھلے لوگ مستحبات پر واجبات کی طرح عمل کرتے تھے، اور جس طرح وہ حرام کاموں کو ترک کرتے تھے اسی طرح مکروہ کاموں سے بھی اجتناب کرتے تھے۔ (صلوٰۃ، جلسہ ۲۳۵)

[۲] زکوٰۃ، جلسہ: ۲۱۹

Presented by Ziaraat.Com

طرح ہیں۔قرآن مجید کی ہم نشینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی ہے، اولیاء کے آثار (جیسے نہج البلاغہ،صحیفہ سجادیہ) ایسے ہیں کہ جیسے ہم انہیں سے باتیں کررہے ہیں اوران کی باتیں سن رہے ہیں۔ممکن ہے ایسا زمانہ بھی آئے جب آوازوں کوجمع کیا جائے۔یہ بات ممکن ہے اور ہم اسے محال نہیں کہہ سکتے۔

گمان کو یقین کہہ کر بیان کرنا جھوٹ ہے

ایک استاد اخلاق نے اپنے شاگردوں سے کہا: الحمدللہ! ہماری اس مجلس میں غیبت نہیں ہوتی؛ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہاں جھوٹ بھی نہیں بولا جاتا۔(کیونکہ) یہاں جو باتیں ہوتی ہیں ان کے بارے میں معلوم نہیں کہ حقائق کے مطابق ہیں (یانہیں)۔

مثلاً: انسان کو جہاں گمان ہو وہاں کہے کہ مجھے "یقین" ہے یا اسے جس بات کا احتمال ہو اس کے بارے میں کہے کہ مجھے اس کے بارے میں "گمان" ہے (حقیقت میں) اتنا کہنا بھی جھوٹ شمار ہوتا ہے۔اگر آپ کوکسی چیز کے بارے میں یقین نہ ہوتواس کے بارے میں نہ کہیں کہ "یقیناً اس طرح ہے" گمان کی جگہ یقین کو استعمال نہ کریں اور جہاں شک اوراحتمال ہو وہاں گمان کہنے سے پرہیز کریں"۔

وہ غیبت سے بچنے کے لئے اتنا احتیاط کرتے تھے۔یہ بہت مشکل ہے!

مثلاً انسان کہے کہ یقیناً ایسا ہے اور پھر اسے معلوم ہوکہ وہ بات یقینی نہیں تھی بلکہ گمان تھا۔ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جب اس کا اثر ہونے لگتا ہے یہ سارے گمان جمع ہوکر اثر دکھاتے ہیں۔ [1]

---

[1] صلوٰۃ،جلسہ:۲۱۵

Presented by Ziaraat.Com

جھوٹ

آغا بروجردیؒ فرماتے تھے: بروجرد میں ایک شخص ہماری مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں اپنے بیوی بچوں کو فلاں جگہ بٹھا کر آیا ہوں ہمارے پاس نہ تو رہنے کے لئے مکان ہے اور نہ ہی سفر کیلئے کرایہ ہے؛ میں نے اپنے ایک قریبی دوست کو کہا: جاؤ اور اس کی تحقیق اور حاجت روائی کرو۔

کچھ عرصہ بعد وہ شخص آیا اور کہنے لگا: وہ مجھے (شہر کی) مختلف گلیوں میں پھراتا رہا اور کسی ایسی جگہ نہ لے جا سکا جس کے بارے میں کہتا کہ میرے بیوی بچے یہاں ہیں۔ (لوگ) جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

بعض اوقات جھوٹ خود گواہی دیتا ہے مثلاً کسی ڈاکٹر کا کوئی نسخہ لے کر آتے ہیں۔ تحقیق کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ نسخہ لکھنے والے ڈاکٹر کو فوت ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ [1]

جھوٹ اور غیبت کا نتیجہ

روایات میں ہے کہ جھوٹ اور غیبت بعض کبیرہ گناہوں سے بڑے ہیں۔ ہم جانتے ہیں اگر جھوٹ اور غیبت کے دروازے کھول دیئے جائیں تو نافرمانی اور بغاوت میں اضافہ ہو جائے گا۔

جھوٹ اور غیبت کے کون سے فتنہ ہیں! خدا ہی جانتا ہے کہ (لوگوں کے لئے) اگر غیبت کے دروازے کھول دیئے جائیں تو ان سے کتنے برے آثار رونما ہوتے ہیں!

اگر کوئی شخص کسی مسلمان کا کوئی عیب دیکھتا ہے تو اسے لوگوں میں خوار کرتا ہے، خدا ہی

---

[1] زکوٰۃ: جلسہ ۲۲۴

Presented by Ziaraat.Com

جانتا ہے کہ اس سے کون سے فتنہ ظاہر ہوتے ہیں اگر مومنوں کی حرمت پامال کی جائے تو کتنے جھگڑے ہوتے ہیں۔

یہ (جھوٹ، غیبت) جنسی شہوات جیسے غیر شرعی اعمال کی طرح نہیں ہیں جو صرف اس وقت ہوتے ہیں جب شہوت ہوتی ہے اور جب شہوت نہیں ہوتی وہ بھی نہیں ہوتے۔ بوڑھوں کو اس (جنسی شہوت) کی فکر نہیں ہوتی لیکن غیبت اس طرح نہیں۔

انسان کی عمر جتنی زیادہ ہوجاتی ہے غیبت سے نہ رکنے کی صورت میں وہ اس بات کی طرف مائل ہوجاتا ہے کہ دوسروں کی باتوں کے ذریعے اپنی گفتگو کو مزیدار بنائے۔[۱]

کیا غیبت سے نجات ممکن ہے؟

کہتے ہیں کہ مقاماتِ مقدسہ سے واپس آنے کے بعد وہ بزرگ[۲] غیبت نہ کرنے کے حوالے سے مشہور ہوگئے وہ نہ تو غیبت کرتے تھے اور نہ ہی غیبت سنتے تھے۔ ان کے سامنے بیٹھا شخص کتنا ہی محترم کیوں نہ ہوتا (جب انہیں غیبت کا احتمال ہوتا تو) وہ کہتے "یعنی ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر غیبت کریں؟!" جب ان کے قریبی لوگ ان سے غیبت کی اجازت لیتے تو وہ کہتے: "مجھ سے ہرگز جھوٹ کا تقاضا نہ کریں"۔

سنا ہے کہ علماء جن میں بعض مراجع بھی شامل تھے، کہتے تھے: "جب وہ آغا مقامات مقدسہ (کی زیارت) کے لئے آئیں گے تو ہم بھی ان کے پاس جائیں گے۔ ہم ان کے ساتھ کس طرح دوستی کریں تاکہ ان کی طرح غیبت سے پرہیز کرسکیں؟ وہ بھی غیبت کی ساری قسموں سے پرہیز، کیا ہم اس طرح کرسکیں گے۔؟!

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۱۸

[۲] ظاہراً اس سے الحاج حسین قمی مراد ہیں۔ ر۔ک۔ در محضر آیت اللہ بہجت)

Presented by Ziaraat.Com

ہم نے جب ایسا کیا تو دیکھا کہ ایسا نہ ہوا۔ انسان اگر مضبوط ارادہ کر لے تو ہوسکتا ہے۔"

اس وقت دنیا میں معنویت، دین اور شرعی اخلاق کے خریدار نہیں ہیں اگر ہیں بھی تو بہت کم۔ [۱]

برا بھلا کہنے سے پرہیز کرنا

نہ صرف شہوانی امور بلکہ غصہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی کسی کو گالی دے تو معاف کرنا بہتر ہی نہیں بلکہ اولیٰ ہے۔ اگر وہ معاف نہیں کرتا تو اسے صرف اسی طرح کہے (جس طرح اس نے اسے کہا ہو) اسے حق نہیں کہ وہ اسے کہے کہ "تم بھی ایسے ہو اور تمہارا باپ، دادا بھی ایسا ہے"۔ اس طرح کہنا زیادتی ہے۔ پہلے تم مظلوم تھے اس طرح کہنے کے بعد ظالم ہو گئے ہو۔ [۲]

بے جا شرم ممنوع ہے!

تبریز میں ایک میت کو دفنانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا (ایک بزرگ بھی ان کے ساتھ تھے) ان کا تشیع جنازہ میں شامل ہونا بہت مفید تھا۔

جب میت کو مسجد میں لے جانے لگے تو بزرگ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "میں مجنب ہوں" یہ کہہ کر وہ واپس لوٹ گیا۔

اسے کیا کرنا چاہیئے تھا؟ کیا اپنے احترام کی حفاظت کے لئے مسجد کے اندر چلا جاتا؟

---

[۱] صلاۃ، جلسہ: ۲۱۸

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۳۳

Presented by Ziaraat.Com

یقیناً اس طرح کرنا صحیح نہیں تھا ہم جانتے ہیں کہ اس طرح نہیں کرنا چاہئے تھا۔ [۱]

رش سے گزرنا

اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ سے گزر رہا ہو جہاں لوگوں کا رش بہت زیادہ ہو تو اسے منحرف (ٹیڑھا) ہو کر گزرنا چاہئے یعنی چوڑائی میں اپنے نصف جتنے راستے سے گزرے، تا کہ لوگوں کے مزاحم نہ ہو یا کم مزاحم ہو انسان کو ٹیڑھا ہو کر اس طرح گزرنا چاہئے کہ دوسروں کو اس کے گزرنے سے تکلیف نہ ہو۔ [۲]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۲۷

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۰۸

Presented by Ziaraat.Com

تیسرا حصہ

اجتماعی اور سیاسی ہدایات

Presented by Ziaraat.Com

کفار کے مقابلے میں وحدت.....................................59
وحدتِ اسلامی ظواہر سے مربوط ہے باطن سے مربوط نہیں.........60
تقیہ کا فائدہ...61
اسلام میں تقیہ کی وسعت...62
بھیڑیے ہماری طرف متوجہ ہیں.......................................63
اسلامی ممالک کی حالتِ زار...64
جنگ کا سبب کیا ہے؟..65
غیر اسلامی ممالک کی مداخلت.......................................66
دو چیزیں جن کے ذریعے لڑایا جاتا ہے..............................66
حکومت تبدیل کرنے کے مقدمات.....................................67
مجھے میری گمشدہ چیز مل گئی......................................68
مسلمانوں سے جزیہ وصول کرنا......................................69
حوزہ علمیہ نجف میں جاسوس..69
جاسوس کی توبہ...70
حاکم اور ہے اور فتویٰ دینے والا اور ہے.............................71
حاکم کا بابصیرت ہونا..71
مسلمانوں کے رہبروں کا وظیفہ.......................................72
ہم سب مبتلا ہیں!...73
ہمارے پاس جو کچھ اس سے مکمل استفادہ کریں....................73

Presented by Ziaraat.Com

کفار کے مقابلے میں وحدت

امامیہ (شیعہ اثنا عشری) دوسروں سے زیادہ مسئلہ جماعت کی تاکید کرتے ہیں اور (برادران) اہلسنت کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت کے معتقد ہیں ان کا نعرہ ہے کہ "تمام مسلمان غیر مسلم کے مقابلے میں متحد و متفق ہیں"۔ یہاں تک کہ خود ائمہ اطہار علیہم السلام بھی ان کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام بھی (ان کی جماعت میں) حاضر ہوتے تھے۔

اَلصَّلٰوۃُ مَعَھُمْ کَاالصَّلٰوۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [1]

"ان کے ساتھ نماز پڑھنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کی طرح ہے"۔

اس میں شک نہیں کہ اس طرح کا اجتماع کفار، کفر اور کفر کے جاسوسوں سے مقابلے کے لئے ہوتا ہے۔

صدرِ اسلام میں بہت سے ایسے لوگ تھے جو لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے تھے اور اپنے کام میں مصروف رہتے تھے لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو جماعت میں حاضر ہو جاتے وہ

---

[1] اس سلسلے میں ہمیں یہ روایت ملی ہے:

الصادق علیہ السلام: مَنْ صَلّٰی مَعَھُمْ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ کَانَ کَمَنْ صَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے بھی ان (اہلسنت) کے ساتھ صف اول میں نماز پڑھی گویا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ (کافی: ج ۳ ص ۳۸۰)

Presented by Ziaraat.Com

لوگ جو جماعت میں شریک نہ ہو سکتے وہ کم از کم نمازِ جمعہ میں ضرور آتے تھے۔ واجب زکوٰۃ کا اعلان کرنا مستحب ہے لہٰذا اسے پوشیدہ نہیں رکھنا چاہیئے حالانکہ پوشیدہ رکھنا اخلاص سے زیادہ قریب ہوتا ہے؛ وہی جانتے ہیں کہ اس کے کیا فائدے ہیں۔ اعلان تقریباً عملی امر بالمعروف ہے، جماعت بھی اسی طرح عملی امر بالمعروف ہے۔[1]

وحدتِ اسلامی ظواہر سے مربوط ہے باطن سے مربوط نہیں

وحدت اسلامی کے لئے دیگر مذاہب بلکہ ان کے بزرگوں کے ساتھ میل جول کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ

اَلصَّلٰوۃُ مَعَھُمْ کَالصَّلٰوۃِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰہِ؛

"ان کے پیچھے نماز پڑھنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی طرح ہے"۔

یعنی وحدت اسلامی کی حفاظت صوری (ظاہری) ہے لیکن جو شخص باطنی طور پر ہدایت کے قابل ہو جائے اسے ساری باتیں بتائیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے بعض علماء بعض علمائے اسلام (غیر اثنا عشری علماء) کی تعریف کرتے تھے یہ تعریف ان کے علم اور ان کے اسلام مخالف نہ ہونے کی وجہ سے تھی اس لئے نہیں تھی کہ وہ انہیں عادل سمجھتے تھے۔

سید مرتضیٰ کے الناصر باللہ نامی ایک رشتے دار یا اجداد تھے جنہوں نے "ناصریات" تحریر کی۔ وہ زیدیہ فقہ سے وابستہ تھے سید نے ان کی کتاب کی شرح کی اور ہر مسئلہ کے سامنے "یہ صحیح ہے اور یہ صحیح نہیں ہے" لکھا۔ آپ ان کی تعریف کرتے تھے، (ان کی تعریف) ان کے علم کی وجہ سے تھی۔

---

[1] صلوٰۃ، جلسہ:۲۹۶

Presented by Ziaraat.Com

نیز لکھا ہے کہ سید رضی ایک صابی کے تشییع جنازہ میں علم کے احترام کی وجہ سے شریک ہوئے ورنہ ظاہری طور پر یہ سب فسق میں شریک ہیں کیونکہ ایمان اور عدالت کا راستہ صاف ظاہر ہے اس کے لئے زیادہ زحمت کی بھی ضرورت نہیں، ہمیں ہمیشہ وحدت کا خیال رکھنا چاہئے ہمیں چاہئے کہ جان بوجھ کر اہلسنت کے ساتھ نماز پڑھیں۔

نجف میں ایک بزرگ رہتے تھے ان کی جماعت تقریباً پہلی جماعت تھی (میں نے انہیں نہیں دیکھا) کہا جاتا ہے کہ وہ جب بھی سامراء جاتے، جان بوجھ کر اہلسنت کے نمازِ جمعہ میں شریک ہوتے اور ان کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتے۔ البتہ وہ ابتدا میں آخر میں یا درمیان میں اپنی نماز بھی پڑھتے تھے کیا وہ حقیقی جماعت پڑھتے تھے؟ اگر وہ حقیقی جماعت پڑھتے تو قرأت نہ کرتے (جبکہ ایسا نہیں تھا) وہ وحدت اسلامی کو باقی رکھنے کے لئے ظاہری طور پر جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ امیر المومنین علیہ السلام اور دیگر ائمہ اطہار علیہ السلام بھی اسی طرح کرتے تھے۔

خلاصہ یہ کہ تقیہ کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ [۱]

تقیہ کا فائدہ

اس تقیہ (اہلسنت کی نماز جماعت میں شامل ہونے) کی بنیادی وجہ وحدت اسلامی کے ذریعے اسلام کی وسعت اور جماعت کی فضیلت کا حصول ہے، لیکن وحدتِ اسلامی کے حوالے سے نیتیں مختلف ہیں۔ ممکن ہے کہ انسان کی نیت صحیح نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ سچی نیت رکھتا ہو، امیر المومنین علیہ السلام وحدت اسلامی کا خیال رکھتے تھے کیا ان کی نیت صحیح نہیں تھی؟ یہ بات ہوتی تو آپؑ شروع سے اپنے شیعوں کو حکم دیتے کہ ان کی جماعت میں شریک نہ ہوں۔

جبکہ اسکے برعکس ان کی جماعت میں شریک ہونے کی ترغیب دی گئی اور کہا گیا:

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۱۰ ۔ ۳۰۴

Presented by Ziaraat.Com

"اَلصَّلٰوۃُ مَعَھُمۡ کَالصَّلٰوۃِ خَلۡفَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

"ان کے ساتھ نماز پڑھنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی طرح ہے۔"

کیوں؟

اس لئے کہ ہم یہ کام ان (ائمہ اطہار علیہم السلام) کے لئے کرتے ہیں، ان کے لئے ہم ایسے لوگوں کے ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں جن کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ نماز نہیں پڑھتے [۱] بالکل اسی طرح جس طرح امیر المومنین علیہ السلام نے اسلام کی خاطر تلوار اٹھانے سے گریز کیا [۲] (اور پچیس سال تک خاموش رہے)۔

اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اس زمانہ میں صرف چار شیعہ تھے لیکن آج الحمدللہ! شیعوں کی تعداد چالیس کروڑ سے بھی زیادہ ہے، یہ سب ائمہ اطہار علیہم السلام کے عمل اور ان طرز عمل کا نتیجہ ہے جو انہوں نے ہمیں دیئے ہیں۔ [۳]

اسلام میں تقیہ کی وسعت

بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں ہم تقیہ کریں گے تو اور بھی بہت سے لوگ تقیہ کریں گے (جس کے نتیجہ میں) نہ ہم مارے جائیں گے اور نہ دوسرے لوگ مارے جائیں گے۔ لیکن اگر ہم نے تقیہ نہ کیا تو خود بھی قتل ہوں گے اور ہمارے دوسرے ساتھی بھی قتل ہو جائیں گے۔

اسی طرح تقیہ کی صورت میں بے جا فتویٰ بھی دیا جا سکتا ہے، اگر تقیہ کا تقاضا ہو تو یہ جائز ہے۔ کیا تقیہ صرف اہلسنت کے سامنے جائز ہے اور کفار، انگلینڈ، روس، امریکہ اور دیگر مقامات

---

[۱] کیونکہ وہ نماز کی شرائط کا خیال نہیں رکھتے۔

[۲] یعنی آپ نے اسلام کی بقا کی خاطر خلفاء ثلاثہ سے جنگ نہ کی۔

[۳] صلوٰۃ، جلسہ:۱۵۶

Presented by Ziaraat.Com

پر تقیہ نہیں ہوتا؟ ظاہراً ان میں کوئی فرق نہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ [۱]

کچھ لوگوں کے پاس تقیہ کرنے کی طاقت نہیں ہوتی

کچھ لوگوں کے پاس تقیہ کرنے کی طاقت ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کے پاس یہ طاقت نہیں ہوتی۔ زید بن علی بن الحسین علیہم السلام کے پاس یہ طاقت نہیں تھی اور وہ حکمرانوں کے باطنی کفر کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ خود نقل کرتے ہیں:

ایک دن ہم ہشام کے پاس تھے اتنے میں ہشام کے ایک خبیث دوست نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ میں نے اسے کہا: اگر میرے پاس طاقت ہوتی تو میں تجھے واصل جہنم کر دیتا۔

اس پر ہشام کہنے لگا: "یہ ہمارا ساتھی ہے اس سے تیرا کوئی کام نہیں"۔

وہ لوگ جو صبر و تقیہ نہیں کر سکتے کسی کو حق نہیں کہ انہیں فاسق کہیں۔

کیوں؟

اس لئے کہ ان کے پاس (تقیہ کرنے کی) طاقت نہیں ہوتی، زیدؑ کی طرح ان کے پاس ایسا کرنے کی طاقت نہیں تھی اسی لئے امامؑ نے انہیں (قیام کی) اجازت دے دی۔ [۲]

بھیڑیے ہماری طرف متوجہ ہیں

اَلصَّلٰوۃُ مَعَھُمْ کَالصَّلٰوۃِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

"انکے ساتھ نماز پڑھنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی طرح ہے۔"

یہ تقیہ کی وجہ سے ہے ظاہراً ان بیانات کے لئے تاویل کی گنجائش نہیں مگر یہ کہ ہم اچھی

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۱۰۶

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۱۹۴

Presented by Ziaraat.Com

طرح جانتے ہوں کہ ہمارے پیچھے کچھ بھیڑیے ہیں جن کی توجہ ہماری اور اسلام کی طرف ہے۔ وہ پہلے اسلام کو اور پھر ہمارے ایمان کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ [۱]

اسلامی ممالک کی حالتِ زار

کفار نے تمام اسلامی ممالک کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیا ہے۔ اگر زمین پر رہنے والے کفار اور زمین پر بسنے والی طاقتیں، ان میں سے کسی کی مخالف ہو جائیں تو اس ملک کو ختم کرنے کے لئے خود کفار کا ان کے پاس جانا ضروری نہیں بلکہ ان کے لئے پڑوسی (ممالک) ہی کافی ہیں یہ ان کا پاگل پن ہے کہ اسلامی ممالک میں اپنا لشکر لے کر جاتے ہیں۔ تمہیں لشکر لانے کی کیا ضرورت ہے؟

تمام (اسلامی ممالک) تمہارا لشکر ہیں! تم نے تمام ممالک کے سربراہوں کو اپنا غلام اور بندہ بنالیا ہے تو پھر لشکر کیوں لے کر آتے ہو؟ [۲]

اختلافات کا نتیجہ

مسلمانوں میں اختلافات کو ہوا دینا ہم پر فرض نہیں لیکن کیا (مسلمانوں کے درمیان) اختلافات پھیلانا دوسروں (دیگر مذاہب) پر فرض ہے؟ تاکہ مسلمانوں پر کفار مسلط ہو جائیں؟

ابن اثیر (کتاب الکامل فی التاریخ) میں ہر سال کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس سال یورپین نے فلاں جگہ حملہ کیا" یہاں تک کہ وہ لکھتے ہیں: کفار آج بھی (مسلمانوں پر حملہ کرنے میں) مصروف ہیں۔ [۳]

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۳۰۴

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۲

[۳] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۲۵

Presented by Ziaraat.Com

جنگ کا سبب کیا ہے؟

حضرت آدم علیہ السلام اور ملائکہ کے امتحان والی داستان سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمؑ کے ملائکہ سے افضل ہونے کا معیار علم تھا۔ کیا ہوسکتا ہے کہ انسان کو معلوم ہو کہ وہ علم کی وجہ سے تمام موجودات سے ممتاز ہوا، پھر بھی علم مفید نہ ہو اور اس کے امور کی اصلاح نہ کرے؟! جب ہم علم کے بافضیلت اور مصلح ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اسی سے معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے۔ اپنے علم ویقین پر متفق ہونے کے باوجود کیوں ہمارے امور درست نہیں اور ہماری جنگ جاری ہے؟ معلوم ہوا کہ (خدانے) ہمیں بات سمجھادی ہے۔ تم (فرشتے) کہتے ہو:

قَالُوٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ

"انہوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو (خلیفہ) بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا۔" [1]

(اور میں خدا) کہتا ہوں "فساد اور خونریزی کا ضد علم ہے اور یہ آدم میں تم سے زیادہ پایا جاتا ہے" کیا مطلب؟ یعنی: انسان اگر علم پر اتفاق کرلے تو نہ وہ مفسد ہوگا اور نہ ہی خون ریزی کرے گا۔ تو پھر جنگیں کیا ہیں؟ جنگیں حیوانیت ہیں؛ اگر ایسا نہ ہوتا تو دو آدمی بیٹھ کر بات چیت کر کے متفق ہو جاتے پہلی نشست میں اتفاق نہ ہوتا تو دوسری نشست منعقد کرتے، دوسری میں اتفاق نہ ہوتا تو تیسری نشست منعقد کرتے یہاں تک کہ اگر دس نشستوں سے بھی اختلافات ختم ہو جائیں تو یہ بات چیت نہ کرنے اور لوگوں کے قتل ہونے سے بہتر ہے۔ کیا تم قبول کرتے ہو کہ عالم، جاہل سے افضل ہے اور علم، فساد اور خونریزی سے روکتا ہے؟ اگر تمہیں کتابِ شریعت قبول نہیں تو کیا تم کتابِ عقل کو بھی نہیں مانتے؟ عقلی احکام کو بھی قبول نہیں کرتے؟ یا یہ کہ تم عقلی احکام کو اس وقت قبول کرتے ہو جب وہ تمہارے ملک کی سیاست کے مطابق ہوتے ہیں جنگ جہانی

---

[1] بقرہ: ۳۰

Presented by Ziaraat.Com

میں جرمنیوں کی طرح جو اعلان کرتے تھے کہ: ”جرمن سب سے (افضل و) برتر ہیں!“۔

ہم دو آدمی علم کی حاکمیت پر اتفاق کیوں نہیں کرتے؟! اگر ہم دو آدمیوں نے (علم کی حاکمیت پر) اتفاق کرلیا تو ایک آدمی آپ بھی ڈھونڈ لیں گے، وہ بھی ایک اور آدمی کو تلاش کر لے گا، اس طرح سب کی اصلاح ہو جائے گی۔ اصلاح کا آغاز ایک سے ہوتا ہے اور پھر دو، تین اور چار ہو جاتے ہیں۔ [۱]

غیر اسلامی ممالک کی مداخلت

(ماضی میں) اسلامی ممالک میں ہونے والے کام (جیسے: کتابخانہ شیخ طوسیؒ کا جلایا جانا) غیر اسلامی ممالک کے ورغلانے کے بغیر نہیں ہوئے تھے۔ وہ اس لئے نہیں ورغلاتے کہ وہ شیعوں کے مخالف ہیں بلکہ وہ دین کے مخالف ہیں یہاں تک کہ نصاریٰ کے (بھی مخالف ہیں) اسی وجہ سے نصاریٰ مذہب کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔ (ان کے پاس چند مختصر پروگرام ہیں) ان میں سے ایک اتوار کے دن ان کا کلیساؤں میں نماز پڑھنا بھی ہے۔ [۲]

دو چیزیں جن کے ذریعے لڑایا جاتا ہے

باطل حکومتیں مال و دولت کے ذریعے ایسے کام کرتی ہیں جو کام مسلمان اور شیعہ جن کا حقیقی دین ہے نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں اور شیعوں کے علاوہ سب مالدار ہیں۔ باطل حکومتیں ان کاموں کے ذریعے پیسہ کمانا چاہتی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پیسہ کماتے ہیں۔ وہ اپنے ملک اور حکومت کی ترقی چاہتے ہیں اور اس کی ترقی کے لئے ضروری سامان تیار کر رہے ہیں۔ وہ مال و دولت جمع کرنے اور اپنے ملک کی ترقی کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ان کا کوئی دین

---

[۱] خارج اصول

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۶

Presented by Ziaraat.Com

نہیں، ان کا دین جھوٹ ہے وہ خود کو صرف دیندار کہتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان کا کیا کام ہے۔ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

باطل حکومتوں کے تمام کام جھوٹ اور اسلامی ممالک میں مداخلت کرنے کے لئے ہیں۔ مثلاً (ممکن ہے کوئی سمجھتا ہو کہ) اس وقت وہ معدنیات اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے لیکن (حقیقت میں) ہم سمجھ چکے ہیں کہ وہ سب کچھ چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کا دوست ملک دیندار ہو (کیونکہ) ان کا اپنا کوئی دین نہیں ہے؛ وہ صرف نصاریٰ کا نام لیتے ہیں اگر واقعاً نصاریٰ ہوتے تو زمین پر ایک جنگ بھی نہ ہوتی۔ لیکن وہ (چاہتے ہیں کہ جنگیں ہوں) اور ایک یا دونوں فریق، ان سے اسلحہ خریدیں۔

وہ کہتے ہیں کہ "اپنے دشمن کو ختم کرو" تا کہ ان کا اسلحہ فروخت ہو اور گوداموں میں پڑے ان پر زنگ نہ چڑھ جائے اس صورت میں ان کا اسلحہ ضائع ہو جائے گا۔ جنگ کرانے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ جدید اسلحہ تیار کرتے ہیں لہٰذا کہتے ہیں کہ "زمین پر ہر تیس (۳۰) سال بعد ایک جنگ ضرور ہونی چاہیے ورنہ ان کا تیار کردہ اسلحہ ضائع ہو جائے گا ان کے تمام جنگی جہاز بے کار اور بے فائدہ ہو جائیں گے۔ [۱]

حکومت تبدیل کرنے کے مقدمات

انگریزوں کا جاسوس [۲] کہتا تھا کہ "میں نے نجف میں دیکھا کہ طلاب درس پڑھنے

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۳۴۷

[۲] اس سے ہمفرے مراد ہے (جو انگریزوں کا جاسوس تھا) اس نے اہلسنت میں وہابیت کی بنیاد رکھی اور اپنی داستان لکھی بالکل اسی طرح جس طرح روس منحوس نے کینیاز ادالگورکی کو شیخ عیسیٰ لنکرانی کے نام سے شیعوں کے حوزہ علمیہ میں متعارف کرایا اور اس کے ذریعے بابیت اور بہائیت کی بنیاد رکھی اس نے بھی اپنی داستان لکھی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور علمی سرگرمیوں کے علاوہ کسی اور کام میں مداخلت نہیں کرتے، گویا مردہ ہیں۔ وہ سیاسی امور میں مداخلت نہیں کرتے تھے، ہم ان سے جتنا کہتے کہ یہ حکومت ظالم ہے اور اس میں آبادی نہیں ہے، پھر بھی وہ ان امور میں دلچسپی نہ لیتے۔ [۱]

جاسوس جھوٹ بولتا تھا، یہ بات تو صحیح تھی کہ اس میں آبادی نہیں تھی لیکن اس جاسوس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہم اس (حکمران) کو تبدیل کر کے کوئی ایسا حکمران لانا چاہتے ہیں جو ظالم نہ ہو۔ وہ اس حکمران کو برا کہہ کر اس سے بھی برا حکمران لانا چاہتے تھے۔ یہ سب حملہ کے مقدمات تھے پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور نتیجہ تک پہنچ گئے۔ [۲]

مجھے میری گمشدہ چیز مل گئی

اس انگریز نے لکھا ہے کہ "میں استنبول میں شیخ الاسلام کے پاس "صحیح بخاری" پڑھتا تھا۔ وہ جب بھی "صحیح" کا درس دینا چاہتے تو وضو کرتے اور پھر درس دیتے"۔

جس ملحد کو انہوں نے آمادہ کر کے پیش کیا تھا اس نے لکھا ہے کہ "شیخ محمد بن عبدالوہاب کہتا تھا" صحیح بخاری کا آدھا حصہ باطل ہے"۔

وہ ائمہ اربعہ کی پرواہ کئے بغیر صریحاً اس طرح کی باتیں کرتا تھا۔

اس نے مزید لکھا ہے کہ: "اس (محمد بن عبدالوہاب) کے پاس سے گزرتے وقت میں نے (اپنے آپ سے) کہا مجھے میری گم شدہ چیز مل گئی۔" [۳]

---

[۱] خاطرات مستر ہمفر: ۶۹، ۱۷

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۴

[۳] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۴

Presented by Ziaraat.Com

مسلمانوں سے جزیہ وصول کرنا

کفار جب اسلام کے ذمہ ہوتے ہیں تو انہیں چھیڑنا جائز نہیں ہوتا۔ موجودہ دور میں ان کا مسلمانوں کے ذمہ ہونا کہیں بھی عملی نہیں ہے بلکہ وہ مسلمانوں کو اپنے ذمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان تمام جنگوں کا سبب یہ ہے کہ مسلمان انہیں جزیہ کیوں نہیں دیتے۔ وہ اسلامی ممالک سے جزیہ وصول کرنا چاہتے ہیں! معدنیات اور اس طرح کی دیگر اشیاء ان کا جزیہ ہیں۔ کچھ لوگ کفر کے ایک مزدور کو دیکھتے تھے کہ وہ (ان کے لئے) بہت کام کرتا تھا اور اس کے اخراجات بھی زیادہ تھے، انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ اتنا پیشہ کہاں سے لاتا تھا کیونکہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس سے وہ اتنا خرچہ کرتا! جو لوگ اس کے بارے میں نہیں جانتے تھے ان سے وہ کہتا تھا:

"كَرَمَ اللهُ لَا حُدُوْدَ لَهُ".

"خدا کے لطف و کرم کی کوئی حد نہیں ہے"۔

اور جنہیں معلوم تھا کہ وہ انگریزوں سے ماہانہ پانچ ہزار ڈالر لیتا ہے، ان سے وہ کہتا تھا:

"انگریز ہمیں جزیہ دیتے ہیں"۔

کیا مالک کبھی نوکر کو جزیہ دیتا ہے؟[1]

حوزہ علمیہ نجف میں جاسوس

نجف میں غیر مسلم بھی پڑھتے تھے۔ جاسوس بھی آتے اور درس پڑھتے۔ ماضی سے اسی طرح ہوتا آرہا ہے۔ عرصہ گزرنے کے بعد جب انہیں سفارت خانوں میں دیکھا جاتا تو کہتے:

---

[1] صلوٰۃ جلسہ: ۳۴۷

Presented by Ziaraat.Com

”جی ہاں! میں آپ کا وہی دوست ہوں جو فلاں استاد کے درس میں آپ کے ساتھ جاتا تھا“۔

ہمیں معلوم ہے کہ وہ حالات جاننے کے لئے کچھ لوگوں کو حوزہ میں بھیجتے ہیں۔ [۱]

جاسوس کی توبہ

ایک مرجع سے کہا گیا کہ آپ کی خدمت میں رفت و آمد کرنے والا فلاں شخص جاسوس ہے، تو انہوں نے کہا: رجع عندی وتاب" اس نے میرے پاس آ کر توبہ کی ہے"۔

جاسوس اور توبہ، فرض کرلیں کہ اس نے زبانی توبہ کی تو کیا ہمیں اس کی توبہ قبول کر لینی چاہئے؟

وہ تو اس طرح کے ہزاروں ایسے کام کرتے ہیں (جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی) کسی کافر کو یہ کہہ کر مسجد الحرام کا امام مقرر کیا جائے کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے! [۲]

اگر کوئی ایسی بات ہوتی جو کسی سے مربوط نہ ہوتی تو اور بات تھی لیکن اس جاسوس کے ساتھ دوسرے لوگوں کی طرح صرف اس کی توبہ کی وجہ سے گھل مل جانا (سادگی ہے) وہ کونسا جاسوس ہے جو توبہ نہیں کرتا اگر وہ توبہ نہیں کرے گا تو (جنہوں نے اسے اپنا جاسوس بنایا ہے) وہ اسے ہٹا دیں گے! حاکم، مفتی سے زیادہ چالاک اور ہوشیار ہوتا ہے (کیونکہ) مفتی صرف کلیات پر اکتفا کرتا ہے جبکہ حاکم (قوانین کو) ان کے مصادیق اور جزئیات پر منطبق کرتا ہے۔ [۳]

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۴

[۲] یعنی: کیا صرف وہاں کے امام جماعت ہونے سے (اگرچہ اسلامی عقائد نہ رکھتا ہو) وہ شخص مسلمان ہو جائے گا؟! صاف ظاہر ہے کہ یہ جملہ بطور مثال بیان کیا گیا ہے۔

[۳] صلاۃ، جلسہ: ۲۱۴

Presented by Ziaraat.Com

حاکم اور ہے اور فتویٰ دینے والا اور ہے

حاکم اور ہے اور حکم وفتویٰ دینے والا اور ہے۔صاحب فتویٰ اصول اوراس کے مدارک سے اچھی طرح کلیات تو نکال سکتا ہے؛ لیکن موضوعات پر تطبیق کرنے کے لئے اسے مزید فہم، بصیرت اور ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔

ممکن ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کا صاحبِ تقلید میں ہونا، معتبر نہ ہو اور اس کا حاکم میں ہونا معتبر ہو۔ یہ بھی ایک عجیب وغریب امتحان ہے کہ ایک شخص کی عقل اور سمجھ معمول سے کم ہو، (ممکن ہے کہ) وہ عادل، صالح اور صاحبِ تقویٰ مجتہد بن جائے لیکن اگر وہ جلدی یقین کر لیتا ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ: "چونکہ اس کی تقلید کی جاتی ہے لہٰذا اس کے لئے حکومت کرنا بھی جائز ہے"۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک شخص کی علمیت، عالمیت اور اعلمیت، فوق العادہ تھی اور وہ بہت متقی عالم تھا۔ لیکن مختلف موضوعات پر لوگوں کی باتوں پر کان دھرتا تھا اور ان کے ورغلانے پر متحرک ہو جاتا تھا ایسا شخص حکومت کے کام کا نہیں ہوتا۔ [1]

حاکم کا بابصیرت ہونا

حاکم کی عدالت کے لئے (اس کا) صادق، بابصیرت اور آگاہ ہونا ضروری ہے، نیز ضروری ہے کہ وہ ہر چیز پر یقین نہ کرتا ہو اس آغا کے پاس مکان کے جو کاغذات لائے گئے تھے، انہوں نے جب اس کی تحریر میں غور کیا (اس زمانہ میں پریس پر جو کاغذ چاپ ہوتے تھے ان پر ایک مخصوص مہر لگائی جاتی تھی جس پر تاریخ بھی لکھی جاتی تھی) تو دیکھا کہ سند کی تاریخ طبع اس

---

[1] صلاۃ: جلسہ: ۲۳۳

Presented by Ziaraat.Com

تاریخ سے متأخّر تھی جس میں اسے بطور ملکیت دیا گیا تھا۔

مثلاً: سند پچاس سال پہلے کی تھی اور کاغذ بیس سال پہلے کے تھے! (حاکم میں) اس طرح کی ہوشیاری کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

ممکن ہے کہ کوئی شخص پڑھ لکھ کر کلیات تو سیکھ لے لیکن انہیں مختلف موضوعات پر منطبق کرنا ایک اور چیز ہے، مثلاً (مدعی کا) جھوٹا یا سچا ہونا؛ بعض اوقات مدعی کی اپنی باتوں سے معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے، مثلاً (مدعی ایک بات نہیں کرتا بلکہ) مختلف باتیں کرتا ہے جس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ من گھڑت باتیں کر رہا ہے اور جھوٹ بول رہا ہے۔ [۱]

مسلمانوں کے رہبروں کا وظیفہ

مسلمانوں کے رہبروں کو چاہئے کہ مسلمانوں کو آپس میں متحد کریں اور کفار کو ان کی صفوں سے نکال دیں! مسلمانوں کے دلوں کو توحیدی بنائیں اور انہیں ایک کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو (مسلمانوں کی سرزمین کے ساتھ) اسی طرح ہوتا رہے گا جس طرح آج ہو رہا ہے۔

خدا ہی جانتا ہے کہ طرابلس اور اندلس میں کتنے لوگ مسلمان ہوئے تھے، بہت سی حکومتوں نے انہیں مسلمان بنایا اور بہت سی حکومتوں نے انہیں نصرانی بنا دیا اس طرح وہ نصرانیت اور اسلام میں تبدیل ہوتے رہے۔ انہوں نے ایک ایسے قبیلہ کو بھی نصاریٰ میں شامل کر دیا جو شیعوں سے منسوب تھا۔

کیا عرض کروں! یہ سب ان کے کام ہیں جنہوں نے ابتداء میں راستہ بھلا کر اسلام کی بنیادوں کو خاک آلود کیا تھا۔ [۲]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۲۰

[۲] یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت عظمیٰ کے بعد پیش آنے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آج لوگ کہتے ہیں: [۱] ”واہ واہ! انہوں نے کیا کارنامہ کئے! واقعاً انہوں نے ہی اسلام کوزندہ کیا‘‘ کون سا اسلام؟ کیا وہ اسلام جس میں ایسی زندگی ہے؟!

ہم سب مبتلا ہیں!

ایک شخص کہتا تھا کہ ”ہم سب مبتلا ہیں؛ کچھ دس تومان کے ذریعے حرام میں مبتلا ہوتے ہیں، کچھ دس ہزار تومان کے ذریعے، کچھ ایک لاکھ تومان کے ذریعے اور کچھ دس کروڑ تومان [۲] کے ذریعے۔اس لحاظ سے لوگوں کے مختلف مراتب ہیں“۔

رشوت حرام ہے لیکن سب تھوڑی رشوت نہیں لیتے، رشوت لے کر ممالک کو (اجنبیوں) کا نوکر بنایا جاتا تھا ہم نے دیکھا ہے کہ انہوں نے ملک کو بہت ہی کم قیمت میں بیچا، وہ بیوقوف تھے اور نہیں سمجھ رہے تھے۔

وہی لوگ جنہیں ملک دیا گیا اور وہ ملک پر مسلط ہو گئے، مسلط ہونے کے بعد چونکہ انہیں واسطے کی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے وہ واسطہ کو بھی ہٹا دیتے ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ ممکن ہے کہ دوسرے لوگ اس واسطہ کو جتنی قیمت انہوں نے دی ہے یا دے رہے ہیں، اس سے بھی زیادہ قیمت میں خرید لیں اور ان کی محنت ضائع ہو جائے، لہٰذا وہ اچھائی اسی میں سمجھتے ہیں کہ واسطہ کو بھی کسی طرح ختم کر دیں۔ [۳]

ہمارے پاس جو کچھ اس سے مکمل استفادہ کریں

کہتے ہیں کہ ایک سپہ سالار سمجھ گیا کہ جو لشکر ہم سے جنگ کے لئے آیا ہے اس کے پاس

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۱۴

[۲] ایرانی پیسہ کو تومان کہتے ہیں (سعیدی)

[۳] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۳۴

Presented by Ziaraat.Com

توپ ہے اور ہمارے پاس صرف بندوق ہے۔اس لئے وہ کہنے لگا:

"نہیں اس طرح (مقابلہ) نہیں ہوسکتا بندوق کے ساتھ توپ کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جنگ سے دست بردار ہوکر راہ فرار اختیار کریں۔"

لیکن اس طرح (فرار) صحیح نہیں۔ انسان کے لئے یہ جاننا ضروری نہیں کہ مثلاً: ان کے پاس چار قسم کا اسلحہ ہے لہٰذا ان کے ساتھ مقابلہ کے لئے ہمارے پاس بھی چار طرح کا اسلحہ ہونا چاہئے۔

نہیں! بلکہ ہمیں صرف یہ جاننا چاہئے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے اس سے مکمل استفادہ کریں۔ [۱]

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۴۲۶

Presented by Ziaraat.Com

چوتھا حصہ

اہل بیت اطہار علیہم السّلام

Presented by Ziaraat.Com

عیدولایت 77

ساری چیزیں ولایت میں ہیں 77

اساس دین 77

ہم الٰہی بندوں کو نہیں پہچان سکے تو انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کو کیسے پہچانیں گے؟ 78

آل اللہ کو کوئی فریب نہیں دے سکتا 79

خطا اور خطیئہ سے پاک ہونا 79

عصمت کے مراتب 80

غیر معصوم کی عصمت 80

ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقام و منزلت کو درک نہیں کیا جا سکتا 82

نہج البلاغہ کی عظمت 82

سید الشہدا علیہ السلام کی زیارت کا ثواب 83

افضل مستحبات 84

آل اللہ سے محبت؛ بت پرستوں کے لئے بھی مفید ہے 84

عشق امام زمانہؑ 86

حقیقی مصیبتیں جھوٹ سے زیادہ ہیں 86

حرم امام حسین علیہ السلام پر متوکل کے مظالم 87

Presented by Ziaraat.Com

عید ولایت

عید تشیع، عید ولایت (عید غدیر خم) تمام عیدوں سے افضل ہے یہ عید افضل کیوں ہے؟ اس لئے کہ جب ہمارے پاس سو ہے تو نوے بھی ضرور ہے" لہٰذا جو شخص ولایت کا معتقد ہے وہ اسلام کا بھی معتقد ہے۔ لیکن اس کے برعکس نہیں ہے۔ [۱] جو شخص اس دن کو عید سمجھتا ہے وہ دوسری عیدوں کو بھی عید سمجھتا ہے لیکن اس کے برعکس نہیں ہے۔ [۲]

ساری چیزیں ولایت میں ہیں

تمام چیزیں لفظ ولایت میں شامل ہیں؟ ولایت ہے تو اس سے پہلے والی تمام چیزیں (توحید، نبوت، تصدیق رسالت اور دیگر مہم اشیاء) بھی اس میں شامل ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ "جب ہمارے پاس سو ہے تو نوے بھی ضرور ہے"۔

اساس دین

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: " مکہ کی زمین سے خطاب ہوا: اے زمین! خاموش ہو جا

[۱] یعنی جو اسلام کا عقیدہ رکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ ولایت کا بھی معتقد ہو۔
[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۹۴

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں ایک جگہ مل گئی ہے (اس جگہ سے کربلا کی سرزمین مراد ہے)۔"[1]

ولایت کے بارے میں بات کرنا، اسلام، ایمان اور اساس دین کے بارے میں بات کرنا ہے کیونکہ سو ہوگا تو نوے بھی ضرور ہوگا جو شخص ولایت کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مکہ کا بھی معتقد ہے لیکن اس کے برعکس نہیں ہوسکتا۔[2]

ہم الٰہی بندوں کو نہیں پہچان سکے تو انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کو کیسے پہچانیں گے؟

مقربین اپنے سقوط کی وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں صرف آگ سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔

صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ؟

میں نے تیرے عذاب پر تو صبر کر لیا لیکن تیری جدائی پر کیسے صبر کروں۔[3]

یہ ان لوگوں کا مقام ہے جو ہم سے بہت بلند ہیں ہم ان کے اس مقام تک نہیں پہنچے۔

سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ کتنے عظیم مقام پر فائز تھے؟

ہم جب انہیں نہیں پہچان سکے تو انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کو کیسے پہچانیں گے؟![4]

---

[1] امام صادق علیہ السلام سے منقول روایت کی طرف اشارہ ہے امامؑ نے فرمایا: مکہ کی زمین کہنے لگی: میری طرح کون ہے (یا کون سی جگہ میری طرح ہے؟) لوگ دور و نزدیک سے میرے پاس آتے ہیں میں حرم اور الٰہی پناہ گاہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس کرو اور خاموش ہو جاؤ کربلا کو جو کچھ دیا گیا ہے اس کے مقابلے میں تیری فضیلت دریا میں گر جانے والی سوئی کی طرح ہے۔ (مستدرک الوسائل: ج ۱۰ ص ۳۲۲)

[2] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۳۳

[3] مفاتیح الجنان، اقتباس از دعا کمیل

[4] صلاۃ، جلسہ: ۲۲۹

Presented by Ziaraat.Com

آل اللہ کو کوئی فریب نہیں دے سکتا

(کچھ نادان) کہتے ہیں ”امام حسینؑ دھوکے میں آ گئے“ (اس طرح کہنے والے) معصومینؑ کے علوم اور مقامات پر عقیدہ نہیں رکھتے۔ یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہیں کوئی بھی دھوکا نہیں دے سکتا کیونکہ جب یہ کسی کو دیکھتے ہیں یا کسی کی بات سنتے ہیں تو اس کی نیت سے بھی خبردار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو معصومین علیہم السلام سے بہت کم حیثیت رکھنے کے باوجود صاحب مقام و منزلت ہیں اور وہ ہمارے ساتھ قربِ زمانی رکھتے ہیں۔ مثلاً جب وہ کہتے کہ ”فلاں خط، فلاں جگہ پر لکھا گیا ہے تحقیق کے بعد معلوم ہوتا کہ واقعاً اسی طرح تھا (جس طرح انہوں نے کہا تھا) کہا جاتا ہے کہ ایک بزرگ مشہد میں رہتے تھے انہوں نے قم میں مقیم ایک شخص کو خط لکھا۔ خط میں انہوں نے لکھا کہ ”آپ اس وقت کھانا کھا رہے ہیں، (میرا) فلاں کام کرنا“ ان کا یہ خط اس وقت اس شخص کو ملا جب وہ کھانا کھا رہا تھا۔ خط لکھنے والے نے پہلے ہی اس بات کی خبر دے دی تھی۔ خدا ہی جانتا ہے کہ ان کے اور معصومینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے وہ اتنا عظیم مقام رکھتے ہیں۔ (یہ سب باتیں جاننے کے باوجود) کچھ لوگ اہل بیت اطہار اور انبیاء کرام (علیہم السلام) پر اعتراض کرتے ہیں۔ [۱]

خطا اور خطیئہ سے پاک ہونا

انبیاء اور اوصیاء کے لئے جس عصمت کو ہم ضرور سمجھتے ہیں وہ خطا اور خطیئہ [۲] سے معصوم ہونا ہے، صرف خطیئہ سے معصوم ہونا کافی نہیں بلکہ وہ اشتباہ بھی نہیں کرتے ورنہ ان کی

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۳۲

[۲] جو کام غیر عمدی طور پر ہو جاتے ہیں وہ اشتباہ کہلاتے ہیں اور جو کام جان بوجھ کر کئے جاتے ہیں انہیں خطیئہ کہا جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بات پر کون یقین کرتا، کیوں؟

اس لئے کہ اگر لوگ دیکھتے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور اشتباہ کرتے ہیں تو سب ان سے دور ہو جاتے۔

ان (اشتباہات) کی وجہ سے لوگ نبی یا (اس کے) وصی سے دور ہو جاتے، جب لوگ دیکھتے کہ معصوم میں بھول چوک ہے اور وہ اپنے فرائض سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ اس سے دور ہو جاتے۔

عصمت کے مراتب

عصمت کے بعض مراتب ہیں، انبیاءؑ اور اوصیاءؑ بھی ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں بعض (انبیاء) اولوالعزم ہیں (اور بعض غیر اولوالعزم ہیں) ان میں سب سے افضل خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اوصیاء میں پنجتن پاکؑ دوسروں پر مقدم ہیں، پنجتن کے علاوہ دیگر اوصیاء میں امام زمانہؑ "کَالْکَوْکَبِ الدُّرِّیِّ" (درخشاں ستارے کی طرح) ہیں [1] یہ سب ان کے مراتب ہیں۔ [2]

غیر معصوم کی عصمت

عصمت، نبوت اور وصایت کی شرط ہے لیکن کیا صرف نبیؐ اور امامؑ معصوم ہوتے ہیں؟ اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ زید بن علی بن الحسینؑ کی عصمت کا بھی احتمال ہے، مجھے احتمال ہے کہ وہ معصوم از خطیہ تھے معصوم از خطا نہیں تھے۔

---

[1] امالی الطوسی: ص ۴۳۴، امالی المفید: ص ۲۷۱

[2] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۳۳

Presented by Ziaraat.Com

ایک اور جگہ پر (گویا اس کی تفسیر میں) کہتے ہیں معصوم پنجتن پاکؑ کی ذات گرامی ہے کیونکہ واضح ہے کہ یہ بات انہوں نے امام معصوم سے بیان نہیں کی البتہ وہ (زید بن علی بن حسین علیہ السلام) اور ان کے فرزند (یحییٰ[1]) جو کہ نوجوان تھے معصوم از خطیئہ تھے۔ امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

رَحِمَ اللهُ عَمِّي زَيْداً إِنَّهُ دَعَا إِلَى الرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَلَوْ ظَفِرَ لَوَفَى بِمَا دَعَا إِلَيْهِ.[2]

"اللہ میرے چچا زیدؒ پر رحم کرے، انہوں نے آل محمدؑ کی رضا (حق) کی دعوت دی تھی اور اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو وہ اپنی دعوت کی شرط کو ضرور پورا کرتے (یعنی ہمارا حق ہمیں لوٹا دیتے)۔"

اسی طرح حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام اور علی ابن الحسین علیہ السلام (جو کہ کربلا میں شہید ہوئے) نیز تمام شہدائے کربلا، ان کے بارے میں احتمال نہیں بلکہ یقیناً ان کے لئے عصمت ثابت ہے۔

نیز کیا ہم مقدادؓ اور سلمانؓ کے لئے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے پاس عصمت نہیں تھی؟ بلکہ ہمارے زمانہ کے قریب سے بھی کچھ لوگ گزرے ہیں جن کا دعویٰ تھا کہ "ہم نے جان بوجھ کر اور عمداً کوئی گناہ نہیں کیا۔"

---

[1] حضرت یحییٰ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر میں اپنے قیام کے دوران شہید ہوئے اور (استان گلستان میں واقع) جوزجان کے مقام پر دفن ہیں (امام رضا علیہ السلام کے زمانہ کے شاعر) دعبل نے بھی اپنے اشعار میں ان کے مزار کی طرف اشارہ کیا ہے:

وقبرٌ بأَرض الجوزجان محلّه

(بحار الانوار (ط۔ بیروت)/ج ۴۷ ص ۲۱۱۔ باب ۶)

[2] عیون اخبار الرضاؑ: ج ۱ ص ۲۶۹

Presented by Ziaraat.Com

ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقام ومنزلت کو درک نہیں کیا جا سکتا

مسلم نے اپنی صحیح میں لکھا ہے (نعوذ باللہ)

”حضرت باقر علیہ السلام کی باتیں برحق ہیں لیکن آپ نے یہ باتیں اپنی طرف سے بیان کر کے انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کیا ہے۔ یہ باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہیں ہیں کیونکہ حضرت باقر علیہ السلام نے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اور نہ ہی انہوں نے (ان باتوں کو) ان بزرگوں سے نقل کیا ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا۔!“

کچھ لوگ کہتے ہیں ”انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو پھر ”قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !“ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) کیوں کہتے ہیں؟

اس سے معلوم ہوا کہ (نعوذ باللہ) آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) اس پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمیں ان علماء کے شاگردوں کی کتابوں میں بھی یہ باتیں نہیں ملتیں جنہوں نے بالواسطہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے لہٰذا انہوں نے یہ باتیں خود اپنی طرف سے بیان کی ہیں!“۔[۱]

نہج البلاغہ کی عظمت

جاحظ[۲] (اپنے زمانہ کے) بلند پایہ متکلم تھے، وہ کہتے تھے:

”میں نے امیر المومنینؑ کے فلاں خطبہ کا ساٹھ مرتبہ مطالعہ کیا ہے ہر مرتبہ ایسا

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ:۲۱۰

[۲] ابوعثمان بن عمرو بن بحر بن محبوب بن فزارہ کنانی بصری المعروف بہ جاحظ ۱۴۰۔۲۰۰ھ۔

Presented by Ziaraat.Com

استفادہ ہوا جو پہلے نہیں ہوا تھا"۔

اس سے جاحظ کی ذہانت اور امیر المومنینؑ کے کلام کی عظمت دونوں چیزیں سمجھ میں آتی ہیں۔اس طرح کی چیزیں قرآن مجید کے ساتھ شباہت رکھتی ہیں۔انسان جب بھی اس کا مطالعہ کرتا ہے اس میں ایسی چیزیں ملتی ہیں جو اس نے اس سے پہلے نہیں سمجھی تھیں اور ہمیشہ اسے ایسی نئیں چیزیں ملتی رہتی ہیں۔[1]

سید الشہداعلیہ السلام کی زیارت کا ثواب

کیا ہم سید الشہداؑ کی زیارت کے ثواب کے بارے میں جانتے ہیں؟

کیا ہم جانتے ہیں کہ سید الشہداؑ کی زیارت کے بارے میں کتنی روایتیں بیان ہوئی ہیں؟

کیا ہمیں معلوم ہے کہ:

"كَانَ كَمَنْ زَارَ اللهَ فِي عَرْشِهِ"

"(جمعرات میں امام حسینؑ کی زیارت کرنے والا) عرش پر خدا کی زیارت کرنے والے کی طرح ہے"

اس کا کیا مطلب ہے؟

کیا ہمیں معلوم ہے کہ سید الشہداؑ پر گریہ کرنے کا کتنا ثواب ہے؟

کیا ہم اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی اتنی حد ہے کہ اس کے اوپر کوئی حد نہیں؟

گریہ کی اتنی اہمیت ہے کہ کہا جاتا ہے کہ" (سید الشہداؑ کے روضے میں داخل ہونے

---

[1] صلاۃ: جلسہ:۲۱

Presented by Ziaraat.Com

سے پہلے) اذن دخول پڑھتے وقت آنسوؤں کے چند قطرے بھی نکلے تو "فَتِلْكَ الدَّمْعُ عَلَامَةُ الْاِذْنِ" (وہ آنسو داخل ہونے کی اجازت کی نشانی ہوتے ہیں) یعنی داخل ہو جاؤ"۔ میری آنکھوں سے آنسو نکلنے کا ان کے اجازت سے کیا تعلق ہے؟

کیا معلوم ہے کہ یہ واقعہ وحادثہ کیا ہے؟

البتہ ایک ایسی چیز ہے، وہ یہ ہے کہ ہم تا حال معاویہ جیسے لوگوں کے چنگل میں ہیں کہ تمام حالات وواقعات اور ظلم وجور اسی زمانے جیسے ہیں حتی کلمہ کفر۔ [۱]

افضل مستحبات

اہل بیتؑ مخصوصاً سید الشہداءؑ کے مصائب پر گریہ کرنا شاید ان مستحبات میں سے ہے جن سے افضل کوئی مستحب نہیں۔

"بُكَاءُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ"

"خوف خدا سے گریہ کرنا" بھی اسی طرح ہے، شاید اس سے افضل نہیں ہے۔ [۲]

آل اللہ سے محبت؛ بت پرستوں کے لئے بھی مفید ہے

کہتے ہیں کہ ایک بت پرست ہر سال عاشور کے دن امام حسینؑ کے عزاداروں کو نیاز دیتا تھا، وہ (اپنے گھر کی) ایک منزل کو مسلمانوں کے حوالے کرتا اور کہتا کہ "اب یہ منزل تمہارے حوالے ہے، یہ رقم لو اور جس طرح تمہارا جی چاہے نیاز تیار کرو"۔

ظاہراً وہ ہر سال اس مقصد پر ایک لاکھ روپے خرچ کرتا تھا۔ ایک سال اس کے عزیز و

---

[۱] صلاۃ: جلسہ: ۴۵۵

[۲] صلاۃ: جلسہ: ۴۵۵

Presented by Ziaraat.Com

اقارب نے اسے کہا: "آپ بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں آپ کو چاہئے کہ اس رقم کا آدھا حصہ خرچ کریں۔"

اس زمانہ میں ایک لاکھ روپیہ بہت بڑی رقم تھی اس لئے انہوں نے اسے اس کام پر نصف رقم خرچ کرنے کا مشورہ دیا وہ اس بات پر سوچنے لگا انہیں دنوں اس نے اپنا ایک کارخانہ بنایا تھا وہ جب اس کارخانہ کے افتتاح کے لئے گیا اور کارخانہ کو دیکھنے لگا تو اچانک اس کے کپڑوں کو کارخانہ کی مشین نے جکڑ لیا اور وہ مشینوں کے اندر چلا گیا۔ ظاہراً اس کا کام تمام تھا (اور اس کی موت یقینی تھی) لیکن اس نے دیکھا کہ کسی نے اندر سے اسے پکڑا اور باہر پھینک دیا۔ وہ بے ہوش تھا جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگا۔ "دو لاکھ روپے"!

لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا تو اس نے کہا: میں جب مشینوں میں گر گیا تو ایک شخص آیا اور مجھے پکڑ کر باہر نکالا۔

میں نے جب ان سے پوچھا کہ "آپ کون ہیں؟" تو انہوں نے کہا: "میں وہی ہوں جس کی عزاداری پر تم ایک لاکھ روپے خرچ کرتے ہو"۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں پکارنے لگا مجھے دو لاکھ روپے دینے چاہئیں اس میں شک نہیں کہ بت پرستوں کو مسلمان ہونے کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو ان کے عذاب میں کمی ہوتی ہے، جہنم میں سب کا مقام ایک جیسا نہیں ہوتا بلکہ جہنمیوں کے (مختلف) طبقات ہیں۔ کچھ لوگ کچھ اور لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور کہتے ہیں: "خدا نہ کرے کہ ہم ان کے قریب جائیں" کیونکہ ان کا عذاب دوسروں کی بہ نسبت، رحمت ہوتا ہے۔ [۱]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۴۴

Presented by Ziaraat.Com

عشق امام زمانہؑ

ایک بزرگ سید امام زمانہؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ آپؑ کے حسن و جمال پر اتنے عاشق ہوگئے کہ اس دیدار کے بعد ان کی حالت دیوانوں جیسی ہوگئی اور وہ ہمیشہ آپؑ کے شیدائی اور مجنوں رہا کرتے تھے۔ [۱]

حقیقی مصیبتیں جھوٹ سے زیادہ ہیں

(نہیں معلوم یہ بات سچ ہے یا جھوٹ) ایک مجتہد سے نقل کیا جاتا ہے کہ "معجزات والی روایات جھوٹ پر مبنی ہیں" [۲] معجزات والی روایات میں جو جھوٹ بولا جاتا ہے وہ جھوٹ حقیقی واقعہ سے کم ہے (اور حقیقی واقعہ اس سے بھی بڑا ہوتا ہے) اسی طرح امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل میں بہت زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے لیکن چاہے جتنا بھی جھوٹ بیان ہو وہ حقیقت سے کم ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ وہ باتیں بیان ہوں جن کے وہ خود اپنے لئے معتقد ہیں ہمیں بھی ان (باتوں) کا معتقد ہونا چاہئے۔ [۳]

سید الشہداء علیہ السلام کے واقعات بھی اسی طرح ہیں حقیقی مصیبتیں اس جھوٹ سے زیادہ ہیں جو ان کے مصائب میں بیان ہوتے ہیں۔ حقیقی مصیبتیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان خواب میں

---

[۱] ارتباط معنوی با حضرت مہدیؑ۔ ص ۷

[۲] ظاہراً آقائے محترم کی مراد وہ معجزات ہیں جو ذاکرین سامعین کو رلانے کی خاطر اپنے پاس سے بنا کر بیان کرتے ہیں۔ (سعیدی)

[۳] تمام مجتہدین کا متفقہ فتویٰ ہے کہ ائمہ علیہم السلام کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (سعیدی)

Presented by Ziaraat.Com

بھی انہیں نہیں دیکھ سکتا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ کے بعض خواص کہتے تھے:

"فَعَلُوا" (یعنی کیا) واقعاً ایسا ہوا تھا؟

انسان کو چاہئے کہ حدالامکان کوشش کرے صحیح مدارک سے باہر نہ نکلے۔ [۱]

حرم امام حسین علیہ السلام پر متوکل کے مظالم

کہتے ہیں کہ متوکل (لعنۃ اللہ علیہ) نے کسی شخص کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ "وہ حج پر گیا ہے۔"

اس نے کہا: اَلْحَجُّ فِي شَعْبَانَ؟؛ "کیا وہ شعبان میں حج پر گیا ہے؟"

لوگوں نے کہا: "یہ حج اور ہے اور وہ حج اور ہے یہ (حج) حسینؑ کی زیارت ہے"

متوکل نے کہا: "اچھا تو تم لوگوں نے حسینؑ کی زیارت کو حج کا نام دیا ہے؟"

اس کے بعد اس ملعون نے ظلم وستم کا حکم دیا۔ اس ملعون نے اپنی زندگی میں شاید چند مرتبہ امام حسین علیہ السلام کے حرم مطہر کو منہدم کرایا۔ [۲]

---

[۱] گوہر حکیمانہ صفحہ ۸۱، ۸۲

[۲] صلاۃ: جلسہ: ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پانچواں حصہ

احتجاج

Presented by Ziaraat.Com

منصف شخص ولایت پر یقین رکھتا ہے 91
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کی فکر تھی 91
اے دشمن خدا! تم جھوٹ بول رہے ہو! 92
معاویہ کا ولایت غصب کرنے کا اعتراف 93
معاویہ کا مکر وفریب 94
ابن زیاد اور اسکی (مسلمانوں کے درمیان) فساد کرانے کی کوشش 95
ولید کی پھوپھی کا حکومتی امور انجام دینا 96
ہم نے نبیؐ کے دین کو عیب دار بنا دیا ہے 99
عقیدۂ جبر 100
کیا کوئی ایسا مذہب ہے جس کا کوئی دشمن نہ ہو 106
تلوار کے ذریعے امام کا انتخاب 106
قرآن اور اہل بیتؑ کی وابستگی 107
اختلافات کی جڑ 109
شیعہ ہی اہلسنت ہیں 110
ہاتھ باندھنے کے بارے میں اختلاف 112
باطل جماعت میں فرادیٰ نماز 114
مسیحیوں کا دین مسیحیت نہیں ہے 115
افضل عبادات 116
انصاف بہت سے لوگوں کو مسلمان بنا سکتا ہے 117

Presented by Ziaraat.Com

منصف شخص ولایت پر یقین رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ مقدس اردبیلیؒ پر رحم کرے! آپ اپنی ایک کتاب میں مذہب حق نہ جاننے والے لوگوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

"جو شخص امیر المومنینؑ کی خلافت و وصایت اور دوسروں کے خلیفہ نہ ہونے کے بارے میں انصاف کے ساتھ مدارک کی طرف رجوع کرے میں ضامن ہوں کہ وہ خلافت اور وصایت کے بارے میں یقین حاصل کر لے گا۔"

مقدس اردبیلیؒ کسی بھی بات پر جلدی یقین کرنے والے افراد میں سے نہیں تھے بہت سی چیزوں کے بارے میں بہت سے لوگوں کے یقین کرنے کے باوجود وہ مشکوک رہتے تھے اس کے باوجود وہ وصایت وخلافت کے بارے میں لکھتے ہیں: "میں (مدارک کی طرف) رجوع کرنے والوں کے یقین کا ضامن ہوں"۔ [1]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر چیز کی فکر تھی

کہتے ہیں کہ "لوگ اگر اس طرح نہ کرتے اور ظالم خلفاء اور ان کے حکام کے ساتھ با

[1] صلاۃ: جلسہ: ۲۲۴

Presented by Ziaraat.Com

جماعت (نماز) نہ پڑھتے تو سب کچھ ختم ہوجاتا؛ اور وہ دینی شعائر کو بھی نیست و نابود کر دیتے"۔

شاید وہ اسی وجہ سے اسے حکم ثانوی کے عنوان سے جائز سمجھتے تھے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی فکر تھی یہ بات انہوں (اہلسنت) نے خود ہی نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ

اِذَا رَأَيْتُمْ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مِنْبَرِيْ فَاقْتُلُوْهُ

"جب تم میرے منبر پر معاویہ کو دیکھو تو اسے قتل کر دینا۔"[۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری باتیں بیان کر دی تھیں ہم ہیں جو خرابیاں کرتے ہیں یہاں تک کہ ہم ایک نافرمان کے قتل ہونے کے لئے بھی آمادہ نہیں۔ جس کے ذریعے مسلمان کفر کی بیعت سے نجات پا سکتے تھے۔

جب اسی روایت کے ایک راوی سے کہا گیا کہ: "اگر تم نے (آنحضرتؐ سے) یہ بات سُنی تھی تو پھر کیوں اسے انجام نہ دیا؟"

اس نے جواب دیا "ہم نے اسے انجام نہ دیا کیوں کہ ہم اس میں مبتلا ہو چکے تھے، ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ (ہر لحاظ سے) کمزور ترین انسان ہم پر مسلط ہو چکا تھا"۔[۲]

اے دشمن خدا! تم جھوٹ بول رہے ہو!

حاج سید محسن امین رحمۃ اللہ علیہ [۳] نے اپنی کتاب کشف الغامض میں لکھا ہے کہ بنی مروان کے ایک عامل نے جمعہ کے دن منبر سے کہا:

اِسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيًّا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ خَائِنٌ وَذَالِكَ لِشَفَاعَةِ وَلَدِهَا فَاطِمَةُ○

---

[۱] میزان الاعتدال، ج۱ ص ۵۷۲

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۲۵

[۳] الحاج سید محسن امین رحمۃ اللہ علیہ، مؤلف اعیان الشیعہ: المتوفّٰی ۱۳۷۱ھ ق

Presented by Ziaraat.Com

"رسول خداؐ نے اپنی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سفارش پر علیؑ کو خلیفہ مقرر کیا ورنہ آپؐ جانتے تھے کہ علیؑ خائن ہیں!"

اتنے میں مسجد میں موجود سارے لوگوں نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر سے آواز آئی:

كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ! كَذَبْتَ يَا كَافِرُ!

"اے دشمن خدا! تم جھوٹ بول رہے ہو! اے کافر تم جھوٹ بول رہے ہو"

یہ آواز مسجد میں موجود سارے لوگوں نے آنحضرتؐ کی قبر مطہر سے سُنی۔ [1]

معاویہ کا ولایت غصب کرنے کا اعتراف

ایک دن امام حسنؑ معاویہ کے پاس گئے (اس وقت یزید بھی اس کے پاس تھا) امام حسن علیہ السلام نے معاویہ سے ایک سخت جملہ کہا۔ (لیکن معاویہ خاموش رہا) اور کوئی جواب نہ دیا۔

امام حسنؑ جب جانے لگے تو معاویہ نے حکم دیا کہ آپؑ کو قیمتی ہدیہ دیا جائے۔

اس پر یزید نے اپنے باپ سے کہا: "انہوں نے آپ کو اتنا سخت جملہ کہا ہے اور آپ انہیں تحفہ دے رہے ہیں؟"

معاویہ نے کہا:

"بُنَيَّ! اَلْحَقُّ وَاللهِ لَهُمْ، اَخَذْنَاهُ مِنْهُمْ اَفَلَا نُرْدِفُهُمْ دَآبَّةً غَصَبْنَاهَا مِنْهُمْ؛"

"بیٹے! خدا کی قسم! یہ (حکومت) ان کا حق ہے اور ہم نے اسے ان سے چھینا ہے، کیا ہم انہیں اس سواری پر سوار نہ کریں جسے ہم نے انہیں سے غصب کیا

---

[1] صلوٰۃ، جلسہ: ۵ ۲۳

Presented by Ziaraat.Com

ہے؟!“۔

یہ بات شیعوں کے لئے حجت ہے لیکن وہ اس سے اس طرح غافل ہیں کہ گویا کوئی بات ہی نہیں۔ [۱]

معاویہ کا مکر وفریب

خوارزمی نے لکھا ہے کہ معاویہ نے مرنے سے پہلے تجہیز وتکفین کرنے والے شخص کو ایک چیز دی اور کہا: ”دفن سے پہلے اسے میری آنکھوں میں ڈال دینا۔“ یہ کیا چیز تھی؟ اس کے بقول یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناخن تھے جنہیں اس نے پیسا تھا اور کہا تھا کہ ”دفن سے پہلے انہیں میری آنکھوں میں ڈال دینا“۔ (معاویہ) تو نے ہی تو کہا ہے کہ ”لا حکم له غير ذالك“ [۲] اب کیوں آنحضرت کے ناخنوں سے متوسل ہو کر عذاب سے بچنے کی امید کر رہے ہو؟ [۳]

ہم سے تو ان کا یہ مسئلہ حل نہیں ہوا! اگر کوئی اور اس مسئلہ کو حل کرے تو ہمیں ضرور بتائے! یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ معاویہ، یزید اور اس طرح کے دیگر افراد کس طرح کے مسلمان تھے؟ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا کیونکر جائز ہے؟ ان کے ہاتھ کا پانی کیسے پیا جاتا ہے؟ ان کے ساتھ نکاح کرنا کیونکر جائز ہے؟ حالانکہ ہمیں ان کے مسلمان نہ ہونے کا یقین ہے ہم جانتے ہیں کہ یہ تمام باتیں کفار حربی کے لئے بھی جائز نہیں ہیں؛ وہ کفار جو اسلام کے ذمہ

---

[۱] صلاۃ: جلسہ:۸۹

[۲] یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جس میں معاویہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی اور حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر لکھا تھا کہ ”تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اتنی باتیں کیوں کرتے ہو؟ کیا ان کا مقام ومنزلت ایک قاصد سے زیادہ تھا؟ (نعوذ باللہ) (جس کا کام خط پہنچانا ہوتا ہے)۔

[۳] اس بات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ معاویہ نے حالت احتضار میں اپنی گردن میں صلیب ڈالی تا کہ اسے شفا حاصل ہو لیکن صلیب نے بھی اسے فائدہ نہ دیا اور وہ اسی حالت میں مرگیا۔

Presented by Ziaraat.Com

ہوتے ہیں ہم ان کے ساتھ بھی دائمی نکاح کو نا جائز سمجھتے ہیں۔ کیا کہیں؟ کام بہت مشکل ہے مگر یہ کہ (حضرت امام زمانہؑ) خود تشریف لا کر اس مشکل کو حل کریں۔ ہم ان باتوں کو جمع نہیں کر سکے! اللہ تعالیٰ ہمیں حق کی ہدایت فرمائے۔ [1]

ابن زیاد اور اسکی (مسلمانوں کے درمیان) فساد کرانے کی کوشش

امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد جب امام حسنؑ منصب امامت پر فائز ہوئے تو ابن زیاد ملعون، حضرت ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا:

"تُرِيْدُ اَن يَّسْتَقِيمَ هٰذَا الْاَمْرُ"

"آپ کیا چاہتے ہیں یہ امر (خلافت) جاری رہے یا نہیں؟" (اس کی مراد امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خلافت تھی)

ابن عباسؓ نے کہا: "جی ہاں (اسے جاری رہنا چاہئے)"

ابن زیاد نے کہا: "اُقْتُلْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ فُلَانًا" (تو پھر آپ فلاں، فلاں اور فلاں کو قتل کر دو) کیونکہ یہ لوگ حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خلافت کے مخالف ہیں شاید یہ وہی منافق تھے جن کے بارے میں معلوم تھا کہ امیر المومنینؑ کے زمانہ میں وہ باطنی طور پر معاویہ کا ساتھ دیتے تھے۔ انہوں نے ہی معاویہ کی طرف پیغام بھیجا تھا کہ "آپ کہیں تو حسن بن علیؑ کو باندھ کر آپ کے سامنے پیش کریں۔"

کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے جواب دیا: "کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یہ لوگ آج صبح باجماعت نماز پڑھ رہے تھے۔" [2]

---

[1] زکوٰۃ، جلسہ: ۵۴

[2] یعنی ظاہراً وہ لوگ عادل تھے ہمیں اجازت نہیں کہ ہم ان لوگوں کو قتل کریں جن کے مستقبل میں کچھ کرنے کا امکان ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

یزید ملعون نے ابن زیاد کو اس کے برعکس نصیحت کی تھی اور کہا تھا:

"اِحبِسْ عَلَى الظِّنّةِ وَاقْتُلْ عَلَى التُّهْمَةِ."

"کوفہ جانے کے بعد جس کے بارے میں تجھے گمان ہو کہ وہ حسینؑ کا ساتھی ہے اسے قید کرو اور جس پر اس راہ میں ان کے ساتھ ہونے کا الزام ہو اسے قتل کر دو"۔ [1]

ولید کی پھوپھی کا حکومتی امور انجام دینا

لکھا ہے کہ ولید ملعون جو بنو مروان سے تھا ہمیشہ شراب اور نشے میں مست رہتا تھا اور (حکومتی) امور انجام نہیں دیتا تھا، اس نے حکومتی امور اپنی پھوپھی کے حوالے کر دیئے تھے۔ وہی حکومتی امور چلاتی تھی۔ سنا ہے کہ وہ اسے مسجد میں امامت کے لئے بھی بھیجتا تھا (البتہ وہ حجرے میں اس طرح کھڑی ہوتی کہ سب کو نظر تو آتی لیکن صاف نظر نہ آتی۔ حجرے کے اندر دشمن سے امام (جماعت) کی حفاظت کے لئے ایک خاص جگہ بنائی گئی تھی) وہ وہاں کھڑی ہو کر امامت کراتی تھی۔

جب تمام حکومتی امور ایک عورت کے ہاتھ میں ہوں اور وہ لوگوں کے اکثر دینی اور دنیاوی امور چلاتی ہو تو نماز بھی ان (امور) میں سے ایک ہے؛ شاید ان کی نظر میں نماز کی اہمیت دوسرے کاموں سے کم تھی (لہٰذا وہ مردوں کو بھی جماعت کراتی تھی) منقول ہے کہ اس نے اس عورت کو دارالحکومت میں بٹھا کر سارے امور اس کے حوالے کر دیئے تھے، یہ ایک مسلم بات ہے۔

کچھ اور لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ مصروف رہتا تھا؛ اس نے شراب کا ایک حوض بنایا تھا اور اپنی عورتوں کے ساتھ اس میں جاتا تھا! اگر اللہ تعالیٰ معاویہ کو نہ روکتا تو وہ سب کچھ ختم کر

[1] صلاۃ: جلسہ: ۲۲۲

Presented by Ziaraat.Com

دیتا۔کونسے کام تھے جو اس نے نہ کئے ! وہ کہتا تھا "اذان کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اذان مستحب ہے اذان کے بغیر نماز پڑھنی چاہیئے"۔اس نے (دوران سفر بجائے قصر کے) نماز کو پورا پڑھا اور قصر کے حکم کو بدل دیا۔اس نے وہ کام کئے جن کے مفسد آثار تمام اسلامی مما لک میں نہ صرف آج تک ہیں بلکہ قیامت تک اور یقیناً زمانِ ظہور تک باقی رہیں گے۔[1]

عمر بن عبدالعزیز

سلیمان بن عبدالملک (لعنۃ اللہ علیہ) نے موت سے پہلے حکم دیا کہ اعلان کرو کہ "میرے بعد عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوں گے"۔

جب اعلان ہوا تو لوگوں نے شور مچانا شروع کیا اور کہنے لگے: "ہم سب اس خاندان کو جانتے ہیں"۔

سلیمان بن عبدالملک کو بتایا گیا کہ جس طرح ہونا چاہیئے تھا اس طرح آپ کے (مذکورہ اعلان) پر مشتمل خط کا استقبال نہیں کیا گیا۔

سلیمان نے کہا: "کچھ لوگ تلوار اٹھا کر کھڑے ہوں اور پھر خط پڑھیں۔البتہ تلوار والے ہوشیار رہیں اور اس طرح کھڑے ہوں کہ سب انہیں دیکھیں تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ تلوار انہیں جواب دے رہی ہے۔"

انہوں نے ایسا ہی کیا (سب نے خاموشی سے اعلان سنا) اور کسی نے بھی بات نہ کی۔ برہان قاطع کا یہی معنی ہے جو تلوار کے ذریعے ثابت ہوتا ہے اور پھر حق بن جاتا ہے! خدا ہی جانتا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ان (دیگر خلفاء) سے کتنے مختلف تھے۔

یَسْتَغْفِرُلَهٗ اَهْلُ الْاَرْضِ وَتَلْعَنُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ:

---

[1] صلاۃ: جلسہ: ۲۴۶

”اہل زمین اس کے لئے استغفار کرتے ہیں جبکہ ملائکہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں“ [۱]

جب عمر بن عبدالعزیز کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ ”آپ اپنے اجداد اور رشتے داروں سے بیزاری کا اعلان کیوں نہیں کرتے ؟ آخر کار آپ نے اپنے بعد یزید بن عبدالما لک کو خلیفہ بنا دیا۔ جو انہیں (ظالموں) میں سے ہے۔“

عمر بن عبدالعزیز نے انہیں تقریباً خاموش ہو جانے والا جواب دیا جب سب چلے گئے تو اس نے کہا: ”حَسَبُوْنِی فِی یَزِیْد (مجھے یزید بن عبدالملک کے لئے خلیفہ بنایا گیا تھا) اسے میں نے خلیفہ نہیں بنایا بلکہ اسے اس نے خلیفہ بنایا ہے جس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا“۔ لکھا ہے کہ یزید نے جب خطرہ محسوس کیا تو اس نے ایسا کام کیا جس سے عمر بن عبدالعزیز کو جلدی موت آجائے اور وہ زیادہ دیر زندہ نہ رہے، شاید وہ (زیادہ عرصہ زندہ رہنے کی صورت میں) اس کی خلافت کا انکار کردیتے۔ [۲]

عمرو عاص کے بیٹے کا اپنے باپ کی مخالفت کرنا

عمرو عاص کا بیٹا راوی تھا اور ظاہراً اس کے کام اپنے ملعون باپ کے کاموں سے مختلف تھے اس سے جب کہا گیا کہ ”تم کیا کہتے ہو؟ تیرا باپ تو کہتا ہے کہ اپنے چچازاد (بنو ہاشم) کے ساتھ جنگ کرنی چاہیے، خونریزی ہو لیکن تم اس طرح نہیں کہتے“۔ اس نے جواب دیا: ”شَکَانِی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری شکایت کی اور کہا کہ میرا یہ بیٹا میری بات نہیں سنتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اَطِعْهُ فِیْ مَآ اَطَاعَ اللّٰهِ وَلَا تُطِعْهُ فِیْ مَالَمْ یُطِعِ اللّٰهَ.“

---

[۱] سفینۃ البحار، ج ۶ ص ۴۹۵ میں بھی تقریباً اسی طرح کا مضمون ہے۔

[۲] صلاۃ: جلسہ: ۲۲۵

Presented by Ziaraat.Com

”ان کاموں میں اپنے باپ کی اطاعت کروجن میں خدا کی اطاعت ہواور جن کاموں میں خدا کی اطاعت شامل نہ ہوان میں اس کی اطاعت نہ کرو“۔ [۱]

ہم نے نبیؐ کے دین کوعیب دار بنا دیا ہے

نہیں معلوم (اہلسنت) کب چار (۴) مذاہب پر متفق ہوئے۔ [۲] بنوعباس کی حکومت میں پیدا ہونے والی شورشوں کے بعد انہیں متحد نہ کیا جا سکا۔

اہل بغداد ابن حنبل کی تقلید کرتے تھے، شامی اور مصری، شافعی کے مقلد تھے، حجازی مالک کی تقلید کرتے تھے (اور ایک گروہ ابوحنیفہ کا مقلد تھا) وہ ان چاروں کو جمع نہیں کر پارہے تھے اس وقت انہوں نے ان چاروں [۳] پر اجماع کرلیا۔ ہندی مسجد النبی کے منبر سے (یہ شعر) کہتا تھا:

دین احمدؐ چهار مذهب ساختیم
رخنه در دین نبیؐ انداختیم

”ہم نے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو چار مذاہب میں تقسیم کرکے احمدؐ کے دین کوعیب دار بنا دیا ہے۔“

انہوں نے شیعوں پر بدعت اور انحراف کا الزام لگایا حالانکہ سارے شیعہ جعفری ہیں۔ [۴]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۲۵

[۲] استاد معظم (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک اور مقام پر فرمایا: یہ (اہلسنت) سال ۶۱۶ ہجری میں چار مذاہب میں محصور ہوئے۔

[۳] اہلسنت کے مذاہب اربعہ (چار مذاہب) یہ ہیں: شافعی، مالکی، حنفی اور حنبلی۔

[۴] صلاۃ، جلسہ: ۳۱

Presented by Ziaraat.Com

عقیدۂ جبر

معلوم نہیں کہ اس وقت اہلسنت میں قدریہ اور جبریہ کے علاوہ بھی ہیں۔کیا کوئی عقلمند یہ کہے گا کہ" انسان مکلف بھی ہے اور مجبور بھی ہے" چونکہ وہ مکلف ہے لہٰذا مجبور ہونے کے باوجود اس پر عذاب ہوگا" وہ گناہ کرنے پر مجبور ہے اور ظاہراً اسے عذاب بھی ہوگا؟

کیا کوئی صاحب عقل اس طرح کہے گا؟

ایک شخص نے جبر کی تائید میں آیت پڑھی (اسی جگہ) ایک اور شخص نے جبر کے خلاف آیت پڑھی۔ [۱]

کیا یہ شیعوں کے لئے معجزہ نہیں کہ وہ نہ تو تفویض کا عقیدہ رکھتے ہیں اور نہ ہی جبر کے معتقد ہیں۔اگر کسی بچے کے سامنے بھی اس بات (جبر وتفویض) کی وضاحت کی جائے تو (وہ کہے گا) یہ غلط ہے۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے اگر کسی صاحب عقل سے کہا جائے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں،تو وہ تعجب کرے گا (اور کہے گا) کیا وہ عاقل ہیں؟

وہ کہتے ہیں:" اللہ تعالیٰ وظیفہ معین کرتا ہے اور جو لوگ اس معین وظیفہ کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں جہنم میں ڈال دیتا ہے" اگر ہم کہتے کہ ہمارے اختیار میں ہے،تب بھی بات تھی لیکن وہ کہتے ہیں:

" یہ کام (انسان کے) اختیار میں نہیں بلکہ وہ پیدائشی اس طرح ہے"۔

یہ وہ عقیدہ ہے جس نے کچھ مسلمانوں کو پریشان کر دیا ہے۔ [۲]

---

[۱] مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید میں دونوں عقائد کے بارے میں آیات ہیں اگر ہمارے پاس اہل بیتؑ کی تعلیمات نہ ہوتی تو ہم قرآن سے حقیقت کو نہ سمجھ سکتے۔

[۲] صلوٰۃ،جلسہ:۲۱۱

Presented by Ziaraat.Com

تقیہ یا جھوٹ

ان (اہلسنت) میں سے فلاں شخص کہتا تھا "میں تمام مذاہب سے روایت (نقل) کرتا ہوں لیکن شیعوں سے روایت نقل نہیں کرتا؛ کیونکہ وہ تقیہ کے معتقد ہیں وہ ہر قسم کا جواب دے سکتے ہیں، خلافِ حقیقت جواب بھی دیتے ہیں۔ یعنی شیعوں کے ہاں جھوٹ بولنا بہت آسان ہے"۔

الحمد للہ! وہ خود بہت جھوٹ بولتے ہیں۔ ذہبی [1] کہتا ہے: ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا، امامؑ نے اسے جواب دیا وہ شخص کہنے لگا: "میں نے پچھلے سال بھی آپؑ سے یہ سوال پوچھا تھا لیکن آپؑ نے اس کے خلاف جواب دیا تھا۔"

امامؑ نے فرمایا: "میں نے پچھلے سال جو تجھے کہا تھا وہ تقیہ کا زمانہ تھا"

ذہبی نے اسی راوی سے نقل کیا ہے کہ "پچھلے سال تو میرے اور آپ کے درمیان میں کوئی نہیں تھا"۔

ذہبی نے اس بات کو امام محمد باقر علیہ السلام پر اعتراض کے عنوان سے نقل کیا ہے راوی کو اتنی عقل بھی نہیں تھی کہ ضروری نہیں کہ تقیہ خود اسی سے (یعنی امام کے مخاطب سے) ہو، یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ساتھیوں سے تقیہ کیا گیا ہو، (مثلاً یہ کہ) جواب سننے کے بعد وہ شخص اسی جواب کو اپنے ساتھیوں کے سامنے بیان کرتا اور (جواب) ان کے فتویٰ کے خلاف ہوتا جس کی وجہ سے وہ لوگ اس شخص کو اور امامؑ کو تکلیف دیتے۔ [2]

---

[1] ذہبی اہلسنت کی معروف شخصیت اور اہل قلم تھے وہ اپنے زمانہ میں اہلسنت کے شیخ الاسلام تھے۔

[2] صلوٰۃ، جلسہ: ۴۴۴

Presented by Ziaraat.Com

شیعوں کے پاس نقلی دلائل تو ہیں لیکن عقلی دلائل نہیں!

ایک بادشاہ [۱] تھا جو خود کو مجتہد سمجھتا تھا اور قرآن وسنت پر عمل کرتا تھا، وہ کہتا تھا کہ ”شیعوں کے پاس نقلی دلائل تو ہیں لیکن عقلی دلائل نہیں ہیں یعنی کیا؟ یعنی رسول خداؐ کے صحابہ آپؐ کے خلاف تھے یہ بات عقلاً محال ہے جبکہ نقل سے شیعوں کے عقائد ثابت ہیں“۔

(اسے کہنا چاہئے کہ) تو پھر تم کیوں نقل پر اعتماد کرتے ہو اور اس کے ذریعے فتویٰ دیتے ہو، حالانکہ تمہارا کہنا ہے کہ ”(مسئلۂ ولایت میں) نقل، عقل کے خلاف ہے۔“ کیا یہ ممکن ہے کہ نقلیات دیگر مقامات پر جھوٹ نہ ہوں صرف اس مہم ترین چیز (ولایت کے مسئلہ) میں جھوٹ ہوں؟!

وہ کہتے ہیں کہ ”ان روایات کا انکار نہیں کیا جاسکتا جو شیعوں کے مدعا پر دلالت کرتی ہیں لیکن عقلی طور پر کیسے ممکن ہے کہ اصحابِ پیغمبرؐ، ساری قوم اور آپ کے رشتے داروں نے آپ کے ساتھ خیانت کی ہو؟! عقلاً اس طرح نہیں ہوسکتا۔“

ان کے (جواب میں) کہا جائے گا یہودی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے وہ کس طرح آپ کے چالیس دن غائب ہونے کے نتیجہ میں جبکہ انہوں نے آپ کی کرامتیں اور معجزے بھی دیکھے تھے گوسالہ پرست بنے رہے؟!

بنی اسرائیل فرعون کے خلاف ہونے والی ساری کرامتیں دیکھنے کے باوجود کہنے لگے:

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ

”انہوں نے کہا: اے موسیٰؑ! ہمارے لئے بھی ایک الٰہ بنادیں جیسے ان کے الٰہ ہیں۔“ [۲]

---

[۱] اس سے تیمور مراد ہے جو شافعی تھا۔

[۲] الاعراف: ۱۳۸

Presented by Ziaraat.Com

تم سب کہتے ہو کہ "نصاریٰ نے حضرت مسیح کے بعد" شرک اختیار کیا وہ (نصاریٰ) کون تھے؟

یہ وہی ان کے نورچشم (حواری) تھے۔حواریوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے بعض مطالب کو ضائع کر دیا۔حواریوں کے تابعین تک اسی طرح ہوتا رہا۔

دوسرا جواب

کیا احادیث کے سارے راوی پاگل تھے جنہوں نے وہ چیزیں بھی نقل کی ہیں جن کے خلاف ہونے کا انہیں یقین تھا اور انہیں کوئی قبول نہیں کرتا؟ تم بھی یہ بات قبول کرتے ہو کہ "شیعوں کے پاس نقلی دلائل ہیں"۔انہوں نے کس سے نقل کیا ہے؟ خود سے نقل کیا ہے یا تم سے نقل کیا ہے؟ کیا ان کے پاس عقل نہیں تھی جو سمجھتے کہ یہ مطالب باطل ہیں؟

(اہلسنت) خود کہتے ہیں کہ "اگر فلاں سے کہا جاتا کہ رسول خداؐ نے مسجد بصرہ میں نماز پڑھی تھی تو وہ اس پر یقین کر لیتا اور اسے بھی نقل کرتا!"

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد بصرہ میں نماز پڑھی تھی" یہ بات محال ہے یہ بھی اسی طرح ہے اتنے سارے محدّثین نے اپنے شاگردوں کے سامنے ان واضحات کو نقل کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ خلافِ عقل ہے پس کہنا چاہئے کہ "تم ان کی کسی بھی چیز کو قبول نہیں کرتے"۔[۱]

فقہ مالک

اہل کوفہ کی نظر میں امام صادق علیہ السلام کے قول کے مقابلے میں مالک کا قول زیادہ معتبر تھا۔امامؑ کی شہادت کے بعد مالک نے کہا کہ: "اہل کوفہ میری تقلید نہیں کریں گے"۔

---

[۱] صلاۃ، جلسہ:۰۱۲۔

Presented by Ziaraat.Com

اس پر منصور (دوانیقی) بولا: "تم اپنی کتاب لکھو میں تلوار کے زور سے ایسا کام کروں گا کہ سب تیری طرف رجوع کریں گے۔"

اس نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی فقہی کتاب میں ابن عباسؓ کی نرمی اور ابن عمرؓ کی سختی سے پرہیز کرے اور میانہ روی اختیار کرے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمرؓ فتویٰ دینے میں سخت تھے اور ابن عباسؓ نرم فتویٰ دیتے تھے۔[1]

ابوحنیفہ

ابوحنیفہ کو محدث نہیں سمجھنا چاہئے وہ اصحاب (کی بات) کو بھی قبول نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے:

"قَالَتِ الصَّحَابَةُ...وَقُلْتُ..."

"صحابہ نے اس طرح کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں......"

یہاں تک کہ وہ کہتا تھا:

"قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام...وَقُلْتُ..."

"علیؑ اس طرح کہتے تھے اور میں یہ کہتا ہوں۔"

وہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مجتہد سمجھتے تھے اور ان کے ساتھ خود کو بھی مجتہد سمجھتے

---

[1] مالک بن انس اہلسنت کے چار ائمہ میں سے ہیں، مشہور مالکی مذہب انہیں سے منسوب ہے۔ مالک لوگوں کے سامنے بہت روتے تھے اور بعض موارد میں اپنی رائے سے فتویٰ دینے کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

تھے۔(نعوذ باللہ)[۱]

غزالی کا صاحبِ بصیرت ہونا

ہمارا دعویٰ ہے کہ غزالی اور اس طرح کے دیگر علمائے اہلسنت کو آخر میں حق نظر آیا تھا۔ غزالی نے ابتداء میں "احیاء العلوم" نامی کتاب تحریر کی اور اس میں سخت لہجہ استعمال کیا اور آخر میں اپنی کتاب "سرّ العالمین" میں واضح کیا کہ (خلفاء نے) خلافت کو غصب کیا تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب "سرّ العالمین" میں کئی مقامات پر لکھا ہے کہ

"ہم نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اس طرح کہا ہے۔"

مخالفین اس سے بچنے کے لئے عجیب وغریب باتیں بیان کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ "سرّ العالمین اس غزالی نے نہیں لکھی" حالانکہ شیعوں کے ہاں مشہور ہے کہ:

"مَا اسْتَوفی احد اللَّعْنَ مِثْلَ الْغَزَالِی"

"غزالی کی طرح کسی نے بھی اپنے لئے لعنت جمع نہیں کی"۔

وہ جب سنی تھے تو شیعہ ان پر لعنت کرتے تھے اور جب شیعہ ہوئے تو اہلسنت نے ان پر لعنت کی؛ اس طرح ان پر دونوں گروہوں کی طرف سے لعنت کی گئی۔[۲]

---

[۱] ابو حنیفہ کے بارے میں بزرگانِ اہل سنت کیا کہتے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے تاریخ بغداد جلد ۱۳ کا مطالعہ کیجیے۔

[۲] "سرّ العالمین" امام غزالی کی کتاب نہیں ہے اس بات پر کچھ لوگوں نے بعض دلائل بھی بیان کئے ہیں مثلاً یہ کہ مصنّف نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ "میری جوانی کے ایام میں ابو العلاء معرّی میرے سامنے اپنے اشعار بیان کرتے تھے" جبکہ وہ (امام غزالی) ابو العلاء کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے جب یہ اعتراض آیت اللہ بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) کے سامنے بیان کیا گیا تو آپ نے بعض احتمال بیان کئے اور آخر تک ان کے شیعہ ہونے پر مبنی اپنی باتوں پر ثابت رہے۔(صلوٰۃ، جلسہ:۱۵۷)

Presented by Ziaraat.Com

ایک کتاب جس کی نشر واشاعت بہت مفید ہے

سنا ہے کہ متقدمین (سابقہ علما) نے ایک کتاب تحریر کی تھی جس میں انہوں نے شیعہ ہونے والے علمائے کرام کے حالات زندگی بیان کئے تھے۔ میں نے وہ کتاب نہیں دیکھی اس میں انہوں نے صاحبِ بصیرت ہونے والے (اہلسنت کے علما کی) تعداد بھی بیان کی ہے۔ اگر یہ کتاب کہیں مل جائے اور اسے شائع کیا جائے تو یہ کام تشیع کے لئے بہت اہم اور مفید ہوگا۔ [۱]

کیا کوئی ایسا مذہب ہے جس کا کوئی دشمن نہ ہو

شیعوں کے بارے میں فحاش اور برے اشعار بنا کر لوگوں کو بتائے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ اتنے برے ہیں؟ کفار بھی مسلمانوں کے بارے میں اس طرح کے برے اشعار کہتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے جب ترقی کی تب بھی وہ آپس میں مخفی جگہوں پر مل بیٹھتے اور اس طرح کے اشعار کہہ کر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ تو کیا ہمیں اسلام کو چھوڑ کر ایسا دین تلاش کرنا چاہیئے جس کا کوئی مخالف نہ ہو؟ کیا ایسا ممکن ہے؟ کیا دنیا میں کوئی ایسا دین تھا یا ہوگا جس کا کوئی مخالف اور دشمن نہ ہو۔ [۲]

تلوار کے ذریعے امام کا انتخاب

کیا (مخالفین) سمجھتے ہیں کہ امامت ایسی چیز نہیں جس کا تعین بھی نبوت کی طرح خدا کی طرف سے ہوتا ہے؟ کیا امام مقرر کرنا مکلفین کی ذمہ داری ہے؟ اور انہیں آپس میں مل کر اپنے

---

[۱] حال ہی میں اس موضوع پر المتحوّلوں کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جو اسے مکمل کر سکتی ہے۔ (صلٰوۃ، جلسہ:۱۵۷)

[۲] صلاۃ: جلسہ:۲۱۰

Presented by Ziaraat.Com

لئے امام معین کرنا چاہئے؟ اگر اس طرح ہے تو سقیفہ میں تلوار تھی۔ سعد [۱] نے جب کہا کہ مِنَّا اَمِیْرٌ وَ مِنْکُمْ اَمِیْرٌ؛ "ایک امیر ہم سے ہوگا اور ایک امیر تم سے ہوگا" تو اس کا مخالف خزرجی ڈر گیا کہ کہیں سعد اس پر سبقت نہ لے لے اس نے فوراً تلوار نکالی اور کہنے لگا: "جو بھی ابوبکر کی خلافت کا مخالف ہوگا اسے اس تلوار سے جواب دیا جائے گا"۔ کیا ہوا؟ سقیفہ ہے؛ مسلمانوں کی شوریٰ ہے وہ (آپس میں مل کر) امام منتخب کرنا چاہتے ہیں! (یہ کام) کیسے ہوا؟ کیا اس میں تلوار کی مداخلت بھی ہونی چاہئے تھی؟! [۲]

قرآن اور اہل بیتؑ کی وابستگی

بندہ کا عقیدہ ہے کہ جو شخص کہتا ہے کہ میں قرآن کو تو مانتا ہوں لیکن اہل بیتؑ کو نہیں مانتا وہ قرآن کو بھی نہیں مانتا؛ یہاں تک کہ وہ ظواہرِ قرآن کو بھی نہیں مانتا۔ تم کہتے ہو کہ قرآن کی قرآن سے تاویل نہیں ہونی چاہئے۔ ٹھیک، بسم اللہ۔

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

"اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا بنا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔" [۳]

---

[۱] سعد بن عبادہ بن حارث، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں ہے تھے وہ ۱۵ھ۔ق میں فوت ہوئے آپ اہل مدینہ میں سے تھے آپ خزرج کے رئیس اور عہد جاہلیت اور اسلام میں اشرافِ تمرا میں سے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد انہوں نے بھی خلافت کا لالچ کیا اور ابوبکر کی بیعت نہ کی، عمر کے ایام خلافت میں شام کی طرف ہجرت کر گئے اور ظاہراً موران میں فوت ہوئے، بعض روایات میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ انہیں ابوبکر اور عمر کی خلافت کے استحکام کے لئے خالد بن ولید نے قتل کیا تھا۔

[۲] صلاۃ: جلسہ: ۲۲۵

[۳] اسراء: ۷۲)

Presented by Ziaraat.Com

تم تو نابینا ہو، کیسے کہتے ہو کہ (میں قیامت میں) دیکھوں گا؟! یہ واضح ترین چیزوں میں سے ہے۔............ [۱]

اہل بیتؑ سے دوری

راوی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت میں نماز پڑھنے والوں سے پوچھا:

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں کچھ پڑھتے ہیں؟"

وہ اہل بیت اطہارؑ سے اتنے دور ہو گئے تھے کہ انہیں اس بات کے بارے میں بھی معلوم نہیں تھا (انہیں احتمال تھا کہ) شاید (تیسری اور چوتھی رکعت میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف کھڑے ہوتے ہیں اور کچھ بھی نہیں پڑھتے۔

انہوں نے (راوی کو) جواب دیا:

"بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ [۲]"

"ہمیں آپؐ کی ریش مبارک کے ہلنے سے (معلوم ہوا کہ آپ تیسری اور چوتھی رکعت میں کچھ پڑھتے ہیں)"

جب آپؐ کی ریش مبارک ہلتی تو ہم سمجھ جاتے کہ آپؐ کچھ پڑھ رہے ہیں؛ یقیناً آپؐ یا تسبیح پڑھتے تھے یا سورۂ حمد۔ [۳]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۵۹

[۲] مسند احمد بن حنبل: ج ۵ ص ۱۲، صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۸۲

[۳] صلاۃ: جلسہ: ۲۵۰

Presented by Ziaraat.Com

اختلافات کی جڑ

ہم سب نے دیکھ لیا کہ صرف ایک جملہ "اَنَّ الرَّجُلَ لَیَھْجُرُ" "یہ شخص ہذیان بول رہا ہے" سے کیا ہو گیا۔ نہ صرف شیعہ اور اہلسنت کے درمیان اختلاف ہیں بلکہ خود اہلسنت میں بھی اختلافات ہیں کیا اسلام میں صرف شیعہ اور سنی کے درمیان اختلاف ہیں؟ تمام اسلامی مما لک کے سربراہ سنی ہیں اور ان کے علماء بھی سنی ہیں تو پھر ان میں اختلاف کیوں ہیں؟ اسلامی مما لک میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نہ ہوں۔ بیرونی (طاقتیں) جب کسی کو تنگ کرنا چاہتی ہیں (اور دیکھتی ہیں کہ کوئی ملک ان کی اطاعت نہیں کر رہا ہے) تو وہ اسی کے ہمسایہ (ملک) کو اس سے لڑاتے ہیں۔ [۱]

آیہ خمس کی غلط تفسیر

فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی

"اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے، رسول کے لئے، (اور رسول کے) قرابتداروں کے لئے ہے۔" [۲]

خلیفہ سوم سے منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اس (آیت) میں موجود "ذی القربیٰ" کا یہ معنیٰ کرتے تھے:

"مسلمانوں کے حکمرانوں کو چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کو خمس دیں" اسی وجہ سے انہوں نے ایک مرتبہ افریقہ کا خمس مروان کو دیا؛ ان (اہلسنت) کے ایک عالم نے اس بات کو

---

[۱] صلاۃ، جلسہ: ۸۲۲

[۲] انفال: ۴۱

Presented by Ziaraat.Com

خلیفہ دوم سے منسوب کیا ہے اور (کہا ہے کہ) انہوں نے اس آیت کی یہ تاویل کی تھی کہ اس سے خلیفہ کے رشتے دار مراد ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے دار نہیں بلکہ خلیفہ کے رشتے دار۔ وہ (اپنے) رشتہ داروں کے علاوہ کسی کو بھی (خمس) نہیں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ (حضرت) عائشہؓ اور (حضرت) حفصہؓ فریاد کرتے ہوئے کہنے لگیں: هٰذَا قَمِيْصُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص ہے) دونوں بیبیاں خلیفہ کے پاس گئیں اور ان سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔[1]

شیعہ ہی اہلسنت ہیں

شیعوں کو اس بات پر فخر ہے کہ "دیگر مذاہب کے پاس انہیں کے بقول (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) سنت نہیں ہے"۔ ابن رشد وغیرہ نے یہ بات صراحت سے بیان کی ہے کہ "ان کے پاس سنت (کے بارے میں زیادہ روایتیں) نہیں ہیں۔"

وہ مزید کہتے ہیں: "ہمارے پاس صرف ان چند واقعات کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہیں جو آپؐ کے زمانہ میں پیش آئے تھے، ہم ان کے ذریعے اپنا شرعی وظیفہ معین کرتے ہیں۔ اگر شریعت کو انہیں چند روایات کے ذریعے قیامت تک باقی رہنا ہو تو تطبیق لا یتناھی بہ متناھی (ختم ہونے والی چیز کو ختم نہ ہونے والی چیز پر منطبق کرنا) پیش آئے گا۔ اسی وجہ سے ہم مجبوراً کہتے ہیں کہ قیاس حجت ہے"۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ نہ سنی ہیں اور نہ شیعہ بلکہ قیاسی ہیں اور شیعہ، سنی بھی ہیں اور شیعہ بھی ہیں۔ کیونکہ شیعوں کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ گویا ۲۷۲ ہجری تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال حیات تھے اور اس وقت تک حجت باقی تھی۔ اس وقت تک مسلسل روایات، رفت و آمد اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا لہٰذا

---

[1] صلاۃ: جلسہ: ۳۵۲

Presented by Ziaraat.Com

اصل میں شیعہ ہی اہل سنت ہیں اور دیگر افراد نہ سنی ہیں اور نہ شیعہ، بلکہ قیاسی ہیں۔ انہوں نے اس بات کو اپنے اصول دین اور دیگر امور میں قیاس کر کے ظاہر اور ثابت کیا ہے۔ [۱]

مذاہب اربعہ (اہلسنت کے چار ائمہ) کے درمیان اختلافات

ان کے چار ائمہ (حنفی، شافعی، حنفی، مالکی) کے درمیان بھی اختلافات ہیں۔ ایسا نہیں کہ صرف ان کے اور شیعوں کے درمیان اختلاف ہیں۔ یہ اختلافات صرف شیعوں کے ساتھ مخصوص نہیں۔ کاش ایک کتاب لکھی جاتی جس میں ان کے درمیان موجود اختلافات اور مشترکات کو بیان کیا جاتا اگر اس (کتاب) میں شیعوں کے نظریات بھی شامل ہوتے تو اور بھی اچھا ہوتا۔ اگر وہ خود مذاہب اربعہ کے درمیان موجود اختلافات لکھیں گے تو یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ وہ شیعہ اور غیر شیعہ کے درمیان موجود اختلافات سے انکار نہ کریں ان کے آپس میں بھی بہت اختلافات ہیں۔

پہلے یہ چار نہیں تھے بلکہ بعد میں چار ہوئے۔ ورنہ خود انہیں کے نزدیک ان کے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلی جیسے بزرگ علماء تقریباً بیس ہیں۔ وہ لوگ امام جعفر صادقؑ کے زمانہ میں بہت مشہور تھے۔ ہمیں کیا معلوم؟ شاید ان کے درمیان اس سے بھی زیادہ اختلافات ہوں! اختلافات کرنے والے ہم نہیں (جیسا کہ مشہور ہے کہ اختلافات صرف شیعہ اور سنی کے درمیان ہیں)۔ [۲]

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ:۶۷ا

[۲] صلاۃ: جلسہ:۷۰ ۳

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھ باندھنے کے بارے میں اختلاف

ایسے مسائل بہت کم ہیں جن پر اہلسنت کے ائمہ اربعہ کے درمیان اتفاق ہو۔ یہاں تک کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا جو ان کا شعار ہے اس کے بارے میں بھی ان کے درمیان اختلاف ہے اور مالک فرائض میں ہاتھ باندھنے کا مخالف تھا۔ مالک کا اختلاف اس بات کی دلیل ہے (کہ یہ عمل [ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا] واضحات میں سے نہیں ہے) کیونکہ ہاتھ باندھنا (نظر آتا ہے) مخفی نہیں ہوتا لہٰذا اس شخص کی یہ بات غلط ہے کہ "میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فلاں جگہ ہاتھ باندھتے دیکھا ہے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ باندھنا صرف اس ایک شخص کو نظر آیا کسی اور راوی یا صحابی کو نظر کیوں نہ آیا؟ یقیناً اس نے غلط بیانی کی ہے کہ "میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فلاں جگہ ہاتھ باندھتے دیکھا ہے۔ (کیسے ممکن ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنے ماموین اور اصحاب کے سامنے ہاتھ نہ باندھے صرف اس ایک جگہ پر ہاتھ باندھے![1]

امام میں عدالت کی شرط

صرف شیعوں کے ہاں امام کا عادل ہونا شرط نہیں بلکہ اہلسنت کے درمیان بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ ابن رشد کہتے ہیں:

"ایسا نہیں کہ عدالت کا شرط نہ ہونا مشخص ہے بلکہ اس مسئلے کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں ایک قول یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: "کافی ہے کہ (امام جماعت) اچھی طرح نماز پڑھ سکتا ہو اس کے علاوہ جو چاہے کرے"۔

ان کے ایک عالم نے شیعہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: آپ لوگ یہ شرط کیوں

---

[1] صلوۃ جلسہ:۱۵۶

Presented by Ziaraat.Com

کرتے ہیں کہ امام کو عادل ہونا چاہئے جبکہ خود حضرت علیؑ ان تین خلفاء کے پیچھے نماز پڑھتے تھے؟

شیعہ نے کہا: کیا وہ لوگ عادل نہیں تھے جو حضرت علیؑ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھتے؟

سنی بولا: اگر انہوں نے خلافت کو غصب کیا ہے تو اس سے بڑا اور کیا فسق ہوسکتا ہے؟

(اگر اس سنی کو معلوم تھا کہ انہوں نے خلافت کو غصب کیا تھا یہ جاننے کے باوجود وہ سنی تھا تو) اس سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس سنی عالم کا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرت علی علیہ السلام انہیں خلافت کا غاصب سمجھتے تھے تو پھر آپ ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھتے تھے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ "اِقْرَأ لِنَفْسِكَ" کا بھی تو ہوسکتا ہے۔ [1]

تجھے کیا معلوم کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔ [2]

گویا میں نے اس سے پہلے یہ آیت نہیں سنی تھی

ایک شخص بادشاہ کے پاس گیا وہاں بہت سے لوگ موجود تھے، انہوں نے بادشاہ سے بقیع تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی۔ لیکن بادشاہ نہ مانا اور بطور دلیل یہ آیت پڑھنے لگا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾

"جو اللہ نے اس (انجیل) میں نازل کیا ہے اور جو اللہ کے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی فاسق (نافرمان) ہیں۔" [3]

وہ شخص بہت حاضر جواب تھا اس نے بادشاہ سے کہا: اگر میں اس کام کے جواز پر قرآن

---

[1] مقصد یہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام حمد و سورہ پڑھتے تھے البتہ اس طرح پڑھتے کہ دوسروں کو پتہ نہ چلتا۔

[2] صلوٰۃ، جلسہ: ۱۵۷

[3] مائدہ: ۴۷

Presented by Ziaraat.Com

ہی سے دلیل پیش کروں تو کیا آپ اسے قبول کریں گے؟ بادشاہ نے کہا: جی ہاں۔ اس نے فوراً اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

"جولوگ ان کے معاملات پر غالب آئے تھے وہ بولے کہ ہم ان پر ایک مسجد (عبادت گاہ) بنائیں گے"۔ [۱]

بادشاہ نے اس کی بات کو رد نہ کیا اور قبول کرلیا کہ قبور پر مقبرہ بنانا اچھا کام ہے اور یہ صاحبانِ قبر کی تعظیم ہے۔ اس لئے تھوڑا سوچنے کے بعد کہنے لگا:

كَاَنِّیْ لَمْ اَسْمَعْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ

"گویا میں نے اس سے پہلے یہ آیت نہیں سنی تھی"۔

اسے کہنا چاہیئے کہ اب تو آپ نے آیت سن لی ہے اب کیوں اپنے اسی حکم پر باقی ہیں (اور بقیع پر مقبرہ بنانے کی اجازت نہیں دیتے؟)۔ [۲]

باطل جماعت میں فرادیٰ نماز

کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مروان جب معاویہ کی طرف سے عامل تھا تو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔ اہل بیتؑ نے اس بات کو سمجھنے والے افراد کے سامنے بیان کیا ہے کہ انہوں نے (اس کے پیچھے) کس طرح نماز پڑھی؟ انہوں نے فرادیٰ نماز پڑھی تھی۔ یہاں تک کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی جمعہ کی دو رکعتیں با جماعت پڑھیں اور نماز ختم ہونے کے بعد دوبارہ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ ایک شخص نے آپؑ سے

---

[۱] کہف:۲۱

[۲] صلوٰۃ، جلسہ:۱۴۱ ۳

Presented by Ziaraat.Com

پوچھا کہ "آپؑ نے نمازِ جمعہ کے بعد کونسی نماز پڑھی ہے تو آپؑ نے فرمایا: "اِنَّہَا رَکعَاتٌ مُتَشَابِہَاتٌ؛ یہ دو رکعتیں، ان دو رکعتوں کے مشابہ ہیں"۔ [۱]

شیخ طوسیؒ کا کتاب خانہ جلایا گیا

خدا ہی جانتا ہے کہ شیعوں کی کتنی کتابیں ضائع ہو چکی ہیں؛ ایک فرقہ جو کہتا ہے کہ "صرف وہ مسلمان ہیں، اور کوئی مسلمان نہیں"۔ بغداد میں انہوں نے چند مرتبہ لوگوں کے سامنے شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ کا کتابخانہ جلایا۔ کیا وہ لوگ مسلمان تھے؟ اس کتابخانہ میں دیگر مذاہب کی کتابیں بھی تھیں انہوں نے انہیں بھی چند مرتبہ جلایا۔ کیا تم کتابخانہ اس لئے جلاتے ہو تا کہ مذہب مٹ جائے؟ اگر اس (کتابخانہ) میں گمراہ کن کتابیں تھیں تو تمہیں (غیر شیعہ کو) چاہئے تھا کہ انہیں اپنے پاس محفوظ رکھتے تا کہ ان کے ذریعے اعتراض کر سکتے! اس (واقعہ) کے بعد شیخ نے (بغداد سے) نجف کی طرف ہجرت کی۔ [۲]

مسیحیوں کا دین مسیحیت نہیں ہے

انجیل برنابا میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا: "میں اہل ختان کے علاوہ کسی کے لئے بھی دعا نہیں کرتا، نہ ان کی شفاعت کروں گا اور نہ ہی ان کے ساتھ میرا تعلق ہے"۔ (اہل ختان) یعنی: وہ لوگ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ظاہراً آپؑ کا مقصد یہ تھا کہ "مشرکوں اور ان لوگوں کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں جو انبیاءؑ کے معتقد نہیں ہیں۔ میری شفا اور دعا مشرکوں کے لئے نہیں بلکہ اہل ختان کے لئے ہے۔ بنی اسرائیل کے ان افراد کے لئے

---

[۱] یعنی: آپؑ ان کی جماعت میں بھی شریک ہوئے اور اپنی نماز بھی پڑھی اور کوئی ایسی بات بھی نہ کی جو فتنہ وفساد کا باعث بنتی۔

[۲] زکوٰۃ: جلسہ: ۶۰

Presented by Ziaraat.Com

ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں"۔ لیکن نصاریٰ ان باتوں پر عمل نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نصاریٰ کا دین اور ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کا دین اور ہے۔ (نصاریٰ) سور کے گوشت، شراب نوشی اور تثلیث کو حضرت مسیح علیہ السلام سے منسوب کرتے ہیں۔ جبکہ خود انجیل برنابا میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا: "تم جن چیزوں کو مجھ سے منسوب کرتے ہو ان کی وجہ سے خدا نے مجھے تم سے لے لیا ہے یا لے رہا ہے۔ متوجہ رہو کہ یہ وہ مصیبت ہے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے تمہاری وجہ سے مبتلا کر رہا ہے تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزیں منسوب کی ہیں جن نسبتوں سے خدا بھی پاک ہے اور میں بھی ان اوصاف سے منزہ ہوں۔ یہ غلطیاں جو تمہارے اندر پائی جاتی ہیں میں نے کب تمہیں ان کے بارے میں کہا ہے؟! [۱]

افضل عبادات

افضل ترین عبادت خدا کے لئے سجدہ کرنا ہے، عبادت میں انسانی جسم کا افضل ترین عمل سجود ہیں اور ظاہراً سب سے افضل کام یہی ہے۔ سجدے ہی نماز ہیں۔ نصاریٰ نے خود کو آج تک سجدوں سے محروم رکھا ہے (جو عظیم ترین عبادت ہے) اگر کوئی انصاف کرے تو یہ بھی اسلام کا ایک معجزہ ہے۔ مسجد کا لغوی معنی محلِ سجدہ ہے۔ یہ معنی اس جگہ کے لئے مخصوص ہے جسے نماز کے لئے تعمیر کیا جاتا ہے۔ نماز کا افضل ترین رکن سجدہ ہے اسی وجہ سے (نماز خانہ کو) مسجد کہا جاتا ہے، رکوع، قیام، قنوت، دعا، اذکار اور قرأت کی وجہ سے (مسجد) کو مسجد نہیں کہا جاتا بلکہ سجدہ کی وجہ سے مسجد کہا جاتا ہے کیونکہ سجدہ نماز کا افضل ترین رکن ہے۔ مسجد کو نماز کے افضل ترین عملی رکن سجدہ کی وجہ سے (مسجد) کہا جاتا ہے اور اس کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے۔ طولانی سجدے سے شیطان کو بہت تکلیف ہوتی ہے وہ کہتا ہے: "یہ وہی چیز ہے جس کی وجہ سے آج مجھے یہ دن

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۸

Presented by Ziaraat.Com

دیکھنا پڑ رہا ہے اور انسان اس سے دستبر دار ہونے کے بجائے اسے طول دے رہے ہیں"۔

شیطان نے خدا سے کہا تھا: "میں تیرے لئے سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اسے ہرگز سجدہ نہیں کروں گا جس سے میں افضل ہوں"۔

شیطان اپنے کلام اور استدلال کے ذریعے کہنا چاہتا تھا کہ "مجھے سجدہ تو قبول ہے لیکن خود سے بلند (موجود) کے لئے، خود سے کم تر کے لئے نہیں"۔ وہ اندھا تھا اسی وجہ سے اسے نیچے اور اوپر سمجھ نہیں آ رہا تھا! ہوسکتا ہے کہ مسجد کے معنی کا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسلمانوں اور نصاریٰ کے معبد میں یہی فرق ہے کہ وہ کہتے ہیں "کلیساؤں میں سجدہ کرنا بدعت ہے"۔ ان کا اس عظیم عبادت (سجدہ) سے محروم ہونا، اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہوں اور ان کی رعیت کے درمیان سب سے بڑا تواضع یہی سجدہ ہے لیکن یہ ذاتی اور عرفی معنی ان کی شریعت میں شامل نہیں اور وہ اسے اپنی شریعت سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہوں میں رکوع تو ہوتا ہے لیکن سجدہ نہیں ہوتا۔ وہ صرف ایک مخصوص طریقہ سے تعظیم کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سے تھوڑا نیچے جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ "نہیں، یہ تو ہین ہے" اگر وہ اس سے بھی نیچے جاتا ہے اور خود کو گرا دیتا ہے تو تکبر ہے! وہ اس ذاتیہ، عرفیہ اور تکوینیہ عبادت سے محروم ہیں (جو خضوع کی انتہا ہے اور ہماری روایات کے مطابق جو خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے حرام ہے) [۱]

انصاف بہت سے لوگوں کو مسلمان بنا سکتا ہے

غیر خدا جو بھی ہیں ان کی پہچان خدا کے ذریعے ہوتی ہے یہاں تک کہ یقین بھی خدا کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ ورنہ دلائل اور براھین تو مشرکوں اور بت پرستوں کے سامنے بھی بیان

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۱۷۱۔ ۳۲۷

Presented by Ziaraat.Com

ہوتے ہیں لیکن ان پر ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (ایک مسلمان نے) مسیحی عابد کے سامنے قرآن اور غیر قرآن سے بہت سی دلیلیں بیان کیں ؛ جنہیں سن کر اگر وہ زیادہ نرم ہو جاتا تو کہتا: "دعا کریں کہ خدا ہمیں بھی ہدایت عطا فرمائے"۔ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں بولتا تھا۔ حالانکہ نصاریٰ دیگر تمام (ادیان) سے زیادہ اسلام کے قریب ہے۔ زمانی اعتبار سے دونوں (اسلام اور نصاریٰ) کی نبوتیں بھی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ اگر یہود و نصاریٰ مل کر انصاف سے کام لیں اور جان لیں کہ مسلمان توریت اور انجیل میں سے کتنی باتوں کو قبول کرتے ہیں (البتہ انجیل برنابا جو تمام اناجیل سے زیادہ صحت کے قریب ہے) اور کونسی باتوں کو قبول نہیں کرتے اور قبول نہ کرنے کا سبب بھی جان لیں تو خدا جانتا ہے کہ (اگر وہ انصاف کریں) تو انہیں مذاکرات اور بات چیت کے دوران بہت سے لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ [۱]

انجیل برنابا

انجیل برنابا، اناجیل اربعہ [۲] کے خلاف ہے اس میں عجیب جہات اور سچے شواہد ہیں۔

خدا ہی جانتا ہے کہ یہ (انجیل برنابا) اسلام کے کتنا قریب ہے؟ [۳] اس میں سور کے

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۳۵

[۲] مسیحیوں کے پاس اس وقت یہ اناجیل ہیں۔ متیٰ۔ مرقس۔ لوقاء اور یوحنا

[۳] یہ انجیل قرن پنجم میلادی تک دسترس میں تھی، لیکن اسکے بعد ایک پاپ کے حکم سے اس کی جمع آوری کی گئی اور پھر اس کا خطی نسخہ سیکستوس پنجم کے کتابخانہ سے ملا، اس کے ملنے کی خبر جب پھیل گئی تو بہت عکس العمل ہوا۔
اس انجیل میں مسیحیوں کے ہاں رائج نظریۂ تثلیث (تین خداؤں کا ہونا) کی نفی کی گئی ہے اور صریح طور پر رسول خداؐ کا اسم گرامی حضرت محمدؐ بیان ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

گوشت کی حرمت کا حکم بھی ہے مجھے یاد ہے کہ اس میں شراب نوشی کے بارے میں بھی واضح طور پر بیان ہوا ہے کہ یہ نصاریٰ کے وضع کردہ امور میں سے ہے۔

جی ہاں! مجھے یاد ہے کہ اس کتاب میں دو تین ایسی چیزیں بھی ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں۔ ان دو تین چیزوں کو بھی انجیل برنابا میں شامل کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کے حسب و) نسب کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے ایک کو حضرت اسماعیل علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے اور دوسرے کو حضرت اسحٰق علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے جبکہ یہ غلط ہے۔ اس انجیل اور دیگر اناجیل میں بہت اختلاف ہے جس کی وجہ سے وہ (نصاریٰ) کہتے ہیں کہ "یہ انجیل جعلی (خودساختہ) ہے۔ حالانکہ جو بھی اس انجیل کو دیکھتا ہے اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا بیشتر حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صریح بیانات پر مشتمل ہے۔ انہیں بیانات میں سے یہ بھی ہے کہ حواریوں نے ان سے پوچھا: "آپ پر انجیل کس طرح وحی ہوتی ہے؟"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: "اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو آئینہ کی طرح قرار دیا ہے، میں ہر وہ چیز دیکھتا اور پڑھتا ہوں جو اس پر درج ہو جاتی ہے؛ وہی انجیل ہوتی ہے"۔

اگرچہ وہ (انجیل) نہ تو معانی میں قرآن کے مشابہ ہے اور نہ ہی الفاظ میں البتہ ہماری معتبر روایات کے بہت مشابہ ہے۔

میں نے انجیل برنابا کو گرجی زبان میں دیکھا ہے وہ کپڑے پر لکھی ہوئی تھی اور اس کی جلد چمڑے کی نہیں تھی بلکہ لکڑی سے بنی ہوئی تھی۔ آغا مرعشی نجفی نے اسے آغا طباطبائی کے حوالے کیا اور پوچھا: "یہ کتنے سال پرانی ہے؟"

آغا طباطبائی نے جواب دیا: "میرے خیال میں یہ پانچ سو سال پرانی ہے۔"

اس واقعہ کو پچاس سال ہو چکے ہیں۔

آغا مرعشی نے کہا: "ہم نے اسے اپنے پاس محفوظ کر رکھا ہے تا کہ ہمیں کوئی ایسا شخص مل

Presented by Ziaraat.Com

جائے جو گرجی زبان جانتا ہو اور ہمیں اس کا فارسی یا عربی میں ترجمہ کر کے دے"۔

کیونکہ یہ جتنی زیادہ پرانی ہوگی اتنی صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہوگی۔ [1]

---

[1] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۴۵

Presented by Ziaraat.Com

چھٹا حصہ

معارفِ اسلام

Presented by Ziaraat.Com

پہلی فصل: قرآن مجید.............123

قرآن میں غوروفکر کرنا.............123

اس سورہ میں اسم اعظم ہے.............125

سارا قرآن ایک سورہ میں ہے.............126

دوسری فصل: نماز.............128

اوّل وقت نماز کی تاثیر.............128

نماز میں دنیاوی سوچ.............129

بے نماز بے دین ہے.............129

اول وقت باجماعت نماز پڑھنے کے فوائد.............132

نماز کا جسمانی فائدہ.............134

تیسری فصل: مختلف مسائل.............136

امام زمانہؑ کی حضرت عیسیٰؑ پر امامت.............137

ہمیں سب کا خیر خواہ ہونا چاہیئے.............140

صدقہ کا فائدہ.............142

حقوق ادا کیئے جائیں تو کوئی بھی محروم نہیں ہوگا.............143

زیارتِ عاشورہ.............144

امام زمانہ علیہ السلام کا دیدار نا قابل انکار ہے۔.............146

پہاڑوں کے عجائب.............148

Presented by Ziaraat.Com

پہلی فصل: قرآن مجید

اعجازِ قرآن:

قرآن مجید معجزہ ہے؛ ایسا نہیں کہ صرف صالح، عابد اور عالم مسلمانوں کے لئے معجزہ ہے اور دوسروں کے لئے شاہنامہ [۱] ہے!

معجزہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ سب کے لئے ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر کے متدین نصاریٰ قرآن مجید کو دیکھ کر اَن دیکھا کر دیتے ہیں۔ جبکہ وہ خود کہتے ہیں کہ "قرآن کسی حکیم کی تحریر کردہ کتاب ہے"۔ [۲]

قرآن میں غور وفکر کرنا

قرآن مجید کی سب سے زیادہ معرفت اس شخص کے پاس ہوتی ہے جو اس میں زیادہ غور وفکر کرتا ہے، روایات بھی قرآن کی طرح ہیں۔ بعض (آیات وروایات) بعض اور (آیات و

---

[۱] شاہنامۂ فردوسی طوسی کی تحریر کردہ کتاب کا نام ہے جس میں انہوں نے ایران کے بادشاہوں اور پہلوانوں کی منظوم داستانیں بیان کی ہیں۔ اس کتاب میں تقریباً ساٹھ ہزار بیت ہیں۔ (فرہنگ عمید ص ۶۶۰؛ حسن اللغات جامع ص ۵۲۶؛ سعیدی)

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۱۰

Presented by Ziaraat.Com

روایات) کی شارح ہیں۔ جیسے (آیت کریمہ)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ [۱]

"ہمیں سیدھے راستے کی (اور اس پر چلنے کی) ہدایت کرتا رہ۔"

تمام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہی صراطِ مستقیم پر ہیں جبکہ ایک اور آیت میں ہے:

"وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ. [۲]

"ہاں البتہ میری عبادت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔"

اسی طرح ایک اور آیت میں ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ [۳]

"اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی تو ایسے لوگ ان (مقبول) بندوں کے ساتھ ہوں گے۔ جنہیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔"

یا یہ آیت کریمہ:

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

"راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام و احسان کیا۔" [۴]

یہی صراط مستقیم ہے۔

---

[۱] سورہ فاتحہ:۵

[۲] سورۂ یٰسین:۶۱

[۳] نساء:۶۹

[۴] فاتحہ:۷

Presented by Ziaraat.Com

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ. [۱]

"نہ ان کا (راستہ) جن پر تیرا قہر وغضب نازل ہوا۔ اور نہ ان کا جو گمراہ ہیں۔"

ان کے رؤسا (یہود و نصاریٰ) کے معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن شاید یہ ایک مثال ہو یعنی یہودی کفر وعناد میں عیسائیوں سے زیادہ سخت ہیں۔

جو شخص قرآن مجید میں غور وفکر کرتا ہے اسے قرآنی معلومات کے ذریعے اور بہت سی معلومات مل جاتی ہے۔ اخبار و روایات بھی اسی طرح ہیں کیونکہ یہ بھی بہت سی چیزوں میں قرآن مجید کے مشابہ ہیں یا یہ کہ بہت سی چیزوں میں قرآن اور یہ آپس میں متحد و متفق ہیں۔ [۲]

اس سورہ میں اسم اعظم ہے

روایت میں ہے کہ سورہ فاتحہ میں اسم اعظم بکھرا ہوا ہے اس نیت سے سورہ فاتحہ پڑھنے والا شخص اسم اعظم جاننے والے کی طرح ہے کسی کی کوئی حاجت ہو تو وہ اسم اعظم کا ارادہ کر کے سورہ فاتحہ پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس میں تمام آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ سب اس سورہ کی جامعیت کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ سارے قرآن کا خلاصہ ہے روایت میں ہے کہ:

"كُلُّ مَا فِي الْقُرْآنِ فِي الْفَاتِحَه"

"جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب فاتحہ میں ہے۔"

---

[۱] فاتحہ: ۷

موجودہ دور کے زیادہ تر علمائے امامیہ سورہ فاتحہ کی آخری آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام و احسان کیا، ان لوگوں پر نہ تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی یہ گمراہ ہوئے۔ (مترجم)

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۵۹

Presented by Ziaraat.Com

یہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ [۱]

سارا قرآن ایک سورہ میں ہے

سورہ فاتحہ مجمل قرآن ہے، نماز میں تمام قرآن واجب ہے۔ یہ بات نماز کے لئے باعث فضیلت ہے کہ اس میں سارا قرآن جمع ہوتا ہے۔ دیکھنا ہوگا کہ کیا قرآن اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہے؟ (کیا قرآن) ذکر، ثناء اور معرفت خدا کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ۔ یہ اذکار، عبودیت بھی ہیں اور ذکر بھی ہیں؛ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ اس سے دعا کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ اجمالی دعا ہے اور اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۵﴾، اس کی تفصیل ہے۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾ یہ ان لوگوں سے بیزاری کی دعا ہے جو دین کے مخالف اور "مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ" ہیں۔ ضال و مضل ہیں اور ایسے گمراہ ہیں جن کا عذر بھی قابل قبول نہیں۔ کیا قرآن مجید میں حدود اور تعلیمات میں سے کوئی ایسی چیز ہے جس کی طرف اس سورہ میں اشارہ نہ ہوا ہو؟ "اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۵﴾" میں راستہ معین کیا گیا ہے:

"وہ راستہ جس پر وہ لوگ چلتے تھے، وہ راستہ نہیں جس پر وہ (دشمنانِ دین اور گمراہ) چلتے تھے اور نہ ہی ان کی اطاعت کرنے والوں کا راستہ"۔

سارا قرآن فاتحہ میں ہے۔ اس میں دوسروں کی باتوں پر کان دھرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر انسان خود دیکھ سکتا ہے کہ بالکل اس طرح ہے۔ [۲]

---

[۱] خارج اصول: جلسہ: ۱۳

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۱۳

Presented by Ziaraat.Com

نور قرآن

ایک اَن پڑھ حافظ قرآن [۱] کو تفسیر (کی کتاب) دکھائی جا رہی تھی جس میں قرآن اور غیر قرآن دونوں شامل تھے اور مشخص نہیں تھے اور وہ بتا رہا تھا کہ یہ جملہ قرآن ہے اور یہ جملہ قرآن نہیں ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ "تجھے تو پڑھنا نہیں آتا تم کیسے سمجھ جاتے ہو کہ یہ قرآن ہے اور یہ قرآن نہیں ہے؟" تو اس نے جواب دیا "مجھے قرآنی آیات میں ایسا نور نظر آتا ہے جو دوسرے جملوں میں نظر نہیں آتا"۔ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن سے کتاب مراد ہے؛ حالانکہ (صدر اسلام میں) اس سے پہلے کہ قرآن لکھا جاتا (مسلمان) قرآن پڑھتے تھے؛ قرآن کو تحریر کیا گیا تاکہ محفوظ رہے [۲]۔

کم سن حافظ کو وعظ و نصیحت

ایک کم سن حافظ قرآن کے عزیز و اقارب حضرت آیۃ اللہ العظمٰی بہجتؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: میانہ روی سے خارج نہ ہوں نیز یہ (حافظ) خود یا آپ لوگ اس پر زیادہ بوجھ مت ڈالیں۔ مثلاً اسے یہ نہ کہیں کہ "تم نے قرآن مجید حفظ کر لیا ہے لہٰذا اب تمہیں نہج البلاغہ اور صحیفۂ سجادیہ حفظ کرنا چاہئے"۔ اسے زیادہ تکلیف دینے کے بجائے اس کے کام کو آسان بنائیں۔ حفظ کو باقی رکھنے کے لئے اسے روزانہ ایک پارہ کی تلاوت کرنی چاہئے اس ایک پارہ کو بھی اوقات نماز میں تقسیم کرے۔ (اور اسے اوقات نماز

---

[۱] شاید اس سے کربلائی کاظم ساروقی (مدفون قبرستان حاج شیخ) مراد ہیں البتہ جوانی میں آیت اللہ بہجت ایک ایسے حافظ قرآن سے ملتے تھے جو نابینا ہونے کے باوجود قرآن کی تحریر کو مشخص کرتا تھا۔

[۲] یعنی حقیقت قرآن کتاب نہیں بلکہ اسے محفوظ رکھنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ (خارج اصول: جلسہ ۱۶)

Presented by Ziaraat.Com

میں پڑھے) علاوہ ازیں اسے چاہئے کہ سفر اور مشروع تفریحات میں زیادہ مصروف رہے (کیونکہ) مسافرت اور آب و ہوا کی تبدیلی بہت مؤثر ہوتی ہے۔ سنا ہے کہ کچھ لوگ اپنے خون میں تبدیلی کے لئے دیگر ممالک کا سفر کرتے ہیں میرے خیال میں دیگر ممالک کے علاوہ، عام سفر بھی خون میں تبدیلی کا باعث ہیں۔ مثلاً ہفتہ میں ایک مرتبہ جمکران جانا بھی تبدیلی ہے۔

توسل بہت مفید ہے؛ امام زادوں کے مقبروں پر زیادہ جائیں جس طرح مختلف میووں میں مختلف وٹامن پائے جاتے ہیں اسی طرح ان میں سے ہر ایک کے اپنے خواص اور آثار ہیں۔ اگر ان (مذکورہ بالا باتوں) میں سے کوئی بھی نہ ہو تو بین الطلوعین (طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان) چہل قدمی کرنا (اور اسی دوران) تعقیباتِ نماز پڑھنا بھی مؤثر ہے۔[۱]

دوسری فصل: نماز

اوّل وقت نماز کی تاثیر

جو لوگ ہمیشہ اول وقت میں نماز پڑھتے ہیں اور "صلات کاملہ" کے پابند ہیں، اگر وہ تھوڑی دیر اپنی طرف متوجہ ہوں اور دیکھیں کہ ان کی نماز سے پہلے اور نماز کے بعد والی حالت میں فرق ہے اور وہ اختیاراً اس فرق کو ضائع نہ ہونے دیں تو امید ہے کہ وہ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ "جو اپنی نمازوں پر مُداومت کرتے ہیں۔"[۲] میں شامل ہو جائیں گے؛ وہ ہمیشہ مصلّی (نماز پڑھنے والے) ہوں گے یعنی: ہمیشہ متذکر (ذکر کرنے والے) ہوں گے۔ انہوں نے تذکر کے لئے جو نماز پڑھی ہے، وہ تذکر ان میں ایک قوی روحانیت ایجا کرتا ہے، وہ

---

[۱] خاطراتی از دکتر ہفت سالہ ۲۸۔۳۱

[۲] معارج: ۲۳

Presented by Ziaraat.Com

اس قوی روحانیت کے ذریعے ہمیشہ خدا کی یاد میں رہتے ہیں اور ہمیشہ اپنی اس قوت کی حفاظت کرتے ہیں۔ [۱]

نماز میں دنیاوی سوچ

ایک شخص کہتا تھا جب بھی میں اللہ اکبر کہتا ہوں دنیاوی کاموں کی سوچ میں پڑ جاتا ہوں اور جب نماز کا (آخری) سلام کہتا ہوں تو (اس بات کی طرف) متوجہ ہو جاتا ہوں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ کیونکہ دوسرے کاموں کیلئے سلام کی ضرورت نہیں ہوتی! [۲]

بے نماز بے دین ہے

وہ لوگ جو بہانے بناتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے اور آسائش طلب ہیں، کبھی نماز پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔ فرض کریں کہ اگر وہ توبہ نہیں کرتے اور اسی طرح کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگ فاسق ہیں اور جو لوگ اہل نماز نہیں اور نماز کا عقیدہ بھی نہیں رکھتے ایسے لوگ بنیادی طور پر اہل اسلام ہونا تو اپنی جگہ اہل دین بھی نہیں ہیں۔ [۳]

---

[۱] صلاۃ، جلسہ: ۹۷

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۷

[۳] معلوم ہونا چاہئے کہ تمام ادیان میں نماز ہے البتہ اس کی صورتیں مختلف ہیں، آغا کا مقصد یہ ہے کہ کامل ترین دین اسلام ہے جو شخص نماز کا عقیدہ نہیں رکھتا اس کا اہل اسلام ہونا تو اپنی جگہ وہ بنیادی طور پر کسی اور دین کو بھی قبول نہیں کرتا۔

وَمَنْ لَا صَلَاۃَ لَہٗ لَا دِیْنَ لَہٗ (مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل: ج ۷ ص ۱۱)

(صلوٰۃ، جلسہ: ۸۸)

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں بہت شکر گزار ہونا چاہئے

مرزا قمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے: اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری ان نمازوں اور عبادات کی وجہ سے سزا نہ دے تو ہمیں بہت شکر گزار ہونا چاہئے کیونکہ ہم جب ایک شرط کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہم سے دوسری شرط چھوٹ جاتی ہے اور جب دوسری شرط کا خیال رکھتے ہیں تو ایک اور شرط سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔ [۱]

اوقات نماز میں وسعت

نماز کے لئے پانچ اوقات مقرر کیے گئے ہیں (اور انہیں ایک دوسرے کے پیچھے قرار نہیں دیا گیا) مخصوصاً جب ہم ان کے نوافل بھی پڑھنا چاہیں (آٹھ نوافل ظہر کے، آٹھ نوافل عصر کے اور چار چار کر کے ظہر اور عصر کے فرض) آپ جانتے ہیں کہ ان میں کتنا وقت لگتا ہے۔ اس صورت میں سارے ماموم فریادیں کریں گے، وہ بڑی مشکل سے چار رکعتوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں! شاید وہ پہلی چار رکعتوں میں حاضر ہوں اور دوسری چار رکعتوں میں حاضر نہ ہوں [۲] نماز دین کا ستون ہے اس لئے اس کے اوقات میں وسعت دی گئی ہے تا کہ اسے آسانی سے انجام دیا جا سکے۔

نماز کے اوقات کو اس لئے وسیع کیا گیا ہے تا کہ (نماز پڑھنے والے) نماز کو جلدی پڑھنے کے پابند ہوں۔ ورنہ شاید افضل اس طرح ہو کہ ظہر کے آٹھ نوافل اول وقت میں پڑھتے ہیں اور پھر ظہر کی چار فرض رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد عصر کے نوافل اور پھر عصر کی چار رکعتیں

---

[۱] خارج اصول، جلسہ: ۱۴

[۲] یعنی ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد سے چلے جائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

پڑھی جائیں۔

اول وقت میں پڑھی جانے والی جماعت، دیگر مسلمانوں کی آخر وقت میں فرادیٰ نماز کی حفاظت کرتی ہے۔وہ کہتے ہیں:

"لوگ اول وقت میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں (کیا) ہم آخری وقت میں نماز نہ پڑھیں۔"

دونمازوں (ظہر وعصر اور مغرب وعشا) کو ملا کر پڑھنا شیعوں کا شعار ہے، (اور) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نمازوں کو ملا کر پڑھتے تھے۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: آپؐ نے "مِنۡ غَيۡرِ عُذۡرٍ وَلَا دَلِيۡلٍ" بغیر عذر اور دلیل کے نمازوں کو ایک ساتھ کیوں پڑھا ہے؟

انہیں (اہل سنت) کی کتابوں میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

"اُرِيۡدُ اَنۡ اُسَهِّلَ عَلٰى اُمَّتِيۡ"

"اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ میری امت کے لئے آسانی ہو۔"

لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ اول وقت میں دونمازوں کو ساتھ پڑھنا، ان لوگوں کے لئے جو آخری وقت میں نمازوں کو جداگانہ پڑھتے ہیں اور کسی سبب کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے، انہیں (نماز قضا کرنے سے) روکتا ہے (اور وہ ساری نمازیں پڑھتے ہیں) یا یہ کہ ان کے عقیدہ کے مطابق وہ تقریباً غروب کے وقت عصر کی نماز پڑھتے ہیں۔

نمازوں کے درمیان تاخیر کی صورت میں موانع اور مصروفیات آجاتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ دوسری نماز فرادیٰ پڑھی جاتی ہے۔

صدر اسلام میں آٹھ رکعتوں کو ساتھ پڑھنا مستحب تھا، لوگ کام کاج پر چلے جاتے تھے، چونکہ جماعت مستحب ہے لہٰذا اگر ان کے لئے ممکن ہوتا تو پہنچ جاتے ورنہ نہیں پہنچتے تھے۔

لیکن آج کل نمازوں کو ساتھ پڑھنا زیادہ آسان ہے اس لئے کہ دوسری نماز قضا نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی۔[1]

اول وقت با جماعت نماز پڑھنے کے فوائد

دن، رات میں اول وقت با جماعت نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے اس کا سبب یہ ہے کہ لوگ خود بھی اول وقت میں با جماعت نماز پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی جماعت میں شریک کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا اول وقت میں با جماعت نماز پڑھنا دوسروں کے آخری وقت میں نماز پڑھنے کی حفاظت کرتا ہے، جو فرادیٰ نماز پڑھتے ہیں۔ (جماعت) گرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو لوگوں کی نماز کے استحکام کا باعث ہے۔ لوگ کہتے ہیں: "کچھ لوگ اول وقت میں نماز پڑھتے ہیں اور اسے اتنی اہمیت دیتے ہیں کیا ہم آخری وقت میں بھی نماز نہ پڑھیں؟" گویا وہ (اول وقت با جماعت نماز پڑھنے والے) دوسروں کی نماز کے لئے معاون ہوتے ہیں۔[2]

فلسفۂ جماعت

نمازِ جماعت میں اس طرح استحکام، موافقت اور اتحاد ہو کہ گویا ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ ماموین کی ہر صف متحد اور تقریباً ایک شخص کی طرح ہونی چاہئے۔ اہل ایمان کے درمیان اس طرح وحدت اور یکجہتی ہو کہ گویا سب ایک ہیں اگر وہ جہاد پر جائیں تب بھی انہیں ساتھ چلنا چاہئے انہیں چاہئے کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔[3]

نماز میں سیاست

---

[1] صلاۃ: جلسہ: ۲۹۸

[2] صلاۃ: جلسہ: ۱۷۲

[3] صلاۃ، جلسہ: ۲۰۸

Presented by Ziaraat.Com

نمازِ عید، جمعہ کی نماز کی طرح ہے اس میں سیاست (اجتماع) داخل ہے، وہ نماز جس کی دو رکعتیں سیاست ہوں کیا اس نماز کو فرادیٰ اور تنہائی میں پڑھا جا سکتا ہے؟

اس شخص سے کہا: کیا وہ امام الملائکہ بن سکتا ہے کیونکہ ملائکہ ہماری سیاست (اجتماع) کے محتاج نہیں ہوتے۔ [۱]

دورانِ نماز گناہ کرنا

جو شخص نماز کے دوران گناہ کرتا ہے اس کی سزا میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی سزا کم نہیں ہو جاتی تم خدا سے ملاقات کے دوران خدا کے دشمنوں والا کام کیوں کرتے ہو؟ جو شخص دورانِ نماز (نعوذ باللہ) گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اس کی سزا، اس شخص سے زیادہ ہوتی ہے جو وہی گناہ نماز کے علاوہ انجام دیتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ نماز کی فضیلت کی وجہ سے اس کی سزا میں کمی ہو جاتی ہے۔ [۲]

تقلید میں احتیاط

باجماعت نماز پڑھنے کے بعد وہ شخص (خدا کی اس پر رحمت ہو) فوراً کھڑا ہو جاتا اور دوبارہ نماز پڑھنے لگتا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ باجماعت نماز کے بعد کونسی نماز پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: "ممکن ہے کہ تکلیف [۳] کے آغاز میں ہماری تقلید صحیح نہ ہو لہٰذا میں اپنی ان نمازوں کی قضا بجا لاتا ہوں جو میں نے اس وقت پڑھی تھیں۔" وہ بہت احتیاط کرتے

---

[۱] صلاۃ: جلسہ: ۸۳

[۲] صلاۃ: جلسہ: ۲۱۸

[۳] انسان کے بالغ ہونے کے بعد جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہوتی ہیں انہیں فقہی زبان میں "تکلیف" کہا جاتا ہے۔ (سعیدی)

Presented by Ziaraat.Com

تھے۔[۱]

نماز کا جسمانی فائدہ

ایک شخص کہتا تھا کہ "ایک مرتبہ میں بیمار ہوا ڈاکٹر کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ "آپ کو ورزش کرنی چاہئے اگر چہ زیادہ نماز پڑھنے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو"۔ میں نے بہت نمازیں پڑھیں جس کی وجہ سے میرا مرض جو کہ سر کا درد تھا، ختم ہو گیا۔[۲]

مسجد کی تسبیح

مسجد کے اجزاء میں خاص قسم کی خوشی اور مسرت پائی جاتی ہے، مسجد کی قالین اور مسجد سے متعلقہ ہر چیز دوسری جگہوں پر موجود قالینوں سے ممتاز ہے اور ان میں مسرت پائی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ: "ہم مبداء اعلیٰ کے ساتھ پہاڑوں سے زیادہ مربوط ہیں۔"

تسبیح و تحلیل عجیب چیز ہے، مسجد میں پڑے پتھر بھی تسبیح کرتے ہیں وہ (تسبیح) دوسری تمام تسبیحوں سے ممتاز ہے۔ دیوار، لوہا اور دیگر تمام اشیاء تسبیح کرتے ہیں۔[۳]

کسی کام کی اہمیت جاننے کا طریقہ

کفار مسجد سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں؟ ان (موصل کے مسلمانوں) کی طرف کچھ رقم بھیجی جاتی تھی تاکہ وہ موصل میں مسجد تعمیر کرائیں اور دین کی تبلیغ کریں؛ لیکن ان (مخالفین) سے جتنا ہو سکتا مسجد کی مخالفت کرتے، محل مسجد کو نجس کرتے اور اس کی عمارت

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۱۰

[۲] منقول از سید علی تہرانی

[۳] ر۔ک: اسراء: ۴۴ صلوٰۃ: جلسہ: ۳۳۶

Presented by Ziaraat.Com

میں برے کام کرتے تا کہ موصل کے اطراف میں مسجد نہ بنے۔ یہاں تک کہ جب مسجد تعمیر ہونے لگی تو وہاں کے حاکم نے کہا کہ "جو بھی اس مسجد میں نماز کے لئے جائے گا ہم اس کا پانی بند کر دیں گے!"

آقا سید ابوالحسن (اصفہانی) سے کہا گیا کہ آپ حکومت کے ذریعے انہیں ایسا کرنے سے روکیں انہوں نے کہا: "میں اس طرح نہیں کروں گا بلکہ یہ کام حاکم کی طرف تحفے، تحائف بھیجنے کے ذریعے کروں گا۔" انہوں نے حاکم کو لکھا کہ "فلاں شخص (بانی مسجد) کا دفاع کرو"

جب حاکم نے آقا سید ابوالحسن کی طرف سے بھیجی گئی چیزیں دیکھیں تو اعلان کیا کہ "جو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا ہم اس کا پانی بند کر دیں گے"۔ مقصد یہ ہے کہ مساجد کی اتنی اہمیت ہے۔ مساجد اور وہ تمام چیزیں جو شعار ہیں، ان کی اہمیت کی نشانی یہ ہے کہ اسلام، دین اور ایمان کے دشمن ان سے نفرت کرتے ہیں۔ دین و ایمان کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرف دیکھنے سے بعض افعال، اعمال اور شعائر کی اہمیت اور محبوبیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ [۱]

مسجد کوفہ

مسجد کوفہ کے دو محراب ہیں: ایک حضرت مسلمؑ کے مزار کے پاس ہے۔ وہ (محراب) دائیں طرف سے لمبا اور بائیں طرف سے چھوٹا ہے۔ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ وہاں نماز پڑھی جاتی ہو اور زیادہ ثواب کے لئے صف کے دائیں طرف لوگ زیادہ کھڑے ہوتے ہوں۔

اور دوسرا (محراب) اس کے برعکس ہے اور وہ مسجد کی دوسری جانب واقع ہے۔ اسی کو محراب کہتے ہیں اور وہاں ضریح کی شبیہ بنائی گئی ہے؛ اسے مقتل سمجھا جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپؑ (حضرت علیؑ) اس جگہ (جسے مقتل شمار کیا جاتا ہے) واجب نماز پڑھتے تھے اور وہاں

[۱] صلوٰۃ، جلسہ، ۳۱۲

Presented by Ziaraat.Com

رات کے نوافل پڑھتے تھے۔ اس طرح بعید لگ رہا ہے؛ اگرچہ (یہ محراب) اس گھر کے قریب ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت علیؑ کا گھر تھا۔ شاید وہاں ایک دروازہ بھی تھا۔ قاعدہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مقتل ہی امیر المومنینؑ کے فرائض کی جگہ تھی۔ جس جگہ کو مقتل کہا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقتل "محراب" میں واقع تھا اور آپ نماز کی حالت میں شہید ہوئے تھے اور اگر آپ ہال عبور کر کے جاتے تھے تو، پہلا محراب زیادہ مناسب تھا۔ [۱]

مسجد میں تدریس

تمام بزرگ مسجد میں تدریس کرتے تھے۔ شاید شیخ انصاری بھی اپنی مسجد میں درس دیتے تھے۔ جیسا کہ منقول ہے شیخ نے اس کام کا آغاز نہیں کیا بلکہ ان سے پہلے بھی اسی طرح ہوتا تھا اور بزرگ علما امیر المومنینؑ کے حرم میں ایوان کے پیچھے درس دیتے تھے۔ [۲]

تیسری فصل: مختلف مسائل

فرج کے لئے دعا کرنا

روایات میں ہے کہ آخر الزمان میں سب ہلاک ہو جائیں گے سوائے اس شخص کے جو فرج کے لئے دعا کرتا ہے۔ گویا فرج کے لئے دعا کرنا ایک امید ہے اور صاحب دعا کے ساتھ روحانی ارتباط کا باعث ہے۔ یہ فرج کا ایک درجہ ہے؛ احتمال ہے کہ "إِنَّ فِي ذَالِكَ فَرَجُكُمْ" کا بھی یہی معنی ہے۔ آپ کو اگر یہ دعا پڑھنے کی توفیق ہو تو یہ بھی فرج ہی کا ایک درجہ ہے۔ دوسری

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ:۲۰۶

[۲] صلوٰۃ: جلسہ:۲۰۶

Presented by Ziaraat.Com

بات یہ ہے کہ جو شخص فرج کیلئے دعا کرتا ہے وہ ایمان کے آخری رکن پر عقیدہ رکھتا ہے۔[۱]

امام زمانہؑ کی حضرت عیسیٰؑ پر امامت

ظاہراً روایت میں ہے کہ حضرت امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد (امام زمانہؑ) فرمائیں گے: "آپؑ نماز کیلئے آگے بڑھیں" اور وہ (حضرت عیسیٰؑ) فرمائیں گے:

اَنْتُمْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ يَاُمُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

"آپ محمدؐ کی امت ہیں، آپ میں سے بعض، بعض کو امامت کراتے ہیں۔"[۲]

ظہور کی ایک نشانی

ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا (البتہ یہ ایک خواب ہے اور خواب حجت نہیں ہوتا) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں طرف اہل علم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک عمر رسیدہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر عرض کیا: "آپ کے فرزند مہدی (عجل اللہ فرجہ) کا ظہور کب ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہاری مسجدیں، شام کی مسجدوں کی طرح ہوجائیں گی۔

اس شخص نے پوچھا: "شام کی مسجدیں کس طرح ہیں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ان کے دروازے سونے کے ہیں۔"

یہ وہ عبارت ہے جسے اس شخص نے خواب میں (دیکھا تھا اور) نقل کیا۔ یعنی تم یہود و

---

[۱] خارج اصول؛ جلسہ: ۴۱

[۲] صلاۃ، جلسہ: ۱۸۵

Presented by Ziaraat.Com

نصاریٰ کے مشابہ ہو جاؤ گے۔ [۱]

ہر ریاضت میں اثر ہوتا ہے

ایک پاکستانی نے جب حضرت آیت اللہ العظمٰی بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ہندوستان اور پاکستان میں ایسے لوگ نہیں جو ریاضت کے ذریعے کسی مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور کچھ کرنے کی طاقت حاصل کر لیتے ہیں؟! ہر ریاضت میں اثر ہوتا ہے البتہ مذہب اہل بیتؑ میں سب کچھ ہے اور یہ سب سے بلند و بالا ہے۔ [۲]

یہاں میں اس بات کا اضافہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک شخص جو ابن عربی کو برا بھلا کہتا تھا اور انہیں سنی سمجھتا تھا۔ استادِ محترم نے انہیں برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: "ان کے شیعہ ہونے کا بھی احتمال ہے (کیونکہ) وہ جس زمانہ میں تھے وہ تقیہ کا زمانہ تھا۔"

حضرت آیت اللہ بہجتؒ بڑے عرصے تک اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ دعائے عرفہ کا ملحقہ حصہ سید الشہداء علیہ السلام سے منقول ہے۔ لیکن بعد میں فرمایا:

ایک شخص نے مشہد میں بتایا کہ

"عرفہ کے دن میں ملحقہ حصہ پڑھ رہا تھا اتنے میں سید ابن طاؤس تشریف لائے اور مجھ سے کہنے لگے: یہ حصہ ان عبارتوں میں سے ہے، جنہیں میں نے اضافہ کیا ہے۔"

ابلیس بھی خدا کی وسیع رحمت کا امیدوار ہے

ایک شخص نے ابلیس کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا: تم کس چیز کی وجہ سے اللہ

---

[۱] صلوٰۃ جلسہ: ۳۴۵

[۲] زمہر افروختہ: ص ۶۹

Presented by Ziaraat.Com

تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار ہو؟

اس نے جواب دیا: اس آیت (کریمہ) کی وجہ سے:

اِنَّ اللّٰهَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ

"بے شک اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"[۱]

اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے بارے میں فرماتا ہے کہ

فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ

"ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کریں گے (برائیوں سے بچیں گے)۔"[۲]

ابلیس نے جواب دیا:

اِنَّمَا التَّخۡصِيۡصُ مِنۡكَ.

"اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش کو تقویٰ کے ساتھ مخصوص نہیں کیا (بلکہ) تم ہو جو اسے اس طرح مخصوص کرتے ہو"۔[۳]

گناہوں کی بخشش

جو شخص کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہوا ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ اس کی ان چیزوں سے درگزر کیا جائے جو کفر سے نیچے ہیں۔ جیسے: اس نے عمداً جو زکوٰۃ نہ دی ہو، جو نماز نہ پڑھی ہو، یا جان بوجھ کر کفر (جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے) پر قائم رہا ہو۔

علاوہ ازیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ترویجِ اسلام، شرفِ اسلام اور تکریم اسلام اس

[۱] زمر: ۵۳

[۲] اعراف: ۱۵۶

[۳] منقول از سید علی تہرانی

Presented by Ziaraat.Com

میں ہے کہ نومسلم کو صاحبِ عظمت سمجھا جائے اور اس کے بہت سے گناہوں سے درگزر کیا جائے کافر مسلمان ہوجائے تو اس پر موجود سابقہ حقوق معاف ہوں گے کیونکہ سب سے بڑا گناہ کفر ہے لہٰذا اس کے دوسرے تمام گناہوں کو نظر انداز کیا جائے گا۔[۱]

کفر کے درجات اور ان کے لئے مناسب عذاب

بعض لوگ چند ہزار سال جہنم میں رہنے کے بعد نجات پائیں گے ایسا نہیں کہ سب خالد ومخلّد (ہمیشہ جہنم میں رہنے والے) ہوں گے۔ خالد ومخلّد (ہمیشہ جہنم میں رہنے والے) وہ لوگ ہوں گے جو کافر ہیں اور وہ کافر جو گناہ، قتل وغارت اور ضلالت وگمراہی میں مبتلا رہتے ہیں وہ اس معمولی کافر سے مختلف ہیں جس نے کوئی جرم نہ کیا ہو اور صرف ان کی جماعت میں شریک رہا ہوگا۔ دونوں کی سزائیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی۔ ہمیں انہیں ایک جیسا نہیں سمجھنا چاہئے، جس طرح رحمت اور جنت کے درجات مختلف ہیں اسی طرح ان کے عذابِ جہنم کے طبقات بھی مختلف ہیں۔ شیطان اور حزب شیطان جو گمراہی اور خونریزی میں ان جیسے ہیں وہ اسفل السافلین (جہنم کے سب سے نچلے طبقہ) میں ہوں گے۔[۲]

ہمیں سب کا خیر خواہ ہونا چاہئے

ایرانی صدر جب استاد محترم سے ملاقات کے لئے گیا تو آپ نے ان کے سامنے توحید اور مبدأ کے بارے میں چند نکات بیان کئے اور فرمایا:

"ہمیں سب کا خیر خواہ ہونا چاہئے یہاں تک کہ ہم کافروں کے

[۱] زکوٰۃ، جلسہ: ۸۱

[۲] زکوٰۃ، جلسہ: ۵۴

Presented by Ziaraat.Com

لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت عطا فرمائے، اگر چہ وہ چین میں ہی کیوں نہ ہوں"۔ [1]

لوگوں کی برزخ ایک دوسرے سے مختلف ہے

سوال: ریاضت کرنے والے وہ لوگ جن کے پاس اس دنیا میں طاقت ہے کیا وہ موت کے بعد بھی کچھ کر سکتے ہیں؟ آٹھویں صدی ہجری کا ایک عارف جو تخت فولا د اصفہان میں دفن ہے؛ وہ موت سے پہلے بھی با کرامت تھا اور موت کے بعد بھی اس سے کرامتیں ظاہر ہوتی رہتی ہیں؛ البتہ اس کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سنی تھا۔ کیا مرنے کے بعد لوگوں کا حساب و کتاب اور قیامت صغریٰ شروع نہیں ہو جاتا؟

جواب: عذاب اور کیفیت کے لحاظ سے لوگوں کی برزخ ایک دوسرے سے مختلف ہے اور اصل یا اس کی حقیقت، قیامت کے لئے باقی رہتی ہے وہی حقیقی حشر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں ایک اہل علم کو دیکھا کہ وہ بصرہ میں اہلسنت کے قبرستان میں دفن تھا حالانکہ اسے نجف اشرف میں دفن کیا گیا تھا! اس نے اس (مرحوم) سے پوچھا: "اے فلاں! آپ کو تو نجف کے قبرستان میں دفن کیا گیا تھا؟ آپ یہاں کیسے پہنچ گئے؟!"

اس نے جواب دیا: "چونکہ میں شیعوں میں سے نہیں تھا اسلئے مجھے یہاں منتقل کیا گیا ہے"۔

خواب دیکھنے والے نے کہا: "مگر آپ تو شیعہ تھے"۔ (اس پر) مرحوم نے خواب میں اپنی زبان نکالی یعنی میں صرف زبانی شیعہ تھا اور مجھے قلبی یقین نہیں تھا۔ خواب دیکھنے والے نے اس سے پوچھا: "کیا اس وقت آپ پر عذاب ہو رہا ہے؟ اس نے کہا فی الحال (مجھ پر عذاب) نہیں ہو رہا ہے"۔

---

[1] روزنامہ کیھان، ۱۱ صفر ۱۴۲۰ھ ص ۱۴

Presented by Ziaraat.Com

(یعنی چونکہ وہ شیعوں کو تکلیف نہیں دیتا تھا اور ان کے لشکر کا سپاہی شمار ہوتا تھا اس لئے برزخ میں اس پر عذاب نہیں ہو رہا تھا اور اس کے اصلی حساب کو قیامت کے لئے روک دیا گیا تھا)۔

صدقہ کا فائدہ

صدقہ دینے سے مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں اگرچہ کتنی ہی بڑی مصیبتیں کیوں نہ ہوں۔ صدقہ بلاؤں کو دور کر دیتا ہے یہ بات صرف روایات میں ہی نہیں بلکہ عاقلانہ بات بھی ہے۔ شارع کا ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"اِسۡتَنۡزِلُوا الرِّزۡقَ بِالصَّدَقَةِ"

"صدقہ کے ذریعے اپنا رزق اتارو۔"

ہوسکتا ہے کہ کوئی کہے "(صدقہ دینے سے تو) میری جیب خالی ہو جاتی ہے!" حقیقت میں ایسا نہیں اس کی عقل کام نہیں کر رہی ہے! اسے کیا معلوم کہ کل کیا ہوگا؟! کل اسے اگر ایک قران [1] بھی مل جائے تو وہ اس کے ان دس قران سے زیادہ بابرکت ہوگا جو تم اس وقت دے رہا ہے۔ یہ نقص فعلی (فعلاً کم ہونا) اضافہ اور تنزیل رزق کا باعث ہے۔ یہ بات ہم قیامت کے دن سمجھیں گے اور دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان واجبات کے ذریعے ہم پر احسان کیا ہے۔ اس نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اس کے اثرات کا اس کے ساتھ مقائسہ نہیں کیا جا سکتا جو جیب کو خالی کرنے کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے۔ [2]

شکر کرو گے تو غنی ہو جاؤ گے

ایک شخص کہتا تھا: امیر المومنینؑ کے کلام میں ایسا جملہ بھی ہے جو کمیونزم کی فکر رکھنے

---

[1] قران: تومان (ایرانی پیسہ) کا دسواں حصہ؛ یہ بھی ایک سکہ ہے۔ (حسن اللغات ص ۶۵۷۔ سعیدی)

[2] زکوٰۃ: جلسہ: ۵

Presented by Ziaraat.Com

والوں کا جواب ہے:

"اُنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكَ"

"ان لوگوں کو دیکھو جو تمہارے نیچے ہیں انہیں مت دیکھو جو تم سے اوپر ہیں۔"

جو شخص ان لوگوں کو دیکھتا ہے جو اس کے نیچے ہوتے ہیں وہ کہتا ہے: "جی ہاں! ہماری حالت بہت اچھی ہے" کچھ لوگوں کے پاس تو روٹی بھی نہیں ہے۔ جو شخص ان لوگوں کو دیکھتا ہے جو اس کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ "الحمد للہ" کہتا ہے۔ یہی حمد اس کے غنی ہونے کا باعث بنتی ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ. [۱]

"اگر (میرا) شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔" [۲]

حقوق ادا کئے جائیں تو کوئی بھی محروم نہیں ہوگا

(امیر المومنینؑ سے پوچھا گیا) "زکوٰۃ میں ربع عشر (چالیسواں حصہ) کیوں واجب ہے؟"

امامؑ نے جواب دیا: "اس لئے کہ فقیروں کے لئے اتنی مقدار کافی ہے"۔

اس نے پھر پوچھا: ایسا زمانہ بھی تو آئے گا جب فقیروں کی تعداد میں اضافہ ہوجائیگا؟!

خدا جانتا ہے کہ اس وقت ساری چیزیں بڑھ جائیں گی۔ [۳] پھر بھی یہ مقدار کافی ہوگی۔

لیکن کون اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اگر حقوق دیئے جائیں تو (کوئی بھی) فقیر اور ہاشمی محروم نہیں رہے گا؟ علاوہ ازیں کفارے اور نذور بھی بڑی تعداد میں واجب ہو جاتے ہیں اور

---

[۱] ابراہیم: ۷

[۲] زکات: جلسہ: ۲۰۹

[۳] چیزیں زیادہ ہوں گی تو ان پر زکوٰۃ بھی زیادہ ہوگی۔

Presented by Ziaraat.Com

فقیروں کے لئے بہت سے حقوق آتے ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ [1]

زیارتِ عاشورہ

سوال: وہ لوگ جو زیارتِ عاشورہ پڑھتے ہیں اور اس کے ذریعے متوسل ہوتے ہیں ان کی داستانیں اور قصے نشر ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب عالی کا کیا نظریہ ہے؟

جواب: زیارت عاشورہ کا متن اس کی عظمت پر گواہ ہے، مخصوصاً زیارت کی سند قابل دید ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے صفوان سے فرمایا: اس زیارت اور دعا کو پڑھو اور اس کے پابند رہو۔ جو شخص یہ زیارت پڑھتا ہے میں اس کے لئے چند چیزوں کا ضامن ہوں:

(۱) اس کی زیارت قبول ہوگی۔

(۲) اس کی جدوجہد لائق تحسین ہوگی۔

(۳) اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور وہ بارگاہ الٰہی سے ناامید نہیں لوٹے گا۔

اے صفوان! میں نے اس زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ اپنے والد گرامی سے حاصل کیا ہے اور میرے والد نے اسے اپنے والد سے لیا ہے یہ سلسلہ امیر المؤمنینؑ تک پہنچتا ہے۔ جناب امیر نے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرائیلؑ سے اور انہوں نے اللہ تعالی سے اسے لیا ہے۔

سب نے اس زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ:

”جو بھی یہ زیارت اور دعا پڑھے گا، میں اس کی دعا اور زیارت قبول کروں گا اور اس کی تمام حاجتیں پوری کروں گا“۔

اس (زیارت) کی اسناد سے معلوم ہوتا ہے کہ زیارت عاشورہ احادیث قدسی میں

---

[1] زکوٰۃ، جلسہ: ۱۰۰

Presented by Ziaraat.Com

سے ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے بزرگ استاد مرحوم حاج شیخ محمد حسین اصفہانی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ موت سے پہلے زیارت عاشورہ پڑھیں اور پھر ان کی روح قبض ہو۔ ان کی دعا مستجاب ہوئی اور انہوں نے زیارت عاشورہ کے بعد رحلت فرمائی۔ شیخ صدرا جنہیں عقلی اور نقلی علوم پر عبور تھا، زیارت عاشورہ کے بہت پابند تھے اور کبھی بھی اسے ترک نہ کیا۔ کسی کو بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ عبادات اور زیارت عاشورہ کے اتنے پابند تھے۔

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ ایک دن میں وادی السلام کے قبرستان میں گیا، میں نے مقام حضرت مہدیؑ میں ایک نورانی بزرگ کو دیکھا جو زیارتِ عاشورہ پڑھ رہے تھے۔ ان کی شکل وصورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ زائر تھے۔ میں جب ان کے قریب گیا تو مجھ پر مکاشفہ ہوا اور میں نے امام حسینؑ کے حرم اور زائرین کو آپ کی زیارت اور (حرم کے اطراف میں) رفت و آمد کرتے دیکھا۔ میرے سامنے چند مرتبہ اسی طرح ہوا اور پھر دوبارہ وہی حالت ہوگئی۔

دوسرے دن جب میں ان کی زیارت، احوال پرسی اور ان سے استفادہ کے لئے ان کے مسافر خانہ میں گیا تو مجھے بتایا گیا کہ "ان اوصاف کا شخص زیارت کے لئے آیا تھا اور آج ہی اپنا سامان اٹھا کر چلا گیا ہے"۔

میں ان کی زیارت سے مایوس نہ ہوا اور دوبارہ وادی السلام میں گیا کہ شاید وہاں ان کی زیارت ہو جائے۔ راستے میں مجھے ایک فوق العادہ شخص ملے جو کبھی کبھی کچھ مطالب بیان کر رہے تھے۔ میرے پوچھنے سے پہلے ہی وہ میری نیت سے آگاہ ہو گئے اور بولے:

"وہ زائر آج چلا گیا"۔ [1]

مسجد جمکران کے تعارف کی ضرورت نہیں

ہمارا عقیدہ ہے کہ مقدس مقامات اور مسجد جمکران جیسی مساجد کے لئے تعارف کی

---

[1] شرح زیارت عاشورہ وداستان ھای شگفت آن ص ۳۳ تا ص ۳۶

Presented by Ziaraat.Com

ضرورت نہیں ہے اگر کوئی کہے کہ ہم وہاں گئے ہمیں وہاں کچھ بھی نہیں ملا تو ان کے بارے میں کہا جائے گا کہ یا وہ صحیح عقیدہ سے نہیں گئے تھے یا امتحان کے لئے گئے تھے یا پھر ایسے ہی (گھومنے پھرنے) گئے تھے۔ بہرحال یہ مقامات خود ہی اپنے معرّف ہیں۔

اصلی مسجد میں ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں خاص قسم کا لطف ہے۔ [۱]

جزیرہ خضراء

ایک شخص نے آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: "جزیرۂ خضراء (جس کے بارے میں بہت بحث ہوتی ہے) کہاں ہے؟

آپ نے فرمایا: جزیرۂ خضرہ وہ دل ہے جس سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف خوش ہوتے ہیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کا دیدار نا قابل انکار ہے۔

صاحب حدائق [۲] نے کشکول میں اور مرحوم نہاوندی [۳] سید شفتی [۴] سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو جزیرۂ خضراء کے بارے میں معلوم ہو گیا جہاں با جماعت نماز ادا ہوتی ہے معلوم نہیں کہ

---

[۱] سیری در آفاق: ص ۲۴۷

[۲] شیخ یوسف بحرانی، صاحب کتاب الحدائق الناظر

[۳] شیخ علی اکبر نہاوندی، صاحب العبقری الحسان

[۴] سید محمد باقر شفتی، مدفون مسجد سید اصفہان

Presented by Ziaraat.Com

اس جماعت میں آپؑ (امام زمانہ علیہ السلام) کی اولاد شریک ہوتی ہے یا صرف آپؑ ہوتے ہیں۔ [۱]

امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہونا اور آپؑ کی زیارت کرنا ممکن ہے، انصاف تو یہ ہے کہ اس موضوع پر جھگڑنا نہیں کرنا چاہئے۔

وہ لوگ جو اپنے زمانے میں اپنی مثال آپ تھے، مقدس اردبیلی اور سید بحر العلوم جیسے لوگ، اگر وہ جھوٹے ہیں تو پھر سچا کون ہے؟

انہوں نے (امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہونے کا) دعویٰ کیا تھا اگر اس بات کے بارے میں کسی کو معلوم ہو جاتا تو وہ اس سے وعدہ لیتے کہ جب تک وہ زندہ ہیں کسی سے بھی اس بات کا ذکر نہیں کریں گے۔

وہ منع اس لئے کرتے تھے تا کہ بات زیادہ فاش نہ ہو اور کلی طور پر غیبت ختم نہ ہو جائے اور یہ کہ وہ یہ نہ کہیں کہ "میں ان کا نائب یا نائب خاص ہوں"۔ نائب عام (اپنی پرہیزگاری سے) اس مقام تک پہنچ ہیں کہ مرحوم مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدس اردبیلی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

لَمْ اَرٰی مِثْلِهٖ فِي الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ.

میں نے گزشتگان اور زمانِ حاضر میں مقدس اردبیلی جیسا (انسان) نہیں دیکھا۔

ہم کیا جانیں خدا ہی جانتا ہے کہ ان کا کتنا عظیم مقام ہے!

غرض یہ ہے کہ (امام زمانہ علیہ السلام) کے دیدار سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور یہ ممکن ہے۔ [۲]

---

[۱] بعض لوگ جزیرۂ خضراء اور اس کے بارے میں بیان ہونے والی داستان پر شک کرتے ہیں، اس مضمون سے آیت اللہ بہجت رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ سمجھ میں آتا ہے۔

عارف اہل ریاضت مرحوم شیخ حسن اصفہانی اس جگہ (جزیرۂ خضراء) کو امام زمانہ علیہ السلام کی امامت کی جگہ سمجھتے تھے۔ (ر۔ک: نشان از بی نشانہا: ج ۲، ص ۲۷)

[۲] صلوٰۃ۔ جلسہ: ۳۰۴

Presented by Ziaraat.Com

مفاتیح الجنان معتبر ہے

ایک دن ایک شخص نے حضرت آیۃ اللہ بہجت (رحمۃ اللہ علیہ) کو ایک دعا دکھائی اور پوچھا: "آغا کیا یہ دعا معتبر ہے؟"

استادِ محترم نے فرمایا: "اب میں (عینک کے بغیر) نہیں دیکھ سکتا لہٰذا دیکھو کہ اسے کہاں سے نقل کیا گیا ہے"۔

اس نے کہا: (یہ دعا) مفاتیح الجنان سے منقول ہے۔

آپ نے فرمایا: مفاتیح الجنان معتبر ہے۔

ایک رات ہم کسی مجلس سے واپس آ رہے تھے اتنے میں (ایک شخص نے آپ سے کہا: "میرے دانتوں میں درد تھا میں نے اس سلسلے میں مفاتیح الجنان میں موجود دعا پڑھی تو درد ختم ہو گیا"۔

آپ نے فرمایا: "جی ہاں! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان باتوں کو خرافات نہ سمجھیں"۔ [۱]

پہاڑوں کے عجائب

جب آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مسجد جمکران میں روبقبلہ کھڑا ہو تو اسے دائیں طرف کچھ چھوٹے پہاڑ نظر آتے ہیں جو آسمان کی طرف رخ کئے نیم انسانی چہرہ کی طرح ہیں اس کے بارے میں جناب عالی کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: پہاڑوں میں اس طرح کے عجائب بہت ہیں۔ [۲]

---

[۱] منقول از سید علی تہرانی

[۲] مسجد کوہ خضر بنی، اردوگاہِ یاوران، حضرت مہدیؑ ص ۲۷

Presented by Ziaraat.Com

ساتواں حصہ

فقہی نظریات

Presented by Ziaraat.Com

اگر ہم اس طرح کر سکیں تو ایسا کرنا واجب ہے 151
بہت سی روایات ہم تک نہیں پہنچیں 151
مستحب مؤکد 152
بدعت کا تعلق کس چیز سے ہے 153
ضروریاتِ فقہ میں تقلید کی ضرورت نہیں 153
ایک دوسرے کی نیابت کی جا سکتی ہے 154
امام میں ایمان کی شرط 155
جماعت کی پہلی صف اور اہل فضل کی رعایت 155
نماز دوبارہ پڑھنے کے بجائے نوافل پڑھیں 156
بعض اوقات مکروہ بھی کسی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے 156
مصنوعی عمل 157
تمباکو کا استعمال 158
سکہ پر نقاشی سے احتیاط کریں 158
مسکین و فقیر 159

Presented by Ziaraat.Com

اگر ہم اس طرح کر سکیں تو ایسا کرنا واجب ہے

سوال: کیا امام مہدیؑ کے ظہور سے پہلے ان کی حکومت کی زمینہ سازی کے لئے اسلامی حکومت کا قیام جائز ہے؟

جواب: اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہمارے اوپر ایسا کرنا واجب ہے۔ ہمیں چاہئے کہ جو لوگ اس کام میں مانع ہوں ان کا راستہ روکیں اور انہیں ہٹا دیں۔

بہت سی روایات ہم تک نہیں پہنچیں

بہت سی ایسی روایات ہیں جو ہم تک نہیں پہنچیں "فقہ الرضا"[1] مجلسی اول کے زمانہ میں حجاز یا کوفہ سے اصفہان پہنچی تھی، ائمہ اطہار علیہم السلام علم کا سمندر تھے وہ اسی طرح علم کو (دوسروں تک) پہنچاتے تھے کن لوگوں نے ان سے علم کو محفوظ کیا اور ہمیں کب معلوم ہوگا! یہ تو بس خدا ہی جانتا ہے۔

ہمارے پاس بہت سی ایسی کتابیں ہیں جو مستند نہیں ہیں لیکن قاعدۂ مظنون کے مطابق

---

[1] امام رضا علیہ السلام نے اپنے صحابی احمد سکّین (جو زید شہید کے نواسوں میں سے تھے) کے لئے ایک کتاب "فقہ الرضا" تحریر فرمائی، چونکہ بعض نسخوں میں اس کا پہلا صفحہ محمد بن عیسیٰ کے نوادر کے مشابہ ہے لہٰذا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ ساری کتاب انہوں نے تحریر کی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(ان کتابوں میں موجود) روایات انہیں سے (منقول) ہیں بہت سے ایسے مقامات ہیں جن میں یقینی شواہد موجود ہیں، اگر چہ ان کی سند نہیں ہے فقہ الرّضا کے شواہد کی طرح، دعائم السلام کے سارے عجائب وغرائب بھی مرسلات ہیں، خدا ہی جانتا ہے کہ بعد میں کن چیزوں سے معلوم ہوگا کہ یہ سب انہیں (ائمہ اطہارؑ) سے (منقول) ہیں، انسان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ (ماضی میں) بہت سے مسائل پیش آئے ہونگے اوران کے جواب بھی دیئے گئے ہوں گے۔

البتہ ہمیں یقین ہے کہ بہت سی چیزیں ہم تک نہیں پہنچیں وہ ہستیاں جو ایک مجلس میں ہزار سوالوں کے جواب دیتے تھے، وہ جواب جنہیں امام رضا علیہ السلام کی کرامت شمار کیا جاتا ہے۔کیا وہ ہستیاں عام لوگوں کی طرح ہیں؟!

مقصد یہ ہے کہ چونکہ وہ "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ"[۱] (تمہاری طرح انسان ہوں) تھے۔لہٰذا ہمارے ساتھ ان کی ہمنشینی اس بات کا باعث بنی کہ ان کے مقام کو صرف سلمانؓ، مقدادؓ اور ابوذرؓ جیسے لوگ سمجھ سکے۔

ہر زمانہ میں بہت ہی کم لوگوں نے سمجھا کہ ائمہ اطہار علیہم السلام کتنا عظیم مقام و منزلت رکھتے ہیں۔[۲]

مستحب مؤکد

بہت سی روایات میں مستحبات کو واجب کہا گیا ہے مخصوصاً اس وقت جب کوئی قرینہ موجود ہو جس سے ہم سمجھیں کہ یہاں وجوب کا معنی مراد نہیں ہے جیسا کہ روایت میں ہے کہ "چار سالوں میں ایک مرتبہ سید الشہداءؑ کی زیارت کرنا واجب ہے"۔[۳]

---

[۱] کہف:۱۱۰

[۲] صلوٰۃ، جلسہ:۳۱۱

[۳] ر۔ک: بحار الانوار: ج۹۸، ص۳

Presented by Ziaraat.Com

یہ وجوب مطلوب میں تاکید اور شدت کی وجہ سے ہے۔ [۱]

بدعت کا تعلق کس چیز سے ہے

ماضی میں کچھ لوگ کہتے تھے: "بجلی، جہاز اور فون وغیرہ بدعت ہیں کیونکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھے" ان سے پوچھنا چاہئے کہ کیا یہ (چیزیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں استعمال نہ کیا یا انہیں استعمال کرنے سے منع فرمایا؟ یا اصلاً ان کا موضوع ہی نہیں تھا؟

اس بزرگ نے ایسے جواب دیا" کیا آپ آلو کھاتے ہیں یا مثلاً ٹماٹر کھاتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بزرگ نے کہا: (آلو جو آس زمانے میں کھاتے ہیں یہ) آلو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا؛ لہٰذا یہ بھی بدعت ہے۔ بدعت کا تعلق عبادات سے ہے؛ کونسی عبادتیں؟ وہ عبادتیں جن کا موضوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہو لیکن آپؐ نے انہیں انجام نہ دیا ہو اور ہم انہیں انجام دینا چاہیں یا آپؐ نے کوئی عمل کیا ہو اور ہم وہ (عمل) انجام نہ دیں۔ [۲]

ضروریاتِ فقہ میں تقلید کی ضرورت نہیں

ضروریاتِ فقہ کو عوام الناس بھی سمجھتے ہیں بلکہ اگر انہیں کہا جائے کہ "نماز کی تیسری رکعت میں کچھ پڑھنا ضروری نہیں ہے" تو وہ کہیں گے: "ہم آپ کو عالم ہی تسلیم نہیں کرتے آپ کی تقلید کیسے ہوسکتی ہے"۔ ضروریات میں عالم، جاہل اور جاہل کے عالم کی طرف رجوع کرنے

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ:۲۶۳

[۲] صلوٰۃ، جلسہ:۹۳

Presented by Ziaraat.Com

اورتقلید کرنے کی بات نہیں ہوتی لہٰذا (مثلاً) اگر کوئی عالم کہے کہ اگر آپ تھکے ہوں یا کام سے واپس آئے ہوں تو عشاء کی نماز کو دو رکعت پڑھ سکتے ہیں" کیا چونکہ وہ عالم ہے لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ اس کی بات قبول کرے؟ کیا عالم کا احترام اس میں ہے کہ ہم اپنے علم سے دستبردار ہو جائیں اور جو وہ کہے اس پر عمل کریں؟ [۱]

ایک دوسرے کی نیابت کی جاسکتی ہے

ایک شخص نے بتایا کہ مرزا محمد تقی شیرازیؒ نے ایک شخص سے پوچھا: "ہم فلاں شخص کو اجارہ پر نماز اور روزہ دینا چاہتے ہیں کیا آپ اس کی تصدیق کرتے ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر اس نے حاج شیخ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ [۲] سے پوچھا: کیا آپ بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں؟

انہوں نے کہا: میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ میں اسے نہیں جانتا۔

باہر آئے تو شیخ عبدالکریم نے تائید کرنے والے سے پوچھا: کیا آپ اسے جانتے ہیں کہ وہ یہ عمل انجام دے گا؟

اس نے کہا: مجھے یقین ہے کہ وہ (عمل) انجام نہیں دے گا۔

(یہ سن کر) مرحوم شیخ عبدالکریم نے کہا: عجیب بات ہے اس بات کا یقین ہونے کے باوجود کہ وہ عمل انجام نہیں دے گا۔ آپ نے ہاں کہا۔ اور اس کی تصدیق کی؟!

وہ بولا "اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کی مغفرت فرمائے! وہ نماز اس لئے پڑھے گا تاکہ مردہ بریٔ الذمہ ہو جائے؟! لیکن یہ ناممکن ہے! یہ تو صرف ایک راستہ ہے جو لوگوں کی روزی، روٹی کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں؟!"

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۱۴۸

[۲] حاج شیخ عبدالکریم حائری یزدی، مؤسس حوزہ علمیہ قم

Presented by Ziaraat.Com

اس شخص سے کہنا چاہئے کہ ایسا نہیں جیسا تم کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ نے (اپنے) بندوں کو ایک دوسرے کی نیابت اور ایک دوسرے پر احسان کرنے کی طاقت عطا کی ہے۔ اطاعت و فرمانبرداری کرنے میں سب ایک ہیں جبکہ نافرمانی اور گناہ میں دو، تین، چار (یہاں تک کہ) ہزار بھی ہو سکتے ہیں۔ [1]

امام میں ایمان کی شرط

ماموم کے لئے ضروری ہے کہ امام جماعت کو صاحبِ ایمان اور عادل سمجھے یعنی: امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ تمام ارکان ولایت کا معتقد ہو۔ اس معنی میں کہ یہ (ائمہ اطہارؑ) سب متصل ہیں؛ آخری امامؑ موجود ہے، زندہ ہے اور امام حسن عسکریؑ کا فرزند ہے۔ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ قیود و شرائط مذہب کی ضروریات میں سے ہیں؟ نہیں کیونکہ یہ صرف امامیہ کے ہاں ضروری ہیں۔ مخالفین کو معلوم ہے کہ امامیہ (شیعہ) اسی عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے مخالفین کے ائمہ کی اقتداء نہیں کرتے۔ [2]

جماعت کی پہلی صف اور اہل فضل کی رعایت

جماعت کی پہلی صف کا اہل فضل کے لئے مخصوص ہونا، بقدر کفایت مطلوب ہے۔ یہ کام کون کرے گا؟ ماموم کریں گے یا امام کرے گا چاہے جو بھی کرے مقصد حاصل ہو جائے گا۔ یا مثلاً اہل فضل خود ہی یہ کام کریں۔ البتہ متوجہ رہیں کہ یہ ایک مستحب عمل ہے لہٰذا اس پر عمل کرنے کے لئے کسی کو یہ کہہ کر نہیں اٹھایا جا سکتا کہ "آپ اہل فضل نہیں ہیں" اس بات کا جواز معلوم نہیں کہ

---

[1] زکوٰۃ، جلسہ:۸۹

[2] صلوٰۃ: جلسہ:۲۱۱

Presented by Ziaraat.Com

کوئی عالم کسی عام انسان کو اس کی جگہ سے یہ کہہ کر اٹھائے کہ "یہ صف اول ہے، آپ یہاں سے اٹھیں اور دوسری جگہ پر بیٹھ جائیں، نہیں یہ ایک مستحب کام ہے۔ [۱]

نماز دوبارہ پڑھنے کے بجائے نوافل پڑھیں

اگر کسی نے حضور قلب کے بغیر نماز پڑھی ہو اور دوبارہ اسی نماز کو حضور قلب کے ساتھ پڑھنا چاہے تو ممکن ہے کہ ہم اس کے بارے میں کہیں گے یہ دستور اور سنت کے خلاف ہے کیونکہ نماز کی تکمیل اور جبران کے لئے نوافل مقرر کئے گئے ہیں اور انہیں شرعی حیثیت دی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص کمال حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے نوافل دوبارہ پڑھنے چاہئیں۔ ایسا کرنے میں کیا حرج ہے! اس میں تمام آثار پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص حضور قلب یا اس طرح کی دوسری چیزوں کے ذریعے نماز میں پیشرفت چاہتا ہو تو اسے نوافل کو جاری رکھنا چاہیئے۔ آیت کریمہ: الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ. (جو اپنی نمازوں پر مُداومت کرتے ہیں [۲]) سے نوافل مراد ہیں۔ [۳]

بعض اوقات مکروہ بھی کسی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے

شیطان ہم سے کہتا ہے: "حرام کام کرو اگر حرام کام تیرے ہاتھ نہیں آتے تو مکروہ کام

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۰۶

[۲] المعارج: ۳۲

[۳] امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ نوافل کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ آیت: وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔) (المعارج: ۳۴) واجب نمازوں کے بارے میں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کرو میں انہیں بھی تجھ سے قبول کروں گا اور تجھے کوئی چیز دوں گا"۔ [۱]

مکروہ عمل انجام دینے والا اگر جانتا ہو کہ (کوئی کام) مکروہ ہے اور جانتا ہو کہ وہ شیطان کی مرضی پر عمل کر رہا ہے، چونکہ وہ شیطان کی پیروی کرتا ہے (لہٰذا) اس مکروہ کو انجام دینا حرام ہے۔ [۲]

مصنوعی عمل

ظاہراً مجلسی اول رحمۃ اللہ علیہ [۳] نے کہا ہے کہ میں نے شیخ بہائی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: "میری کچھ نمازیں قضا ہوگئی ہیں میں نماز شب پڑھوں یا ان کی قضا بجالاؤں؟

شیخ بہائی رحمۃ اللہ علیہ نے (نماز کو) اس طرح مرتب کیا کہ قضا نماز اور نماز شب (دونوں ایک ساتھ) ادا ہو جائیں۔ یعنی نماز شب کے بجائے گیارہ قضا رکعتیں پڑھی جائیں۔ مثلاً چار رکعت اس طرح پڑھیں، تین رکعت اس طرح پڑھیں اور دو رکعت اس طرح پڑھیں۔ نماز کو اس طرح پڑھا جائے کہ ان کی تعداد گیارہ رکعت ہو جائے"۔

اس کے بعد مرحوم مجلسیؒ پر مکاشفہ ہوا اور وہ امام زمانہؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے "میں اپنی قضا نمازیں پڑھوں یا نماز تہجد کے نوافل بجالاؤں؟"

امامؑ نے ان سے فرمایا: "آپ نوافل پڑھیں اور یہ مصنوعی عمل انجام نہ دیں"۔ [۴]

---

[۱] گوھر ھائی حکیمانہ ص ۱۳۴،

[۲] صلوٰۃ: جلسہ:۲۰۶

[۳] ملا محمد تقیؒ، مشہور بہ مجلسی اول، المتوفیٰ: ۱۰۷۰ ہجری

[۴] صلوٰۃ: جلسہ:۲۰۶

Presented by Ziaraat.Com

تمبا کو کا استعمال

وہ شخص اس بات کا معتقد تھا کہ تمبا کو حرام ہے اس موضوع پر اسے ایک روایت بھی ملی تھی اور وہ یہ کہ

یَقْعُدُوْنَ فِی الْمَقَاهِی، وَیَصْعَدُوْنَ الدُّخَانَ اِلَی السَّمَاءِ۔

وہ قہوہ خانہ میں بیٹھ کر دھوئیں کو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں۔

میں نے ان کا رسالہ نہیں دیکھا لیکن ان کے رسالہ میں تمبا کو کی حرمت کے بارے میں اس طرح کی چیزیں تھیں۔ انہوں نے اپنا یہ رسالہ اس زمانہ کے بہت ہی نفیس اور خوبصورت تھیلے میں ڈالا اور اسے مرحوم مجلسی دوم [۱] کی طرف بھیج دیا۔ سنا ہے کہ مرحوم مجلسیؒ نے رسالہ پڑھنے کے بعد اس کے جواب میں لکھا:

”آپ نے جو چیز بھیجی ہے ہم نے اس سے بہت اچھا استفادہ کیا ہے اور ہمارا اچھا استفادہ یہ ہے کہ آپ کا یہ تھیلا تمبا کو (کی حفاظت کے لئے) بہت ہی اچھا اور مناسب ہے مجھے بہت خوشی ہوئی اور میں اس بات کی طرف راغب ہوا کہ اس تھیلے کو اسی کام کے لئے اپنے پاس رکھوں“۔ [۲]

سکہ پر نقاشی سے احتیاط کریں

وہ کیا کرتے تھے سکوں پر قرآن مجید لکھتے تھے حالانکہ درہم و دینار پر قرآن یا ایسے نام لکھنا احتیاط کے خلاف ہے۔ کیونکہ انہیں کافر بھی چھوتے ہیں اور مسلمان بھی چھوتے ہیں۔ علاوہ

---

[۱] علامہ ملا باقر مجلسی صاحب بحار الانوار: (۱۰۳۰-۱۱۱۱ھ۔ق)

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۵۷

Presented by Ziaraat.Com

ازیں بعض اوقات یہ کسی نجس جگہ میں بھی گر جاتے ہیں جہاں سے انہیں باہر نہیں نکالا جا سکتا لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ مثلاً جس امام کا نام لکھنا چاہیں نام کے بجائے اس امام کا عدد لکھیں [1] یا سکہ پر کوئی ایسا نشان بنائیں جس سے (معلوم ہو جائے کہ) فلاں امام کے لئے ہے جیسے: گنبد اور درگاہ۔ (سکہ پر) ان کا اسم گرامی نہ لکھیں کیونکہ اس طرح یا وہ نجس ہو جائے گا (یا) پھر متنجس اسے چھوئے گا۔ (کیونکہ) مسلمان اور کافر آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ سکہ پر اسلام کی نشانی ہونا نسبتاً ترویج شعائر ہے؛ انسان کو چاہئے کہ حلال کی ترویج کرے، حرام کی ترویج نہ کرے! [2]

مسکین و فقیر

فقیر یعنی "مالی محتاج" یہ (لفظ) "محتاج مطلق" پر بھی اطلاق ہوتا ہے؟ جیسا ارشاد رب العزت ہے:

يَآَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللهِ ۚ وَاللهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ.

"اے لوگو! تم (سب) اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے جو قابلِ تعریف ہے۔" [3]

صحت و مرض، حیات و ممات اور غنا و فقر سب خدا کی طرف سے ہیں۔

مسکین وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں روایات میں ہے کہ

"مَنْ يَسْأَلُ النَّاسَ"!

جو لوگوں سے سوال کرتے ہیں

---

[1] یعنی: اگر سکہ پر مثلاً بارگاہ امام رضاؑ لکھنا چاہتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ بارگاہ امام ہشتم لکھیں۔

[2] زکوٰۃ: جلسہ ۱۲۱: ۸

[3] فاطر: ۱۵

Presented by Ziaraat.Com

یا جو

"اَجْهَدَ مِنَ الْفَقِيْرِ"

فقیر سے بھی زیادہ کمزور ہوتے ہیں [1]

فقراء اور مساکین کے بھی مراتب ہیں؛ فقر کا پہلا درجہ یہ ہے کہ اس کے پاس پورے سال کا خرچ نہیں ہوتا اور وہ قرض لیتا ہے اور سال کا بقیہ حصہ اپنے مال سے بسر کرسکتا ہے۔ جبکہ مسکین وہ ہے جو حتیٰ کہ ایک دن کا بھی محتاج ہوتا ہے؛ یہ مسکین کا پہلا اور فقر کا آخری درجہ ہے۔ فقر کی (آخری) حد مسکین کی حد میں داخل ہونا ہے مسکین صرف مال کے لئے مخصوص نہیں بلکہ غیر مالی کمزوری پر بھی مسکین ہی اطلاق ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] الکافی، ج ۳ ص ۵۰۱

[2] زکوٰۃ: جلسہ: ۲۰۷

Presented by Ziaraat.Com

آٹھواں حصہ

شخصیات

Presented by Ziaraat.Com

ایمان ابوطالبؑ 163
حضرت سلمانؑ اور مقام یقین 163
حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ 164
سید ابن طاوسؒ کا مقام 164
آسمانی دسترخوان 165
عقل 167
شیعوں میں اجتہاد کا آغاز 168
شیخ انصاریؒ کا علمی مقام 169
سید مرتضیٰؒ کی عظمت 169
شیر خوار بچے کا فیصلہ 172
کتاب حدائق کا امتیاز 173
ہمارے اور گزشتہ علماء کے درمیان فرق 174
شیخ مرتضیٰ طالقانی رحمۃ اللہ علیہ 175
نیند میں تدریس 176
آیت اللہ بہاء الدینیؒ کی عظمت 176
آیت اللہ سید عبد الکریم کشمیریؒ 177
تین اہل مراقبہ 178
سب زندہ ہیں 179

Presented by Ziaraat.Com

ایمان ابوطالبؑ

ایمان چھپانے والا کافر نہیں ہوتا۔ ہم جانتے ہیں (اور ہر عقلمند سمجھتا ہے) کہ اگر حضرت ابوطالبؑ اپنا ایمان نہ چھپاتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کر دیا جاتا۔ آنحضرتؐ کے حالات، شرافت، آپؐ کی حمایت اور ان لوگوں کے لئے جو آپؐ کے دین میں داخل ہو رہے تھے حضرت ابوطالبؑ نے اپنا ایمان پوشیدہ رکھا۔ اگر کوئی شخص حضرت ابوطالبؑ کے ایمان پر شک کرتا ہے اسے چاہئے کہ مومن آل فرعون [1] کے ایمان پر بھی شک کرے! اور اگر کوئی مومن آلِ فرعون کے ایمان پر اعتراض کرتا ہے اسے چاہئے کہ سورہ غافر کی اٹھائیسویں آیت کو قرآن مجید سے نکال دے۔ [2]

حضرت سلمانؑ اور مقام یقین

آپ یقین کی منزل پر فائز تھے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی فرماتے تھے حضرت سلمانؑ اسے دیکھتے تھے؛ ان کی نظر میں غیب نہیں تھا بلکہ شہود تھا انہیں سب کچھ نظر آتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ

[1] قرآن مجید میں واضح طور پر موجود ہے کہ آل فرعون میں سے ایک شخص فرعون کے ساتھ ہونے کے باوجود صاحب ایمان تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے۔ (غافر: ۲۸)

[2] زکوٰۃ: جلسہ: ۴۶

Presented by Ziaraat.Com

غیب کی خبریں بتاتے تھے۔ جبکہ ہمیں غیب پر ایمان کے لئے بہت کوشش کرنی ہوگی۔ [۱]

حضرت امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ

استادِ محترم نے حضرت امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ) کی رحلت کے بعد فرمایا:

"ان کی رحلت کے بعد کفر بھی اسلام کی آرزو کرنے لگا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا: "ایک مرتبہ مرحوم آقا خمینیؒ نے زیارات کے لئے عراق جانے کا ارادہ کیا اور پھر اپنے ارادے سے منصرف ہو گئے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا: آپ زیارت کے لئے کیوں نہیں گئے؟

انہوں نے کہا: مجھے کہا گیا کہ" پاسپورٹ پر وہ تصویر لگے گی جس پر عمامہ نہیں ہوگا لہٰذا آپ اپنا عمامہ اتار دیں لیکن میں نے یہ بات قبول نہ کی"

میں (آیت اللہ بہجتؒ) نے ان سے کہا: لوگ تو ائمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے لئے اپنے ہاتھ اور پاؤں دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں اور آپ تصویر کھنچوانے کے لئے ایک لحظہ اپنے سر سے عمامہ اتارنے کے لئے آمادہ نہیں۔

انہوں نے کہا: "نہیں، میں اس کے لئے آمادہ نہیں ہوں" میں نے ان کے چہرہ کو دیکھا تو مجھے ان کے چہرے میں بہت مضبوطی نظر آئی۔

امام کی رحلت کے بعد استاد معظم نے مسجد فاطمیہؑ میں ان کے لئے مجلس فاتحہ کا اہتمام کیا۔ [۲]

سید ابن طاووسؒ کا مقام

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۳۲

[۲] زمھر افروختہ ص ۱۰۶۔ص ۱۰۷

Presented by Ziaraat.Com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول روایت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے"۔ سید بن طاووسؒ اپنی کتاب الاقبال میں مقام الہام کے مدعی ہیں غیر معصوم کا اس مقام پر فائز ہونا محال نہیں ہے۔ میری نظر میں سید پہلے درجے کے عابد تھے۔ [1]

ملا فتح علیؒ، مستجاب الدعوہ تھے

میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ ملا فتح علی سلطان آبادیؒ کے ہاتھ میں پھوڑا نکلا۔ بمبئی (انڈیا) پہنچنے کے بعد وہ کہنے لگے: "اے اللہ! میں نے آج تک تجھ سے اپنے لئے کچھ نہیں مانگا لیکن آج میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اس پھوڑے کو ٹھیک کر دے کیونکہ میں طہارت کے ساتھ اعمال حج بجالانا چاہتا ہوں"۔

ان کی دعا کے نتیجہ میں ان کا پھوڑا ٹھیک ہو گیا اور انہوں نے اعمال (حج) انجام دیئے۔ وہ جب (حج سے) واپس آئے تو دیکھا کہ پھوڑا دوبارہ نکل آیا تھا؛ ان میں اس طرح کی کرامتیں پائی جاتی تھیں یہ بہت بڑی بات ہے جو شاید میں نے کسی اور کے بارے میں نہیں سنی۔ وہ دوسروں کے لئے جو بھی دعا کرتے تھے ان کی دعا سو فیصد مستجاب ہو جاتی تھی۔ [2]

آسمانی دسترخوان

ایک دن مرحوم ملا فتح علیؒ سلطان آبادی اپنی مادی اور مالی حاجت کے لئے ایک عالم کے گھر جا رہے تھے۔ راستہ میں انہوں نے ایک عورت سے یہ شعر سنا جو نہر کے کنارے کپڑے دھو رہی تھی۔

---

[1] زمہر افروختہ ص ۵۳

[2] خارج اصول، منقول از کاظم صدیقی

Presented by Ziaraat.Com

دیده ای خواهم سبب سوراخ کن

تا حُجُب را برکند از بیخ و بُن

ترجمہ: میں ایک ایسی آنکھ چاہتا ہوں جو مسبب الاسباب ہو اور پردہ کو بنیاد سے ختم کردے۔

(شعر سننے کے بعد) وہ اپنے آپ سے کہنے لگے: "یہ شعر اس عورت کے لئے نہیں بلکہ میرے لئے پیغام ہے" میں اسباب کے پیچھے جانے کے بجائے مسبب الاسباب کے پیچھے کیوں نہیں جاتا"۔ (یہ سوچ کر) وہ وہیں سے واپس لوٹے اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر کبھی بھی غیر خدا سے رجوع نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف "آسمانی دسترخوان" بھیجتا تھا۔ [1]

خلیل بن احمد کی عظمت

خلیل بن احمد [2] نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کچھ جملے کہے ہیں جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ان میں سے ایک جملہ یہ بھی ہے:

حضرت علی علیہ السلام کے محبوں نے خوف کی وجہ سے آپؑ کے فضائل چھپائے اور آپؑ کے دشمنوں نے حسد اور دشمنی کی وجہ سے آپؑ کے فضائل کو مخفی رکھا۔ اس کے باوجود مشرق اور مغرب آپ کے فضائل سے بھرا ہوا ہے"۔

اس جملے سے ان (احمد بن خلیل) کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یا مثلاً (الکتاب) سیبویہ ان کے بیانات پر مشتمل ہے بلکہ سنا ہے کہ وہ ایک اور علم ایجاد کرنا چاہتے تھے وہ اسی سوچ میں مصروف تھے کہ اتنے میں اچانک اُن کا سر مسجد کے ستون سے ٹکرا گیا اور اُن کی

---

[1] از مہر افروختہ ص ۵۴ م، منقول از کاظم صدیقی

[2] خلیل ابن احمد فراہیدی ۱۰۰۔۱۷۵۔ھ۔ق

Presented by Ziaraat.Com

وفات واقع ہوئی [1]

مرزا دوم کا حسن ظن

الحاج مرزا محمد تقی شیرازیؒ [2] سے کہا گیا "آغا! آپ جن لوگوں کی مدد کرتے ہیں کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ مستحق بھی ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے کہا: "ان کے لینے کو اس بات پر حمل کریں کہ انہیں دینا صحیح ہے (اور وہ مستحق ہیں)" وہ بہت زیادہ حسن ظن رکھتے تھے۔ لیکن آج کل جھوٹے زیادہ ہو گئے ہیں لہٰذا اس طرح کرنا مشکل ہے۔ [3]

عقل

درس کے دوران مرزا محمد تقی شیرازی (رحمۃ اللہ علیہ) پر اعتراض کیا گیا کہ آپ یہ باتیں کس دلیل سے کہہ رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: "میں یہ باتیں عقل سے کہہ رہا ہوں"۔ حقیقت میں آپ اعتراض کرنے والے کی طرف اشارہ کر رہے تھے کہ تیرے پاس عقل نہیں ہے۔ [4]

---

[1] مرحوم خلیل بن احمد نے دورانِ طواف اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ کوئی علم ایجاد کریں، جس کا سرچشمہ وہی ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے علم عروض وقافیہ ایجاد کیا۔ یہ بات جو آیت اللہ بہجتؒ نے فرمائی کہ: "دوسرا علم" یعنی عروض وقافلہ کے علاوہ علم۔ (صلوٰۃ: جلسہ: ۲۲۱)

[2] مرحوم محمد تقی شیرازی (میرزا دوم) ۱۲۷۰ھ ق میں پیدا ہوئے۔ آپ صاحبِ کرامت فقیہ آیت اللہ حاج مقیم زنجانی کے استاد تھے آپ کی تالیفات میں پانچ فقہی کتب اور دو دیوان شامل ہیں، آپ نے ۱۳۳۸ھ ق میں وفات پائی۔

[3] زکوٰۃ: جلسہ: ۲۱۶

[4] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۰

Presented by Ziaraat.Com

شیعوں میں اجتہاد کا آغاز

شیعہ متقدمیں کی کتابیں تقریباً روایات پر مشتمل تھیں۔ اسی وجہ سے غیر شیعہ ان پر اعتراض کرتے تھے کہ "تمہارے پاس (صرف روایتیں ہیں) روایتوں کے علاوہ کچھ نہیں، تمہارا اجتہاد سے سروکار نہیں، تم صرف محدث ہو"۔

کہا جاتا ہے کہ ابن جنید اور اہلسنت کا ایک عالم کسی کے ہاں مہمان ہوئے اور وہ ابن جنید کو برا بھلا کہنے لگا۔ جب ابن جنید چلے گئے تو میزبان نے کہا: "یہ محدث ہے اسے چھوڑ دو" فقہ شیعہ کو تقریباً روایات سے اخذ کیا جاتا تھا۔ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جب ان مطالب کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کے طعنوں کو دیکھا تو اہلبیت اطہار علیہم السلام کے توسط رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی اصولی مطالب سے فروعی (مطالب) نکالنے کا ارادہ کیا۔ ظاہراً شیخ نے نجف میں کتاب مبسوط تحریر کی۔

یہ کتاب فقہ کے فروعی مطالب پر مشتمل ہے اور اسے شیخ نے ایجاد کیا ہے، ان سے پہلے اس طرح کی کتاب نہیں تھی۔ [۱]

تاجر کی اقتدا

ایک مرتبہ مرحوم کاشف الغطاء کو نماز جماعت پر پہنچنے میں دیر ہوگئی اور لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے آپ نے ان سے کہا: "تم لوگ اتنا انتظار کیوں کرتے ہو" یہ کہہ کر آپ نجف کے ایک صالح تاجر کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ لوگوں نے بھی اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ نماز کے بعد تاجر کہنے لگا: "مجھے آپ نے مار دیا، میرے ساتھ آپ نے یہ کیا کیا؟!"

شیخ نے کہا: "نمازِ عصر کی امامت بھی آپ کرائیں"۔

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ:۵۳۲

Presented by Ziaraat.Com

تاجر بولا: خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دیں۔

شیخ نے کہا: ہرگز نہیں (آپ کو عصر کی جماعت بھی کرانی ہوگی)

مختصر یہ کہ جب تاجر نے بہت معذرت کی تو شیخ نے کہا: اگر آپ فقراء کو اتنا دیں گے تو آپ کی معذرت قبول کی جائے گی۔

تاجر بولا: میں دینے کے لئے تیار ہوں آپ صرف امام جماعت بننے سے میری معذر ت قبول کریں اور مجھے چھوڑ دیں۔ [۱]

شیخ انصاریؒ کا علمی مقام

مرزا شیرازی بزرگ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ فرماتے تھے: "اگر کوئی شخص شیخ انصاری پر بہت واضح اعتراض کرتا ہے اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اسے تجربہ نہیں اور وہ غلطی پر ہے۔" البتہ یہی مرحوم مرزا بزرگ فرماتے تھے:

"شیخ اس وقت شیخ بنا جب اس نے علامہ حلیؒ اور محقق حلیؒ کی باتوں میں غور و فکر کیا" لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر انسان یہی غور و فکر روایات میں کرے تو زیادہ بہتر ہے، ایک اور شخص نے ظاہراً الحاج سید اسماعیل صدرؒ سے سنا کہ: "اگر کوئی شیخ پر کوئی مبہم اعتراض کرتا ہے وہ جان لے کہ اس نے یہ اعتراض خود شیخ سے لیا ہے۔" [۲]

سید مرتضٰیؒ کی عظمت

کہا جاتا ہے کہ خواجہ نصیر الدین جب بھی سید (مرتضٰی علم الہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ) کا نام لیتے تو

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۱۸

[۲] زکوٰۃ، جلسہ: ۸۳

Presented by Ziaraat.Com

کہتے: ”صلوات اللہ علیہ“ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ) ان کا احترام اور بزرگواری مسلّم ہے۔

خدا کی ان پر رحمت ہو! انہوں نے حالانکہ مشخص کرلیا تھا کہ اچھائی اس میں ہے کہ عباسی خلیفہ کی بیعت کی جائے انہوں نے اپنا وظیفہ بھی معین کرلیا تھا، اس کے باوجود ان کی پاکیزگی اور شیعہ مذہب کے لئے ان کا بنیادی کام انجام دینا ہمیں مزید ان کے بلند مقام و منزلت کا قائل کرتا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں: ”سب سے پہلے سید نے فلاں خلیفہ کی بیعت کی تھی“ گویا (ابن اثیر اس کے ذریعے) خلیفہ کی عظمت بڑھانا چاہتا تھا کہ سید نے اتنی عظمت کے باوجود ان کی بیعت کی تھی“۔

لیکن ایسا نہیں تھا بلکہ خلیفہ اور بنو عباس کے درمیان اختلافات تھے ان میں سے جو مغلوب ہوا وہ اس عظیم سید کے گھر میں بیٹھ گیا (نہ کہ انہوں نے اس کی بیعت کی) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے عظیم تھے۔ [۱]

سید مرتضیٰ کشمیری

الحاج حسین قمی جب بھی کسی کے زہد کی مثال دیتے تو سید مرتضیٰ کشمیری کا نام لیتے۔ [۲]

الحاج مرتضیٰ کشمیری عبادات میں اپنے زمانہ میں سید ابن طاوؤس ؒ کی طرح تھے، ہمارے اساتذہ نے انہیں درک کیا تھا اور ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ اتنے تقدس اور علمی مراتب پر فائز ہونے کے باوجود لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے اندازہ لگایا ہے کہ میرے مکلف ہونے سے پہلے مجھ پر بعض علوم حاصل کرنا حرام ہے! اور پھر سوچا: فی الحال میں مکلف

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۱۹۲

[۲] روح و ریحان ص ۴۹

Presented by Ziaraat.Com

نہیں لہٰذا مجھ پر حرام نہیں ہے۔

صاحب کشف اللثام کا بلوغ سے پہلے کتابیں لکھنا

کاشف اللثام [۱] نے لکھا ہے کہ: "میں نے فلاں کتاب تیرہ سال کی عمر میں لکھی تھی اور اسے آٹھ سال کی عمر سے لکھنا شروع کیا تھا۔" ظاہراً کشف اللثام بھی ان کتابوں میں شامل ہے جنہیں انہوں نے پندرہ سال سے پہلے تحریر کیا تھا وہ لکھتے ہیں:

وَفَرَغْتُ مِنَ الْعُلُومِ مَعْقُولِهَا وَمَنْقُولِهَا وَمَا اَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ سَنَةً؛

"میں پندرہ سال سے پہلے ہی عقلی اور نقلی علوم سے فارغ التحصیل ہو گیا تھا۔" [۲]

آپ نے اپنی طرف سے کیوں نہیں لکھا

آغا داماد [۳] پر خدا کی رحمت ہو وہ کہتے تھے: شیخ عبدالکریم (رحمۃ اللہ علیہ) کے درس میں شرکت کرنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ کے درس سے ایک کتابچہ تیار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: "تم نے جو باتیں سنی تھیں وہی لکھی ہیں اور اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں لکھا؟ تجھے اپنی طرف سے بھی کچھ لکھنا چاہئے تھا۔ اگرچہ مجھے برا بھلا کہنا ہی کیوں نہ ہوتا؟" اس سے ایک چیز مراد تھی خدا نے چاہا تو انشاء اللہ سب کو اجتہاد کی طاقت حاصل ہوگی؛ ایسا نہ ہو کہ ہم صرف وہ باتیں لکھیں جو ہم نے سنی ہوں۔ بہت سے لوگوں نے ممکن ہے کہ جو

---

[۱] محمد بن حسن بن محمد اصفھانی، المعروف: فاضل اصفھانی یا فاضل ھندی صاحب کتاب کشف اللثام، سنہ ۱۰۶۲ ھ ق ۱۱۳۵ ھ ق

[۲] صلوۃ، جلسہ: ۱۰۳

[۳] آپ شیخ عبدالکریم حائری کے شاگردوں میں سے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

کچھ سنا ہوا سے لکھا بھی ہو لیکن (شاید ہی کوئی) اس (شخص) کی طرح ہو جو کہتا تھا " میں نے حاج مرزا حبیب اللہ رشتی کے درس سے ایک کتابچہ لکھا؛ کچھ مدت کے بعد جب اپنے اس کتابچہ کو دیکھا تو مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ خود لکھا تھا اور خود کو ہی سمجھ نہیں آ رہا تھا! [۱]

بھبھانی کا راز

کسی نے مرحوم وحید بھبھانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا " آپ اس مقام پر کیسے پہنچے؟" تو انہوں نے کہا: میں صرف علماء اور ان کی کتابوں کا احترام کرتا تھا (جس کے نتیجہ میں) اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق عطا فرمائی اور مجھ پر یہ احسان کیا۔ [۲]

شیر خوار بچے کا فیصلہ

آخوند ملا قربان علی زاہد اور اپنے زمانے کے عظیم انسان تھے، جب ان کا حکومت کے ساتھ اختلاف ہوا اور انہیں ملک بدر کیا گیا تو دو آدمی فیصلہ کے لئے ان کے پاس گئے، اس وقت ایک دودھ پیتا بچہ ان کے سامنے تھا ملّا قربان علی نے بچے سے ترکی زبان میں پوچھا: ان میں سے کون حق پر ہے؟

شیر خوار ہونے کے باوجود اس بچے نے ان میں سے ایک شخص کو معین کیا۔

ہمیں حق نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ جھوٹ اور محال ہے۔ [۳]

میرا وظیفہ طلب کرنا ہے

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ:۹، ۴۳۹

[۲] خارج فقہ: جلسہ:۹، ۸۲

[۳] خارج فقہ: جلسہ:۷، ۲۲۷

Presented by Ziaraat.Com

ہمارے استاد نقل کرتے تھے: فلاں عالم کہتے تھے: ایک دن میں نانوائی کے پاس کھڑا تھا اتنے میں حاج سید محمد اصفہانی آئے اور (نانوائی سے) نان طلب کیا نانوائی نے ان سے کہا: "آغا! آپ ہمارے اتنے مقروض ہیں ہم اس سے زیادہ آپ کو ادھار نہیں دے سکتے"۔

اس پر مرحوم اصفہانی نے کہا: "میرا وظیفہ طلب کرنا ہے اور آپ کا جو وظیفہ ہے آپ اس پر عمل کریں۔"

وہاں ایک طالب علم بھی موجود تھا اس نے نانوائی سے کہا: "انہوں نے جو لیا ہے اور جو لے رہے ہیں سب میں ادا کروں گا (آپ انہیں نان دیں)"

گویا نانوائی کو طالب علم پر بہت اعتماد تھا جس کی وجہ سے اس نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے اسے کہا تھا۔ نانوائی کی نظر میں عام طالب علم اور وہ شخص برابر ہیں جن کی اعلمیت کا احتمال ہو (یا وہ خود کو اعلم تو سمجھتے تھے لیکن انہوں نے عملاً اور اختیاراً مرجعیت قبول نہ کی۔ آپ کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس طرح بہت سے لوگوں نے اختیاراً (مرجعیت) قبول نہ کی اسی طرح آپ نے بھی اختیاراً (مرجعیت) کو قبول نہ کیا)۔ [۱]

کتاب حدائق کا امتیاز

کتاب حدائق [۲] کا امتیاز ہے کہ یہ فتاویٰ کی کتاب ہے اور جہاں تک ممکن ہے اس میں روایات اصحاب کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

اگرچہ اس کتاب کے مصنف اور ان کی علمیت میں اختلاف ہے اس کے باوجود ان کے معاصر اور متاخر دونوں ان کے معتقد تھے۔ ہمارے اساتذہ بھی اقوال کے ضمن میں ان کے

---

[۱] صلوٰۃ: جلسہ: ۱۷۳

[۲] تالیف حاج شیخ یوسف بحرانی، المتوفا: ۱۱۷۶ھ ق۔

Presented by Ziaraat.Com

اقوال نقل کرتے تھے اور اگر انہیں کوئی اعتراض ہوتا تو اسے بھی بیان کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعض مراجع اپنے بعض شاگردوں سے کہتے تھے:

"کیا آپ نے حدائق میں دیکھا ہے؟ کیا آپ نے اس مسئلہ کے بارے میں حدائق کی طرف بھی رجوع کیا ہے؟"

اگر کسی کو اقوال اور روایات پر مشتمل جامع فقہی کتاب کی تلاش ہو تو شاید (مفتاح الکرامۃ [۱] کے علاوہ) سب سے جامع کتاب حدائق ہے۔ (علاوہ ازیں) شاید مفتاح الکرامۃ میں حدائق سے کم استدلال ہیں۔ [۲]

ہمارے اور گزشتہ علماء کے درمیان فرق

الحاج شیخ محمد حسین کاظمی (شارح نجاۃ العباد) مراجع اور بزرگان میں سے تھے اور عرب ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس دن تک نجف میں جنگ رہی اور نجف جانے کے سارے راستے بند ہو گئے (اسی دوران اہلیان نجف کے پاس) نہ جو تھا اور نہ ہی گندم۔ وہ (شیخ محمد حسین کاظمی) کہتے تھے (ان دنوں) ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم کھجور کی گٹھلیوں کو پانی میں ڈال کر نرم کرتے اور انہیں آٹے کی طرح پیس کر کھاتے تھے۔ ان حالات میں بھی انہوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور زحمتیں اٹھائیں یہاں تک کہ عظیم درجے پر فائز ہو گئے انہوں نے اچھی کتابیں تحریر کیں اور اچھے آثار چھوڑے۔ شاید ہم ان کی تمام کتابوں تک نہیں پہنچ سکے۔ [۳]

---

[۱] تالیف سید جواد بن سید محمد حسنی حسینی عاملی، آپ علامہ بحر العلوم کے شاگردوں میں سے تھے اور ۱۲۲۶ھ۔ق میں رحلت کی۔

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۳۳ و ۳۱۰

[۳] زکوٰۃ: جلسہ: ۱۴۵

Presented by Ziaraat.Com

الحاج آغا رضا ہمدانی

مرحوم حاج آغا رضا ہمدانی [۱] آپ علم کے عظیم مقام پر فائز ہونے کے باوجود زاہدانہ زندگی بسر کرنے کے لئے ہاتھ سے اپنے دروس لکھتے اور انہیں "تقریراتِ درس حاج آغا رضا ہمدانی" کے نام سے فروخت کرکے اس سے حاصل ہونے والی رقم سے زندگی بسر کرتے تھے۔ [۲]

قاضی کی یاد

آغا قاضی کی وفات کی رات ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ لے جایا جا رہا ہے اور اس پر لکھا ہے "تُوُفِّيَ وَلِيُ اللهِ؛ ولیٔ خدا فوت ہو چکے ہیں" صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ آغا قاضی فوت ہو گئے ہیں۔ [۳]

آیت اللہ بہجتؒ جب بھی آغا قاضی کو یاد کرتے غمزدہ ہو جاتے اور فرماتے: "کیا کروں، قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ ہر وہ چیز لکھ سکے جو قاضی میں تھی" [۴]

شیخ مرتضیٰ طالقانی رحمۃ اللہ علیہ

مرحوم مرتضیٰ طالقانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے دو گھنٹہ پہلے میں ان کے پاس تھا وہ بہت خوش تھے (ان کی حالت سے) اصلاً نہیں لگ رہا تھا کہ انہیں موت آنے والی تھی دو گھنٹہ بعد شیخ کا

---

[۱] صاحب مصباح الفقیہ، المتوفّی ۱۳۲۲ھ

[۲] زمہر افروختہ ص ۲۲ میں آیت اللہ بہجتؒ سے وابستہ ایک شخص سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ الحاج آغا رضا کہ شاگردوں میں سے تھے، یہ غلط ہے بلکہ آپ کے استاد مرحوم قاضی ان کے شاگرد تھے۔

[۳] روح و ریحان ص ۳۴

[۴] زمہر افروختہ ص ۲۳

Presented by Ziaraat.Com

پرستار آیا اور خبر دی کہ شیخ فوت ہو چکے ہیں۔ ہم نے جب جا کر دیکھا تو ایسا لگا جیسے کوئی شخص اپنے شادی کے بستر پر آرام کرتا ہے آپ نے اپنی وفات کی رات ہم سے ایسی باتیں کہیں جو اس سے پہلے نہیں کہیں تھیں۔

نیند میں تدریس

ہمارے استاد مرحوم طالقانی بعض اوقات نیند میں تدریس کرتے تھے۔ (آپ نیند میں) عالم بیداری سے اچھا درس دیتے تھے! جب بیدار ہو جاتے تو آپ کا درس دینا بیداری میں درس دینے کی طرح ہو جاتا۔ آپ جب نیند میں درس دیتے تو کوئی بھی نہ سمجھ پاتا کہ آپ نیند میں ہیں۔ یہاں تک کہ آپ آخری لفظ تک پہنچ جاتے جو (شاید) والسلام تھا۔ آپ جب اس آخری لفظ کو خاص طریقے سے بیان کرتے تو ہم سمجھ جاتے کہ آپ سو رہے تھے۔ [۱]

آذربائیجان کا مہذب ترین شخص

ایک شخص نے آیت اللہ بہجتؒ کو، آیت اللہ علی اکبر مرندی کا سلام دیا، آپ نے اسے جواب دیا اور فرمایا: "میرے لئے ان کا سلام دینا اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ آذربایجان کے خطے میں کوئی بھی مرزا علی اکبر مرندی سے زیادہ مہذب نہیں ہے۔ ان کا وجود آذربایجان اور وہاں کے شیعوں کے لئے بابرکت ہے۔" [۲]

آیت اللہ بہاء الدینیؒ کی عظمت

وفات سے چند سال پہلے عظیم عارف آیت اللہ بہاء الدینیؒ کے پاؤں کسی عارضہ کی

---

[۱] از چوپانی تا حکمت وعرفان

[۲] زمہر افروختہ ص ۶۱

Presented by Ziaraat.Com

وجہ سے کمزور ہو گئے اور انہیں بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ آیت اللہ بہجتؒ کو جب یہ خبر دی گئی اور ان سے راہ حل دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "انہیں چاہئے کہ بیس (۲۰) مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور پھر چلیں!" یہ بات آیت اللہ بہاء الدینیؒ کو بتائی گئی تو انہوں نے مسکرا کر فرمایا: "میرے لئے اسی حالت میں رہنا زیادہ بہتر ہے"۔

آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیریؒ

عارف اہل ریاضت، حضرت آیت اللہ سید عبدالکریم کشمیری (عطّر اللہ مرقدہٗ) فرماتے تھے: ایک دن ہم درس و بحث سے خستہ ہو کر اپنے دوستوں کے ساتھ حرم امیر المؤمنینؑ کے صحن میں باتیں کر رہے تھے اتنے میں اچانک سر پر عبا ڈالے ایک شخص آیا اور میرے اوپر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمانے لگا: مَا لِلَّعِبِ خُلِقۡنَا [۱] (ہم کھیل کود کے لئے پیدا نہیں ہوئے) (گویا) اس جملے نے میرے اندر آگ لگا دی اور مجھے متوجہ کیا۔ وہ متوجہ کرنے والا شخص آیت اللہ بہجتؒ تھا۔" [۲]

آیت اللہ کشمیریؒ مزید کہتے تھے: "میں اور وہ (آیت اللہ بہجتؒ نجف اشرف کے) مدرسہ سید میں ایک ہی کمرہ میں رہتے تھے ہم کبھی کمرہ کے دو اطراف میں خاموش بیٹھ جاتے اور کبھی ایک ساتھ حضرت یونسؑ کا ذکر کرنے لگتے"۔ [۳]

ایران میں آیت اللہ بہجتؒ نے ایک شخص کو ہدیہ دیا تا کہ وہ اسے آیت اللہ کشمیریؒ تک پہنچائے۔ اس نے آیت اللہ کشمیریؒ کو ہدیہ دیا اور ان کے پاس جانا چاہا لیکن مرحوم کشمیریؒ کی

---

[۱] یہ جملہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اپنے ہم عمر بچوں کو جواب تھا جو انہیں کھیل کود کے لئے بلا رہے تھے۔

[۲] استاد کے اس جملے نے آیت اللہ کشمیریؒ کو متوجہ کیا تھا۔ ایسا نہیں کہ اس جملے کے بعد آیت اللہ کشمیری نے سلوک کا آغاز کیا ہو (جیسا کہ فریادگر توحید ص ۱۷۹ میں اشتباہاً اسی طرح نقل کیا گیا ہے)

[۳] روح و ریحان ص ۱۴۰

Presented by Ziaraat.Com

حالت ٹھیک نہیں تھی اس وجہ سے انہوں نے اس شخص سے کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ واپس جانے کے بعد اس شخص نے ساری صورتحال آیت اللہ بہجتؒ کے سامنے بیان کی جسے سن کر آپ نے فرمایا: "انہوں نے زیادہ زحمت کی ہے جس کی وجہ سے ان کی حالت اس طرح ہوگئی ہے"۔ [۱]

جب آیت اللہ کشمیریؒ مریض ہوئے جس مرض کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی اور انہیں تہران کے ایک اسپتال میں داخل کیا گیا تو آیت اللہ بہجتؒ کی طرف سے مسلسل ان کی احوال پرسی کی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ آیت اللہ بہجتؒ ان کی شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ ان کی رحلت کے بعد آیت اللہ بہجتؒ نے ان پر نماز پڑھی اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ مرحوم کشمیریؒ کے دفن کے وقت استاد بزرگوار نے عقیق کی ایک انگوٹھی بھیجی جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور فرمایا: "اسے آغا کشمیریؒ کے منہ میں ڈال دو"

مختصر یہ کہ آیت اللہ بہجتؒ ان کی مجالس ختم، مجالس ترحیم اور مجالس فاتحہ میں اول سے آخر تک شریک رہے۔

تین اہل مراقبہ

میں نے اپنی زندگی میں کچھ لوگ دیکھے ہیں جو بہت اہل مراقبہ تھے۔ ایام جوانی میں جب مقاماتِ مقدسہ (کی زیارت) کے لئے گئے تو میں نے مرزا دوم کی نماز دیکھی جو بہت فوق العادہ تھی۔ اور دوسرے ہمارے شہر کے ایک شخص تھے جو اگرچہ زمیندار اور جاہ وحشم کے مالک تھے لیکن وہ نماز میں بہت متوجہ رہتے تھے۔ مرزا کی نماز ایک لحاظ سے فوق العادہ تھی اور ان کی نماز ایک اور لحاظ سے فوق العادہ تھی۔ اور آغا شیخ عبداللہ پیادہ، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے

---

[۱] روح وریحان ص ۱۱

Presented by Ziaraat.Com

کہ وہ معصیت کے بارے میں سوچتے تک نہیں تھے۔ [۱]

استاد محمد حسنؒ رفیعا (معزّی)

حضرت آیت اللہ بہجتؒ نے تین مرتبہ حاج شیخ محمد حسنؒ رفیعا کو تاکید کی کہ وہ قم سے ہجرت کر کے جائیں کیونکہ ان کے بقول قم کی آب وہوا آغا معزّیٰ کے لئے مناسب نہیں تھی۔ [۲]

ان کی وفات کے بعد آیت اللہ بہجتؒ بین الطلوعین (طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان) ان کے جنازے کے سرہانے تشریف لے گئے (جو ساری رات مسجد میں رکھا ہوا تھا) اور بہت دعائیں پڑھیں تا کہ مرحوم معزّی کی روح واپس آجائے لیکن تقدیر الٰہی ان کے جانے میں تھی۔ [۳]

آیت اللہ بہجتؒ نے ان کے تشییع جنازہ اور مجلس ختم میں بھی شرکت کی اور فرمایا: "انہوں نے خود کو جانے کے لئے تیار کرلیا تھا"۔ [۴]

سب زندہ ہیں

ایک دن آیت اللہ بہجتؒ نے اپنے مہمان آیت اللہ کشمیریؒ کی موجودگی میں فرمایا: "فلاں صاحبِ کرامت عالم فوت ہو گئے ہیں" پھر آپ نے فوت ہونے والے چند اور صاحبِ کرامت علماء کے نام لئے۔ اس پر آیت اللہ کشمیریؒ نے کہا: "آغا سارے (عارف علماء) فوت

---

[۱] درکوچہ عشق ص ۶۶

[۲] خورشید اہل دل ص ۱۰۶

[۳] خورشید اہل دل۔ص ۱۲۷۔۱۲۸

[۴] خورشید اہل دل ص ۳۷

Presented by Ziaraat.Com

ہو گئے ہیں“ آیت اللہ بہجتؒ نے اپنے لطیف بیان میں فرمایا: ”سب زندہ ہیں“۔ [1]

واضح رہے کہ ایک بزرگ نے ایک پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا اور دوسرے بزرگ نے ایک اور پہلو کی طرف متوجہ کیا کہ ان کی زندگی روحانی حیات ہے۔

---

[1] محبت جانان ص ۱۱۱

Presented by Ziaraat.Com

نواں حصہ

آیت اللہ بہجتؒ سے منقول داستانیں

Presented by Ziaraat.Com

بادشاہ اور امیر المومنینؑ کا احترام 183
کیا حضرت علی علیہ السلام کے ہوتے ہوئے اس طرح ہونا چاہئے 184
دعا اور توسّل کی عظمت اور قدرت 186
شفاعت ابلیس 186
خدا کو دو ہزار سالہ نماز کی ضرورت نہیں ہے 188
مرزا قمیؒ اور فتح علی شاہ 188
ترکِ مکروہ 190
ساٹھ سال غفلت میں گزار دیئے 190
مقدس مقامات پر لوگوں کو دفن کرنا 192
آخر تک متوجہ رہنا چاہئے! 193
مرحوم طالقانیؒ کی ایک کرامت 195
آیت اللہ بروجردیؒ کی ہوشیاری 195
مینار شہر، قبر ذو الکفل اور یہودیوں کی رشوت 196
بے دینی عام ہو گئی ہے! 197
وقف کی رعایت نہ کرنے کا نتیجہ 198
مجھے صرف لوگوں کی تربیت پسند ہے 199
دیگر کتب سے ایک اصلاحی نکتہ 199

Presented by Ziaraat.Com

بادشاہ اور امیر المومنینؑ کا احترام

ایک بادشاہ اپنے وزیروں کے ساتھ امیر المومنینؑ کی زیارت کے لئے گیا۔ اس کی نظر جب امیر المومنینؑ کے گنبد پر پڑی تو وہ اپنے گھوڑے سے اترنے لگا اس پر اس کے ایک وزیر نے کہا: "آپ کیوں اتر رہے ہیں؟ وہ بھی اپنے وقت کے بادشاہ تھے اور آپ بھی اپنے وقت کے بادشاہ ہیں! ان کے لئے کیوں اتر رہے ہیں؟" مجھے یاد نہیں کہ بادشاہ نے اسے کیا جواب دیا، البتہ گھوڑے سے اترنے کے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ "جس نے یہ بات کہی ہے اس کا سر قلم کر دو"۔ پھر وہ احترام کے ساتھ پیدل نجف اشرف کی طرف روانہ ہو گیا۔[1]

علی علیہ السلام نے پل کو توڑا ہے

ان دنوں حلّہ میں اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان اختلافات تھے وہاں ایک پل تھا جو کوفہ کی طرف پانی نہیں جانے دیتا تھا۔ اس بات پر اہل حلّہ بہت خوش تھے لیکن وہ پل کو جتنا مضبوط بناتے وہ خراب ہو جاتا اور پانی کوفہ کی طرف جانے لگتا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ والیٔ شہر نے وہاں بہت مضبوط پل بنوایا؛ اس کا نام عمر پاشا تھا (پل بننے کے بعد) اس نے کہا: "عمر نے

[1] صلوٰۃ، جلسہ:۳۲۶

Presented by Ziaraat.Com

پل بنوایا ہے اب دیکھتا ہوں کہ (امیر المومنینؑ) علیؑ اسے خراب کر سکتے ہیں یا نہیں؟"۔

کہتے ہیں کہ تہران میں ایک صاحبِ کرامت آدھی رات کے وقت کہنے لگا: "علیؑ نے پل کو خراب کر دیا ہے، علیؑ نے پل کو توڑ دیا ہے۔"

جب وہاں جا کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ واقعاً اسی وقت جب اس شخص نے کہا تھا "علیؑ نے پل کو خراب کیا ہے" مضبوط ہونے کے باوجود پل ٹوٹ گیا تھا۔ [1]

کیا حضرت علی علیہ السلام کے ہوتے ہوئے اس طرح ہونا چاہیئے

مرحوم سید ابوالحسن اصفہانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک اہل علم کو موصل یا کرکوک بھیجا اور کہا کہ: "علی اللّٰھی (نصیریوں) کے سردار کو تلاش کر کے اس تک میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ ہم (حضرت) علیؑ کو صاحبِ مقام و منزلت سمجھتے ہیں، وہ بہت عظیم مقام کے مالک تھے ہم ان کی عظمت اور بلند و بالا مقام کے معتقد ہیں لیکن علیؑ خدا نہیں ہیں لہٰذا لوگوں کو گمراہ مت کرو"۔

حاج سید ابوالحسن نے جرأت کر کے اس شخص کو اس کی طرف بھیج دیا۔ وہ شخص روانہ ہو گیا (اور علی اللّٰہی کے سردار کو تلاش کرنے لگا) اسے بتایا گیا کہ شیخ (علی اللّٰھی) فلاں پہاڑ پر رہتے ہیں اسے صرف خط پہنچانا تھا اس کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں تھا۔ (وہ وہاں پہنچا تو) دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھا تھا جب وہ اس شخص کے اتنا قریب پہنچا کہ دونوں ایک دوسرے کی آواز سن سکتے تو بوڑھے شخص نے اس سے پوچھا: "آغا نے کیا پیغام دیا ہے"

اس شخص نے جواب دیا: آغا نے کہا ہے کہ "ہم ان (حضرت علیؑ) کی کرامات اور بلند مقام کے معتقد ہیں لیکن وہ خدا نہیں ہیں لہٰذا آپ لوگوں کو گمراہ مت کریں؟!"

حالانکہ ظاہراً مرحوم اصفہانی کے قاصد نے کسی سے بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا۔

---

[1] صلوٰۃ: جلسہ: ۷ ۴۳

Presented by Ziaraat.Com

(اس کے باوجود بوڑھے کو اس بات کے بارے میں معلوم تھا۔)

بوڑھا بولا: "علیؑ کے خدا ہونے پر میرے پاس دلیل ہے" وہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے اس نے ایک بچے کو بلایا اور اسے پکڑ کر اسی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا بچے کو "یا علی" کہہ کر نیچے پھینک دیا۔ وہ شخص کہتا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بچہ نیچے گر گیا اور پھر دوبارہ اٹھ کر چلتا ہوا پہاڑ کی چوٹی پر واپس آیا۔ شیخ نے کہا اب تم "یا اللہ" کہو دیکھوں کہ کیا تم اس طرح کر سکتے ہو؟!"۔

حضرت عیسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ اٰلِہٖ وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ) بھی تو مردوں کو زندہ کرتے تھے، کیا وہ بھی خدا تھے؟![۱]

علی اللّٰہی (نصیری) کی نادانی

ایک بزرگ نے بتایا کہ ایک جگہ ہم حضرت علی علیہ السلام کا مرثیہ پڑھ رہے تھے (نہیں معلوم وہ آپ کا یوم شہادت تھا یا شب شہادت) اتنے میں کچھ علی اللّٰہی (نصیری) کھڑے ہو گئے اور ہمیں منبر سے اتار کر کہنے لگے: "کس میں جرأت ہے کہ وہ علیؑ کو قتل کرتا؟! تم منبر سے اس طرح کی غلط باتیں کیوں بیان کرتے ہو؟ علی کو کوئی بھی قتل نہیں کر سکتا!"[۲]

مرحوم شیرازیؒ کے ختم قرآن

ہمارے استاد مرحوم شیرازیؒ فرماتے تھے: میں ہمیشہ اپنے ختم قرآن کا ثواب چہادہ معصومینؑ کی خدمت میں ہدیہ کرتا ہوں اور اس ہدیہ کا ثواب چہاردہ معصومینؑ کے علاوہ دیگر مرحومین کو ایصال کرتا ہوں![۳]

---

[۱] یہ جملہ استادِ بزرگوار کی طرف سے اس بوڑھے کا جواب ہے۔

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۸۳۳

[۳] خارج فقہ، جلسہ: ۲ / ۸۳

Presented by Ziaraat.Com

دعا اور توسّل کی عظمت اور قدرت

ایک شخص نے ایک عالم دین کو اپنی شرعی رقم دی (رقم دینے کے بعد) وہ ایک ہی شخص کو ساری رقم دینے پر پشیمان ہوا اور لوگوں کے سامنے اپنی پشیمانی کا اظہار کرنے لگا۔ یہ بات اس وقت عالم دین کو معلوم ہوئی جب وہ پوری رقم خرچ کر چکا تھا، اسے بہت دکھ ہوا جس کی وجہ سے اس نے امام حسینؑ کے مزار مبارک کے سرہانے وہ استخارہ کیا جس میں دو رکعت پڑھنے کے بعد سو مرتبہ: "اَسْتَخِيْرُوا اللهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيْرَةً فِيْ عَافِيَةٍ" پڑھا جاتا ہے اور جو بات دل میں آتی ہے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یہ عجیب استخارہ ایک قسم کا الہام ہے۔ استخارہ کرنے کے بعد اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ (وادی السّلام میں) مقام مہدیؑ پر جائے وہ اور رقم دینے والا مقام مہدیؑ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچے تو عالم دین نے اس شخص سے کہا "آپ یہاں ٹھہریں میں ابھی واپس آتا ہوں" یہ کہہ کر وہ مقام مہدیؑ میں چلا گیا اور دیکھا کہ وہاں اتنی رقم اسی تھیلے میں پڑی ہوئی تھی اس نے رقم اٹھائی اور اسے واپس کر دیا۔ [1]

شفاعت ابلیس

روایت اور انجیل برنابا میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس کی شفاعت کی اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا "اے اللہ! یہ ابلیس، ملائکہ کا معلم تھا؛ اس نے کئی سال تیری عبادت کی ہے، اسے معاف کر دے"۔

انجیل برنابا (جو کہ صحت کے قریب ہے) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر یہ (شیطان) کہے کہ: "اَخْطَئْتُ فَارْحَمْنِيْ ؛ میں نے غلطی کی ہے مجھ پر رحم فرما" تو میں قبول

---

[1] خارج فقہ: ۱۶/ ۷/ ۸۲

Presented by Ziaraat.Com

کروں گا اور اسے معاف کردوں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے طریقہ سے (جس طریقہ سے وہ اس (شیطان) کے ساتھ رابطہ کرتے تھے) ابلیس کو پکارا اور کہا: "میں تیرے لئے ایک بشارت اور خوشخبری لایا ہوں میری بات غور سے سنو"۔

(ابلیس نے) کہا: "میں نے اس طرح کی باتیں بہت (سنیں) ہیں"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: "نہیں تجھے نہیں معلوم کہ (اصل) بات کیا ہے، تم نہیں جانتے کہ ایک بہت ہی مختصر چیز سے تجھ سے تیری بڑی مصیبت ٹل سکتی ہے"۔

ابلیس بولا: میں نے کہا کہ "میں نے اس طرح کی باتیں بہت (سنیں) ہیں ان باتوں کے پیچھے مت جاؤ"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: تجھے نہیں معلوم جب جان لوگے تو میرا شکریہ ادا کروگے۔

ابلیس نے کہا: "اگر تم بتانا چاہتے ہو تو بتاؤ"۔

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا: "اللہ تعالیٰ نے یہ دو جملے فرمائے ہیں، کہو گے تو تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا اور تم پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے تجھے پہلی جگہ اور پہلا مقام ملے گا"۔

ابلیس نے کہا: (نعوذ باللہ) وہ (خدا) میرے پاس آ کر یہ جملہ کہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کیوں؟!

ابلیس بولا: کیونکہ میرا لشکر اس کے لشکر سے زیادہ ہے اور قیامت کے دن میں ہی غالب ہوں گا۔ تمام بت پرست میرا لشکر ہیں تمام گمراہ لوگ میرا لشکر ہیں بہت سے جن اور میری اولاد میرے پیروکار ہیں لہٰذا میرا لشکر خدا کے لشکر پر غالب ہے۔ اسے میرے پاس آ کر (نعوذ باللہ) کہنا

Presented by Ziaraat.Com

چاہئے کہ: یہ غلط کام تھا اور ہم نے مرجوح کو راجح پر ترجیح دی ہے۔[۱]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے ملعون! دور ہو جا؛ ہم تیرے لئے مزید کچھ نہیں کر سکتے۔[۲]

خدا کو دو ہزار سالہ نماز کی ضرورت نہیں ہے

ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے کہا: "مجھے آدم کو سجدہ کرنے سے معاف کر دو میں تیرے لئے دو ہزار سالہ نماز پڑھوں گا"۔

آخر خدا کو دو ہزار سالہ نماز کی کیا ضرورت ہے؟![۳]

مرزا قمیؒ اور فتح علی شاہ

حکایات میں منقول ہے کہ فتح علی شاہ نے مرزا قمیؒ کی طرف کچھ رقم بھیجی جسے مرزا نے (قبول نہ کیا اور) واپس بھیج دیا اس نے رقم کو دو گنا کر کے بھیجا مرزا نے اسے بھی قبول نہ کیا اور واپس بھیج دیا۔ اس بار اس نے اس رقم کو مزید دو گنا کیا اور یہ کہہ کر اسے مرزا کی طرف بھیجا

---

[۱] شیطان، آدمؑ کے آغازِ خلقت میں اپنے آگ سے پیدا ہونے کو آدمؑ سے افضل ہونے کی دلیل سمجھتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اپنے پیروکاروں کی کثرت کو خدا کے مقابلے میں اپنی حقانیت کی دلیل سمجھتا تھا۔ یعنی شیطان نے جس طرح آغاز خلقت میں قیاس پر مبنی غلطی کی تھی (اور کہا تھا کہ میں آگ سے ہوں اور آدم مٹی سے ہیں لہٰذا میں ان سے افضل ہوں) یہ کہہ کر اس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اس نے قیاس پر مبنی غلطی کی اور اپنے لشکر کی کثرت کو انسان سے افضل ہونے کی دلیل سمجھا، خدا ہی جانتا ہے کہ اب اس کا کیا عقیدہ ہے۔

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۲۸

[۳] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۶۱

Presented by Ziaraat.Com

کہ" آپ جتنی مرتبہ واپس بھیجیں گے میں اتنی مرتبہ اسے دوگنا کر کے آپ کی طرف بھیجوں گا۔"

مرزا نے پیغام سننے کے بعد رقم قبول کی اس کے بعد وہ خود مرزا کے پاس گیا، مرزا نے اسے کہا: " آپ نے جو رقم ہمیں دی تھی ہم نے اس سے آپ کے لئے آخرت میں گھر بنوایا ہے ہم نے (اس رقم سے) مسجد تعمیر کروائی ہے"۔ فتح علی شاہ نے کہا یہ بات ہے تو چلو وہاں نماز پڑھتے ہیں اس نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔

مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ یہی جماعت تھی یا کوئی اور جماعت تھی جس میں فتح علی شاہ مرزا کے پہلو میں کھڑا ہوا اور (اس کا) لشکر مرزا کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ مرزا جب سجدہ میں پہنچتا تو دیکھتا کہ فتح علی شاہ اور مرزا دونوں کی سجدہ گاہیں برابر ہیں جس کی وجہ سے وہ فتح علی شاہ کی سجدہ گاہ کو پیچھے دھکیل دیتا۔ نماز ختم ہونے تک فتح علی شاہ اپنی سجدہ گاہ کو آگے رکھتا رہا اور مرزا اسے پیچھے کر دیتا۔ نماز ختم ہوئی تو مرزا نے کہا: ماموم کو چاہئے کہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔ فتح علی شاہ نے جواب دیا: میں نے اپنی نماز پڑھی ہے آپ کے ساتھ باجماعت نماز نہیں پڑھی میں یہاں صرف اس لئے کھڑا ہوا تھا تا کہ لشکر آپ کی اقتدا کرے۔ [۱]

علماء کے احتیاط کا سبب

مرزا قمی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ "علماء اور بزرگان یہ وصیت کیوں کرتے ہیں کہ ان کی قضا نمازیں پڑھائی جائیں؟!"

مرحوم مرزا نے کہا: خدا تمہارے باپ کی مغفرت فرمائے تم کیا سمجھتے ہو کہ روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا نام ہے؟ یقیناً تم نے یہی سمجھا ہے روزہ کی بہت سی شرطیں اور قیود ہیں، نماز بھی اسی طرح ہے۔ ان میں کبھی غفلت ہو جاتی ہے کبھی سستی ہو جاتی ہے۔ علماء اور

---

[۱] صلاۃ: جلسہ: ۱۲۸

Presented by Ziaraat.Com

بزرگان ہمیشہ تقویٰ کے آخری درجہ پر فائز نہیں رہتے تھے۔ باخبر ہونے کے بعد جب وہ دیکھتے کہ اب ان سے اس سے زیادہ نہیں ہوگا تو وصیت کرتے تھے تاکہ سالوں بعد جب ہم نے دیکھا کہ ہماری نماز میں فلاں غلطی تھی، اگر ہم اس سے پہلے غور کرتے اور پہلے اس کے بارے میں سوچتے تب بھی ہمیں غلطی نظر آجاتی۔

لہٰذا ہم وصیت کرتے ہیں کہ ہماری نمازوں اور روزوں کی قضا انجام دی جائے۔ [۱]

ترکِ مکروہ

دو معاصر (علماء) فضل وتقویٰ سے مشہور تھے اور دونوں مرجعیت کے مقام پر فائز ہوئے۔ جب ان میں سے ایک سے دوسرے کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ ہم پچیس سال سے دوست ہیں میں نے ان میں کوئی مکروہ کام بھی نہیں دیکھا؛ دوسرے نے بھی پہلے کے بارے میں یہی جواب دیا۔ ہم نے بھی انہیں دیکھا تھا ظاہراً ہمیں بھی وہ مکروہ کام انجام دیتے نظر نہ آئے۔ [۲]

ساٹھ سال غفلت میں گزار دیئے

ایک عورت کہتی تھی کہ میں نے ساٹھ سال اس طرح نماز پڑھی ہے" پہلے اللہ اکبر کہتی پھر (نیت کرتی کہ) نماز ظہر پڑھتی ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللہِ اور پھر قرأت کرتی۔ جبکہ ہونا اس طرح چاہیئے تھا کہ پہلے نیت کرتی پھر تکبیرۃ الاحرام کہتی اور تکبیر کے بعد بغیر کچھ کہے سورہ حمد پڑھتی۔ [۳]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۵۷

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۲۲۲

[۳] صلوٰۃ: جلسہ: ۸۲

Presented by Ziaraat.Com

ضعیف ماموم

ایک بزرگ سے کہا گیا کہ آپ اتنی طویل نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ اور ضعیف ماموین کا خیال کیوں نہیں رکھتے؟ انہوں نے جواب دیا: میں کسی کو بھی خود سے زیادہ ضعیف نہیں سمجھتا۔ [۱]

کربلا اور نجف پر وہابیوں کا حملہ

نجف ان جگہوں میں سے ہے ماضی میں جن (جگہوں) کے اطراف میں دیواریں تھیں جب وہابیوں نے نجف پر حملہ کیا تو اہلیانِ نجف نے دیواروں کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنا دفاع کیا۔ صاحب مفتاح الکرامہ لکھتے ہیں: "اس وقت جب میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں، اہلیان نجف دیواروں کے پیچھے کھڑے ہو کر وہابیوں کے ساتھ جنگ میں مصروف ہیں۔"

کربلا کے اطراف میں دیواریں نہیں تھیں جس کی وجہ سے وہ کربلا میں داخل ہو گئے اور وہ سب کیا جو انہوں نے چاہا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دس ہزار لوگوں کو قتل کیا جن میں علماء اور غیر علماء شامل تھے۔ گھوڑوں پر سوار ہو کر حرم مقدس میں داخل ہوئے، امامؑ کی ضریح مبارک کو توڑا اور حرم ہی میں قہوہ تیار کر کے پیا! کونسا کام تھا جو انہوں نے اس وقت نہیں کیا تھا۔

انہوں نے صاحب ریاض [۲] کو گرفتار اور قتل کرنے کے لئے ان کا پیچھا کیا۔ ان کے گھر گئے ان کے کمروں میں گئے اور لوگوں سے پوچھا کہ "میر علی کہاں ہیں"۔

آپ (صاحب ریاض) ایک کمرہ میں بچے کے ساتھ لکڑیوں کے نیچے چھپے ہوئے تھے آپ کے تمام بچے اور خواتین گھر سے جا چکے تھے اور اس بچے کو یہیں بھول گئے تھے یہ بھی

---

[۱] صلوۃ جلسہ:۹۶

[۲] سید علی طباطبائی صاحب کتاب فقہی ریاض المسائل

Presented by Ziaraat.Com

ایک کرامت تھی آپ (صاحب ریاض) کہتے تھے:

کرامت یہ ہے کہ بچہ دو گھنٹے لکڑیوں کے نیچے میرے سینہ پر رہا ان دو گھنٹوں میں اسے ایک مرتبہ بھی کھانسی نہیں آئی جس سے وہ لوگ سمجھ جاتے کہ لکڑیوں کے نیچے کوئی ہے۔انہوں نے دیکھا تو انہیں صرف لکڑیاں نظر آئیں اور کچھ نظر نہ آیا؛ لکڑیوں کو دیکھ کر وہ واپس چلے گئے۔ [۱]

مقدس مقامات پر لوگوں کو دفن کرنا

مقاماتِ مقدسہ کے صحن با فضیلت ہیں اس لئے وہاں لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے ماضی سے اسی طرح ہوتا آرہا ہے؛ مقدس اردبیلی اور علامہ حلّی (رحمۃ اللہ علیہما) جوارِ امیر المومنینؑ میں دفن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایوان العلماء، علماء کرام سے بھرا ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے ان مقدس مقامات پر دفن ہونا باعث فضیلت ہے۔ [۲]

مجھے روبقبلہ قتل کرو

ایک دن مرحوم ماماقانی بزرگ [۳] حرم مطہر کی طرف جا رہے تھے ابھی وہ صحن کے دروازے پر نہیں پہنچے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے انہیں پکڑا اور زمین پر گرا کر چھری یا خنجر نکالا اور ان کا سر قلم کرنے لگا۔

(اس پر) مقانی نے کہا: ''اگر مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو تو روبقبلہ قتل کرو۔''

اس شخص نے جب دیکھا کہ مرحوم ماماقانیؒ اس سے نجات طلب نہیں کر رہے ہیں تو وہ

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۴۵

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۴۲

[۳] شیخ محمد حسن ماماقانیؒ، المتوفا: ۱۳۲۳ھ۔ق

Presented by Ziaraat.Com

ٹھہر گیا۔ کیوں ٹھہرا؟ اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ مرحوم مامقانیؒ اس حال میں بھی متدین اور شریعت کے پابند ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ”مجھے روبقبلہ قتل کرو“

اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو بہت شرمندہ ہوا اور انہیں چھوڑ دیا۔ [۱]

اس نے اپنی ہیبت ختم کردی

کہتے ہیں کہ ایک کلاس ٹیچر تھا اس نے جب دیکھا کہ اس کے شاگرد اس کا بہت احترام کرتے ہیں، ان پر اس کا خوف چھایا رہتا ہے اور شاگرد خوف اور احترام سے اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں تو اس نے اپنے ایک شاگرد سے پوچھا: کیا آپ نے وہ کتاب کہیں دیکھی یا پڑھی ہے جس کا ایک مضمون یہ ہے:

”تَسۡقُطُ الۡاَدَبُ بَیۡنَ الۡاَحۡبَابِ،

دوستوں کے ساتھ ادب کا خیال رکھنا ضروری نہیں“۔

شاگرد نے جواب دیا: نہیں۔

استاد نے اپنے پاؤں اس کی گود میں رکھ دیئے اور کہا:

هٰذَا فَصۡلٌ مِّنۡ فُصُوۡلِ ذَالِكَ الۡكِتَابِ۔

اس کتاب کی ایک فصل یہ بھی ہے۔ [۲]

آخر تک متوجہ رہنا چاہئے!

ایک بزرگ ہمارے استاد کے سینئر طالبعلم تھے، وہ کہتے تھے: ہم نے اپنے استاد سے

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۱۷ ۳

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۷ ۲۲

Presented by Ziaraat.Com

یہ بات سمجھی ہے کہ جہاں بھی جاؤ اپنی آنکھیں کھلی رکھو اور دوسرے جو بات کہہ رہے ہوں ان کی اندھی تقلید نہ کرو۔[۱]

مرحوم زنجانیؒ کی ہوشیاری

آغا زنجانی[۲] (خدا کی ان پر رحمت ہو) کہتے تھے: میں مصر گیا، میرا وہاں جانا حاج شیخ محمد حسین کاشف الغطاء کے جانے سے مختلف تھا۔ حاج شیخ محمد حسین اس چیز کے ذریعے ان سے لڑے تھے جس پر وہ مسلط تھے اور میں ان کی کمزوری کے ذریعے (ان سے لڑا تھا) وہ ادبیات کے ماہر تھے اور اپنے نظریات پر بھی اعتراض کرتے تھے لیکن میں نے جب ان سے بات کی تو فلسفہ سے آغاز کیا اور فلسفی دلائل کے ذریعے ایک بات ثابت کی (جس کی وجہ سے) وہ سب پریشان ہوگئے، وہ کیا کہتے انہیں کچھ معلوم نہیں تھا، البتہ وہ میری بات سمجھ رہے تھے اس کے علاوہ ان میں کچھ کہنے کی طاقت نہیں تھی۔

ان کے ہاں رسم تھی کہ جب بھی کوئی تقریر کرنا چاہتا تو اس سے پوچھتے کہ "آپ کا کیا پروگرام ہے (کس موضوع پر تقریر کریں گے)"

حکومت نے انہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ خطیب ان سے کیا کہنا چاہتا ہے جب پروگرام پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

"ہمارا کوئی پروگرام نہیں ہمارا پروگرام یہ ہے کہ ہم منبر سے اپنے سامعین کو دیکھتے ہیں اور ان کی استعداد کے مطابق بات کرتے ہیں"۔[۳]

---

[۱] صلوٰۃ، جلسہ: ۲۵

[۲] مرحوم عبد الکریم زنجانی، شاگرد مرحوم سید کاظم یزدی و مدرس فلسفہ

[۳] صلوٰۃ، جلسہ: ۴۶۲

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم طالقانیؒ کی ایک کرامت

مرحوم شیخ مرتضیٰؒ طالقانی ایک گھر میں گئے وہاں بہت چمگادڑ تھے۔ شیخ نے انہیں حکم دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ شیخ کے حکم سے سارے چمگادڑ چلے گئے اور پھر نظر نہ آئے۔ [۱]

میں اس بات پر راضی ہوں کہ وہاں صرف ایک رات رہوں

ہمارے استاد (الحاج شیخ مرتضیٰ) طالقانیؒ سے پوچھا گیا کہ "کیا آپ نے وصیت کی ہے کہ آپ کو صحن میں دفن کیا جائے جبکہ صحن سے لاشوں کو لے جاتے ہیں؛ ہم کیا کریں؟ آپ یہ وصیت کیوں کر رہے ہیں؟ آپ ہمیں اجازت دیں کہ آپ کو وادی السلام میں دفن کیا جائے (وہ محفوظ جگہ ہے)"۔

انہوں نے کہا: میں اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے صرف ایک رات امیر المومنینؑ کے قریب رہنے دیں۔ اس کے بعد ان کا جو جی چاہے کریں؛ جہاں لے جانا چاہیں لے جائیں۔ [۲]

آیت اللہ بروجریؒ کی ہوشیاری

آیت اللہ بروجریؒ فرماتے تھے: "کشتی میں شیعہ اور سنی دونوں نے ہماری اقتداء میں نماز ادا کی، ہم نماز ظہر کے بعد عصر کی نماز پڑھنے لگے تو اہلسنت میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ لوگوں نے ظہر کی نماز کے بعد کونسی نماز پڑھی ہے؟

---

[۱] از چوپانی تا حکمت و عرفان ص ۶۰۔ص ۶۱

[۲] ان کے حالات زندگی کے بارے میں جاننے کے لئے کتاب "راز دار خلوت نشین" از "چوپانی تا حکمت و عرفان" اور صلوٰۃ: جلسہ نمبر ۲ ۴ ۳ کی طرف رجوع کیا جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے اسے کہا: ہم نے نوافل پڑھے ہیں" [۱]

انہوں نے اپنی کرامت ظاہر نہ کی

ہمارے ایک دوست نے (جو ہمارے رشتے دار بھی ہیں) بندہ کے سامنے نقل کیا کہ مشہد میں ہم فلاں بزرگ کے ہاں مہمان تھے، ہم ہمیشہ ان کے پاس جاتے تھے وہ بہت نیک اور صالح انسان تھے۔ انہوں نے (اپنے گھر کی) کھڑکی کھولی اور امام رضا علیہ السلام کے گنبد کو دیکھ کر سلام کیا۔ اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اتنے میں انہیں سلام کا جواب دیا گیا جسے میں نے بھی سنا۔ (جواب سننے کے بعد) میں نے ان سے کہا: "قبلہ! میں نے سلام کا جواب سنا ہے"۔

وہ بزرگ بولنے کے بڑے ماہر تھے؛ انہوں نے کہا: "تم بہت با استعداد ہو جس کی وجہ سے تم نے جواب سنا ہے ورنہ یہ (معصومینؑ) سب کو جواب دیتے ہیں"۔ یہ کہہ کر انہوں نے خود کو اس کرامت سے جدا کر دیا۔ [۲]

مینار شہر، قبر ذوالکفل اور یہودیوں کی رشوت

اسلام جب ہر جگہ پھیل گیا تو اسلامی شہروں کی شناخت کے لئے یہ طے پایا کہ (اسلامی) شہروں میں مساجد اور مینار ہونے چاہئیں کہا جاتا ہے کہ جس شہر میں بھی مینار ہوتا تھا اسے اسلامی شہر سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں یہودیوں اور مسلمانوں کے

---

[۱] اہلسنت اس بات کے معتقد ہیں کہ بعد از ظہر کچھ وقت گزرنے کے بعد، عصر کی نماز پڑھنی چاہیے اور دونوں نمازیں ایک ساتھ نہیں پڑھی جاسکتیں گویا وہاں آیت اللہ بروجردیؒ تقیہ اور توریہ کرنے پر مجبور تھے۔ (صلوٰۃ، جلسہ: ۲۱۶)

[۲] صلوٰۃ: جلسہ: ۴۵۷

Presented by Ziaraat.Com

درمیان اس بات پر اختلاف ہوا کہ ذوالکفل [۱] کا مزار مسلمانوں سے مربوط ہے یا یہودیوں سے مربوط ہے، جب تک ہم وہاں تھے اس وقت تک وہاں یہودیوں کی آمدورفت رہتی تھی۔ وہ زیارت کرتے تھے اور دعائیں اور توریت پڑھتے تھے۔

اختلاف اس بات پر ہوا تھا کہ یہ جگہ مسلمانوں کی ہے یا یہودیوں کی؟ نہیں معلوم وہ کونسی چیز تھی جس پر ان کے درمیان اختلاف ہوا تھا؟ آیا اختلاف کی بنیاد یہ تھی کہ حاکمیت مسلمانوں کے پاس ہو؟ یا یہ کہ وہ جگہ مسلمانوں کی ملکیت ہے؟

بہرحال (اصل) اختلاف اس بات پر تھا کہ یہ اسلامی شہر ہے یا نہیں۔ فریقین سلطان کے پاس گئے اور ایک دوسرے کی شکایت کی۔ سلطان نے ایک شخص کو یہ جاننے کے لئے وہاں بھیجا کہ اگر وہاں مینار ہے تو ذوالکفل اسلامی ہیں اور اگر مینار نہیں ہے تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ (ابھی تک) اپنی سابقہ حالت یہود پر قائم ہیں۔ یہودیوں نے سلطان کے نمائندوں کو بہت رشوت دی اور کہا کہ تم سلطان سے کہنا کہ "وہاں مینار نہیں ہے" جبکہ وہاں مینار تھا۔ [۲]

بے دینی عام ہوگئی ہے!

مسیحی معتقد ہیں کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا تھا پھر بھی دونوں (مسیحی اور یہودی) اس طرح متحد و متفق ہیں کہ گویا ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے؛ ان کے اس اتحاد و اتفاق کا سبب دنیا ہے! سنا ہے کہ کچھ دن پہلے ایک گلی میں افسوسناک واقعہ پیش آیا ایک شخص حالات کی تحقیق و بررسی اور اطلاعات و معلومات حاصل کرنے کے لئے اس گلی میں گیا اور ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک عمر رسیدہ شخص نے دروازہ کھولا اس شخص نے اسے کہا: "برائے مہربانی! آپ نے جو کچھ دیکھا

---

[۱] ذوالکفل، بنی اسرائیل کے ایک نبی تھے آپ حضرت ابراہیمؑ کی ذریت میں سے تھے۔ قرآن مجید میں دو مقامات پر آپ کا نام مذکور ہے۔ آپ کی قبر حلّہ اور بغداد کے درمیانی علاقہ میں ہے۔

[۲] صلوٰۃ، جلسہ: ۳۷۹

Presented by Ziaraat.Com

ہے اسے لکھ کر دستخط کریں۔"

وہ شخص بولا: "آج ہفتہ (یا اتوار) ہے میں آج کے دن دنیاوی کام نہیں کرتا"۔

اس کا جواب سن کر وہ شخص چلا گیا اور دوسرے ہفتہ دوبارہ آیا اور وہی دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس مرتبہ اس بوڑھے کے بیٹے نے دروزہ کھولا۔ اس نے جب اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں بتا تا ہوں آپ لکھیں۔ اس نے جو کچھ دیکھا تھا وہ سب بیان کیا۔ آخر میں اس شخص نے اسے کہا آپ یہاں دستخط کریں۔ اس پر جوان بولا: "میں دستخط نہیں کروں گا کیونکہ آج ہفتہ (یا اتوار) ہے اور یہ دنیاوی کام ہے آج کے دن دنیاوی کام نہیں کئے جاتے"

تیسرے ہفتہ وہی شخص دوبارہ اطلاع حاصل کرنے کے لئے اس گلی میں گیا اور وہی دروازہ کھٹکھٹایا۔ ایک شخص نے دروازہ کھولا اور بتایا کہ "میں اس بوڑھے کا پوتا ہوں"۔ اس نے جب اس سے پیش آنے والے واقعہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: "مجھے دو میں سارا واقعہ لکھ کر دستخط کرتا ہوں" اس نے واقعہ لکھا اور اس پر دستخط بھی کئے۔

یہ واقعہ محض اتفاق تھا لیکن یہ حقیقت ہے کہ مسیحیوں میں نسل در نسل دینداری (وہی دین جس کے وہ معتقد ہیں) ضعیف اور کمزور ہوتی جارہی ہے۔ [1]

وقف کی رعایت نہ کرنے کا نتیجہ

کربلا میں دو سال پہلے ایک بزرگ نے (جن کی کتابیں بہت مشہور ہیں) اپنی اولاد کے لئے بہت مال وملکیت وقف کیا تھا ان کا مقصد یہ تھا کہ ان کے پاس یہ چیزیں ہوں اور وہ علم حاصل کریں؛ ان کی اولاد بہت زیادہ تھی وہ لوگ وقف کی رعایت نہیں کرتے تھے اور (وقف شدہ اموال کو) بیچتے تھے۔ ان کی اولاد میں سے ایک فاضل اور متقی شخص نے بتایا کہ "وہ لوگ بہت

---

[1] منقول از سید علی تہرانی

Presented by Ziaraat.Com

با استعداد تھے لیکن اب ان کی تعداد بہت کم ہوگئی ہے، میرے خیال میں حقِ وقف کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے وہ اس طرح فنا (نابود، کم نسل) ہو رہے ہیں"۔ [۱]

مجھے صرف لوگوں کی تربیت پسند ہے

مرحوم محمد حسینؒ اصفہانی (ظاہراً زندگی کے آخری ایام میں) فرماتے تھے: "میری کوئی تمنا نہیں کچھ کرنے کو بھی جی نہیں کرتا، مجھے کسی چیز سے دلچسپی نہیں ہے؛ یہاں تک کہ (مجھے اس بات سے بھی دلچسپی نہیں کہ) مثلاً میں اپنے بیٹے کی شادی کراؤں مجھے صرف لوگوں کا تربیت یافتہ ہونا پسند ہے میں صرف اس لئے درس وتدریس میں حاضر ہوتا ہوں۔ [۲]

دیگر کتب سے ایک اصلاحی نکتہ

"طالب علم نے چوری نہیں کی بلکہ چور نے طالب علم والا لباس پہن لیا ہے" یہ جواب مرحوم مرزا محمد تقی شیرازیؒ نے دیا تھا (اور شیخ عبدالکریم حائریؒ سے مربوط نہیں ہے) [۳]

☆☆☆☆☆

کتاب ہٰذا کا اردو ترجمہ 12 مئی 2014ء بمطابق 13 رجب المرجب 1435ھ ہجری (روز ولادتِ باسعادت امیرالمومنینؑ) بوقت صبح دس بجے، جامعۃ المھدیؑ ڈھاڈر۔ بولان بلوچستان میں اختتام کو پہنچا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَطْهَارِ

(ذوالفقار علی سعیدی)

---

[۱] صلٰوۃ، جلسہ: ۳۲۹

[۲] از مہر افروختہ ص ۶۰ ـ ص ۶۱، منقول از مرتضیٰ آقا تھرانی

[۳] ر۔ک: فیض از واری سکوت: ص ۱۸۱

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

کتابنامہ

(۱) قرآن کریم

(۲) الارشاد۔ شیخ مفید، قم، کنگرہ ی شیخ مفید، چ اول، ۱۴۱۳ ق۔

(۳) از چوپانی تا حکمت و عرفان حسین صاعدی، تہران، دفتر نشر فرہنگ اسلامی، چاپ اول، ۱۳۸۰ ھ۔

(۴) الامالی، شیخ طوسی قم، دار الثقافۃ، ۱۴۱۴ ق۔

(۵) الارشاد۔ شیخ مفید، قم، کنگرہ ی شیخ مفید، چ اول، ۱۴۱۳ ق۔

(۶) الکافی، محمد بن یعقوب کلینی، تہران، دار الکتب الاسلامیۃ، ۱۳۶۵ ھ

(۷) بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، بیروت، مؤسسۃ الوفاء۔ ۱۴۰۴ ق

(۸) تاویل الآیات سید شرف الدین استر آبادی، قم، جامعہ مدرسین، ۱۴۰۹ ق۔

(۹) جامع الاخبار، محمد بن محمد سبزواری، قم، آل البیت، چاپ اول، ۱۴۱۴ ق۔ ۱۹۸ گوہر ھای حکیمانہ

(۱۰) خاطراتی از دکتر ہفت سالہ اصغر جدایی، قم، مؤسسۃ جامعۃ القرآن الکریم، چاپ اول، ۱۳۷۷ ھ

(۱۱) خاطرات مستر ہمفر، قم، اخلاق، چاپ اول، ۱۳۸۰ ھ

(۱۲) خورشید اہل دل، سید جلال رضوی، قم، سوم شعبا، چاپ اول، ۱۳۸۲ ھ

Presented by Ziaraat.Com

(۱۳) درکوچہ ی عشق، صادق حسینی و حسین نعمتی، قم، مہر خوبان، چاپ اول، ۱۳۸۰ھ
(۱۴) درمحضر آیت اللہ بہجت، محمد حسین رُخشاد، قم، مؤسسہ سماء، چاپ اول، ۱۳۸۳ھ۔
(۱۵) دین ما، علمای ما، محمد مهدی تاج، ممتاز، ۱۳۷۴
(۱۶) رَوح ورَیحان، سید علی اکبر صداقت، قم بقیۃ اللہ، چ اول، ۱۳۸۰ھ
(۱۷) زمهر افروخته، سید علی تهرانی، تهران سروش، چاپ دوم، ۱۳۸۲ھ
(۱۸) سفینۃ البحار، شیخ عباس قمی، قم، اسوہ، چاپ اول، ۱۴۱۴ق۔
(۱۹) ارتباط معنوی با حضرت مهدیؑ حسین گنجی، قم، بقیۃ اللہ علیہ السلام، چاپ اول، ۱۳۸۱ھ۔
(۲۰) سیری درآفاق، حسین حیدری، قم، مؤلف، چاپ اول، ۱۳۷۸
(۲۱) شرح زیارت عاشورا و داستان های شگفت آن موسی خسروی، مشهد، نشر الف م، چاپ اول
(۲۲) صحبت جانان، سید علی اکبر صداقت، قم، اشراق، چاپ اول، ۱۳۸۲
(۲۳) صحیح البخاری، محمد بن بخاری، استانبول، دارالفکر، ۱۴۰۱ق۔
(۲۴) صحیح مسلم، ابوالحسین بن مسلم، بیروت، دارالفکر
(۲۵) صلح کل (!) جمعی از جوانان، تہران، شمس الشموس، چاپ اول، ۱۳۸۲ھ۔
(۲۶) فریادگر توحید، مؤسسہ اہل بیت قم، مؤسسہ انصاری، چاپ اول ۱۳۷۸ھ۔
(۲۷) فیضی از ورای سکوت، مسعود دلاور، نور ورنگ، چاپ اول، ۱۳۸۱ھ
(۲۸) فیض القدیر، محمد عبدالرؤف المنادی، بیروت دارالکتب العلمیۃ ۱۴۱۵ق۔
(۲۹) مستدرک الوسائل، حسین نوری، قم، مؤسسۃ آل البیت ۱۴۰۸ق۔
(۳۰) مسجد کوہ خضرؑ نبی، اردوگاہ یاوران حضرت مهدیؑ علی روحانی، قم، سازمان اوقاف، ج اول

Presented by Ziaraat.Com

(۳۱)مسند احمد، احمد بن حنبل، بیروت دار صادر
(۳۲)مفاتیح الجنان، شیخ عباس قمیؒ
(۳۳)میزان الاعتدال ذھبی، بیروت، دارالمعرفۃ۔
(۳۴)نشان از بی نشان ھا،علی مقدادی،تہران جمہوری چاپ شانزدھم،۱۳۷۹۔
(۳۵)وعدہ دیدار، مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ، تہران، مؤلف، چاپ اول، سنہ۱۳۷۴ھ۔

☆☆☆☆☆

Presented by Ziaraat.Com